داستانِ دَرُویش

CHRONICLES OF A DERVISH

"A Biography of His Eminence, Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi. In Particular, His Key Life Events, His Mentors and His Teachings Related to Tasawwuf. May It Be a Source of Inspiration and Guidance to This and Future Generations."

خادِمِ بھائی جان یوسفی

by Khadim Bhaijaan Yousufi

داستانِ درویش

CHRONICLES OF A DERVISH

“A Biography of His Eminence, Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi (ra). In Particular, His Key Life Events, His Mentors, and His Teachings Related to Tasawwuf. May It Be a Source of Inspiration and Guidance to This and Future Generations.”

”عِزت مآب، حضرَت بابا شاہ محمود یوسفیؒ کی سَوانح۔ بالخصوص، آپ کی زندگی کے اہم معاملات، آپ کے اُساتذہ، اور تصوف کے متعلق آپ کی تَعلیمات کا خُلاصہ۔ دُعا ہے کہ یہ مُبارک سوانح موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لِیے ہدایت اور رہنُمائی کا ذریعہ بنے۔“

by Khadim Bhaijaan Yousufi

خادِم بھائی جان یوسفی

داستانِ دَرویش

Chronicles of a Dervish
by Khadim Bhaijaan Yousufi

Not For Commercial Use
Adam Gheli, Independent Publishing

Contact Information:

Silsila Yousufi
chroniclesofadervish@silsilayousufi.com
https://silsilayousufi.com

TABLE OF CONTENTS

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Bismillahir Rahmanir Raheem:

In the Name of Allah, the Most Gracious and the Most Merciful.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

Allah Humma, Salli 'Ala Sayyidina,

Wa Maulana Muhammadin, Wa'ala Aali Sayyidina,

Wa Maulana Muhammadin, Wa Baarik Wa Sallim.

Oh, Allah! May You Bestow Upon Our Lord and Master,

Hazrat Muhammad ﷺ, and Upon the Progeny of Our Lord and

Master, Hazrat Muhammad ﷺ, Your Grace and Peace.



His Eminence, Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi (ra)

عزتِ مآب، حضرَت بابا شاہ محمود یوسفیؒ

1. Preface

تمہید

Mabood Ki Haddo Meiñ Hei, Mojood Qalandar
Mehboob Ka Mehboob Hei, Mehboob Qalandar
Maqsood Hei, Masood Hei, Mehmood Qalandar
Alfaaz Meiñ Hota Nahiñ, Mehdood Qalandar

مَعبود کی حَدوں میں ہے، موجود قَلندَر
مِحبوب کا مِحبوب ہے، مِحبوب قَلندَر
مَقصود ہے، مَسعود ہے، مِحمود قَلندَر
اَلفاظ میں ہوتا نہیں، مِحدود قَلندَر

Present Within the Bounds of the Creator is Qalandar
Beloved of the Most Beloved is Also a Beloved Qalandar
Most Revered, Most Blessed, Most Praised is Qalandar
Unbound by Any Descriptive Words is Qalandar

It is a given fact that whenever we read a Biography, we learn only a limited amount about the person's life. This applies even more so to the Biographies of those closest to Allah (SWT). There are so many more dimensions than what can be encapsulated in a brief account such as this one. As the couplet above suggests, these monumental personalities will not and can never be bound within mere literary descriptions such as the one presented here. Acknowledging this limitation, let us begin our exploration of this Biographical Journey.

بِلاشُبہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب بھی ہم کسی کی سوانح کا مطالعہ کرتے ہیں، تو اُس شخص کی زِندگی کے بارے میں ہم محض چند محدود معلومات ہی جان سکتے ہیں۔ یہ حقیقت اُن شخصیات کی سوانح پر اور بھی لاگو ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اِنتہائی قریب ہوتے ہیں۔ اِس جیسی سوانح کے تاریخی خُلاصہ میں واقعات کی گنجاۂش تو اور بھی بہت زیادہ ہے، جو دامِ تحریر میں لائے جا سکیں۔ تاہم جیسا کہ اوپر ذِکر کیا جا چُکا ہے؛ یہ عظیم الشان شخصیات محض ایک ادبی تفصیل، جو یہاں ہمیں پیش کی جا رہی ہے، کے دائرہ کار میں نہ تو محدود رہیں گی، اور نہ کبھی رہ سکتی ہیں۔ اِن حقائق سے باخبر، آیئے آگے بڑھتے ہیں اور اِس سوانح کے مطالعہ میں ہمارا سفر شروع کرتے ہیں۔

This brief biography aims to highlight the key life events, practices, experiences, and teachings of our Beloved Sheikh,

Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi (ra), for the benefit of the current and future generations.

اِس مختصر سوانح حیات کا مقصد، موجودہ اور آنے والی نسلوں کے مفاد کے لیے، ہمارے محبوب شیخ حضرت بابا شاہ محمود یوسفیؒ کی زندگی کے اہم واقعات، معمولات، اور تجربات کو نُمایاں کرنا ہے۔

In essence, it is a life story of a child born during the Second World War who lost his father when he was merely three years old. He comes from a family lineage where Spirituality, especially Tasawwuf, was respected and valued by some and not approved of by others. By the Divine Decree and the Grace of Allah Almighty, even the attempts to discourage familiarity with Tasawwuf deepened his understanding and openness to the Sufi Path.

حقیقت میں، یہ ایک اُس ننّھے سے بچے کی کہانی ہے جو دوسری جنگِ عظیم کے دَوران پیدا ہوئے، اور جن کے والد نے تب وفات پائی جب وہ محض ۳ سال کے تھے۔ اُن کا تعلق خاندان کی اُس پیڑھی سے ہے جہاں روحانیت، بالخصوص تصوّف محض چند افراد کے لیے ہی معزم اور قابلِ قدر تھی، لیکن دوسرے اِس کی نفی کرتے تھے۔ اللہ تعالٰی کے حُکم اور فضل و کرم سے، تصوّف سے آگاہی کی حوصلہ شِکن

کوششوں کے باوجود، وہ کوششیں راہِ طریقت کی مفاہمت اور کشادگی میں گہرے اضافے کا نتیجہ بنیں۔

These seeds sown in those early years were nurtured in the company of some of the Greatest Sufis of his time and greatly flourished when he committed himself to Tasawwuf as a vocation. With tutoring and training by renowned Sufi Sheikhs, his God-given talent and interest blossomed fully into becoming a Sheikh-e-Kamil, Responsible for Albeyli Yousufi Silsila with Allah Almighty's help. He has attracted the love and devotion of multitudes wherever he has been. It is a life journey of a unique individual who has set a shining example of how to imbibe the Benevolence of Rasool'Allah (saw) and absorb Allah Almighty's Rehmat. As mentioned in Hadith Qudsi, on the authority of Hazrat Abu Hurayrah (rz):

اِن ابتدائی سالوں میں بوئے گئے بیجوں کی نشوونُما، آپ کے دَور کے عظیم صوفیاءِ کرام کی صُحبت میں ہوئی۔ اور جب انہوں نے خود کے لیے تصوّف بطور ایک شغلِ زندگی منتخب کر لیا، تو انہیں عظیم کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ آپ کی خداداد صلاحیت اور شوق، معروف صوفی شیوخ سے حاصل کردہ تعلیم و تربیت کے نتیجے میں اتنا پھلے پھولے، کہ آپ نے شیخِ کاملِ بننے کے ساتھ ساتھ البیلی یوسفی سِلسلہ کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے سنبھالی۔ وہ جہاں سے بھی

گزرے، انہوں نے بڑی تعداد میں لوگوں کی محبت اور عقیدت کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ یہ ایک ایسے شخص کا سفر حیات ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی شفقت کو اپنانے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمونے کے طریقوں کی ایک روشن مثال قائم کی ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قُدسی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

Allah Almighty Said: *"I Am as My Servant Thinks I Am. I Am With Him When He Makes Mention of Me. If He Makes Mention of Me to Himself, I Make Mention of Him to Myself; and if He Makes Mention of Me in an Assembly, I Make Mention of Him, in an Even Better Assembly."*

Reference: *Hadith Qudsi 15: 40*

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اُسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔"

حوالہ: حدیث قُدسی ۱۵: ۴۰

In addition to this brief Biography, there are many more detailed resources: His Writings, Teachings, and Etiquette are

available on the official website (https://silsilayousufi.com) of Silsila Mehmoodi Albeyli Yousufi, free of cost.

اس مختصر سوانح حیات کے علاوہ، سِلسلہ محمودی، البیلی، یوسفی کی آفیشل ویب سائٹ (https://silsilayousufi.com) پر، آپ کی تحریریں، تعلیمات، اور طرزِ زندگی پر مزید تفصیلی مواد، فی سبیل اللہ دستیاب ہے۔

2. Spiritual Legacy and Family Heritage

روحانی ورثہ اور خاندانی میراث

Sarkar Baba Sahib (ra) has a distinguished ancestral family heritage with Royal and Sufi Silsila connections. He also has a uniquely blessed Great Spiritual Lineage (Ruhani Shajra). Together, the Ancestral and the Spiritual Family Heritages have, by the Divine Grace of Allah Almighty, gifted him with the Essence of His Being that is the core of his life and the driving force of all that he continues to do to Serve Allah (SWT) and the Humanity at Large (Haqooq-Ullah and Haqooq-ul-Ibaad). We will cover both these complementary heritages in this Biographical Account to provide an overall view.

سرکار بابا صاحبؒ کا آبائی و خاندانی وِرثہ، شاہی اور صوفی سلسلہ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے بہت ممتاز ہے۔ آپ کا عظیم روحانی شجرہ بھی نہایت بابرکت اور منفرد ہے۔ لہذا، آپ کی آبائی اور روحانی میراث دونوں نے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، آپ کو اپنی ذات کا وہ جوہر عنایت فرمایا جو آپ کی زندگی کا ایک کلیدی حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ اُن سب کاموں کے لیۓ ایک مضبوط قوت ہے جس سے آپ اللہ تعالیٰ اور اُس کی تمام مخلوق کی مسلسل خدمت (حقوق

اللہ اور حقوق العباد) میں مصروف رہتے ہیں۔ اِس سوانح میں ہم اِن دونوں وِرثہ کے بارے میں بات کریں گے تاکہ مجموعی منظر آپ کو پیش کیا جا سکے۔

Let's first begin with his Spiritual Family Tree (Shajrat-ul-Nisbat-e-Ruhaniyah). Sarkar Baba Sahib (ra) connects to our Lord and Master, Hazrat Muhammad (saw), through three separate and distinct Spiritual Chains of Transmission (Shajra). These Chains are listed in detail, name by name, on the Silsila Yousufi website (https://silsilayousufi.com).

آیئے، سب سے پہلے آپ کے شَجرہ النِسبَۃ روحانیہ سے آغاز کرتے ہیں۔ سرکار بابا صاحبؒ کا تعلق، تین مختلف اور منفرد شجروں سے ہوتا ہوا، ہمارے آقا اور محبوب حضرت محمدﷺ سے جا ملتا ہے۔ یہ شجرے، ناموں کے ساتھ، سِلسِلہ یوسفی کی ویب سائٹ (https://silsilayousufi.com) پر بہت تفصیل سے درج ہیں۔

In brief, the first Spiritual Chain is known as Shajra-e-Qadiriyah, named after Hazrat Abdul Qadir Jilani, Ghous-ul-Azam (ra). The second Spiritual Chain is known as Shajra-e-Chishtiyah, after Hazrat Moinuddin Chishti, Khwaja Ghareeb Nawaz (ra). And the third Spiritual Chain is Shajra-e-Awaisiyah, associated with Hazrat Awais Qarani (ra). Each of these Chains is of a varying number of links back

to Hazrat Muhammad (saw) through renowned Auliya-Allah, who have transmitted their Divine Knowledge, often personally, to the next authorized link in the Chain.

مختصراً، پہلا شجرہ، شجرۂِ قادریہ کے نام سے جانا جاتا ہے جو کہ حضرت عبد القادِر جیلانی، غوث الاعظمؒ کے نام سے موصوم ہے۔ دوسرا شجرہ، بطور شجرۂِ چِشتِیہ جانا جاتا ہے جو کہ حضرت معین الدین چشتی، خواجہ غریب نوازؒ کے نام سے نامی ہے۔ اور تیسرا شجرہ، شجرہ ِ اویسیہ ہے، جو کہ حضرت اویس قَرنیؒ سے جڑا ہوا ہے۔ اِن میں سے ہر شجرہ، معروف اولیاء اللہ، جنہوں نے اپنا الٰہی علم اکثر طور پر بذاتِ خود سِلسِلہ میں اگلی پیڑھی کو پہنچایا، سے ہوتے ہوئے، حضرت محمدﷺ کے ساتھ مختلف پیڑھیوں اور اُن کی مختلف تعداد سے جڑا ہے۔

You will note that Shajra-e-Awaisiyah is one of the most concise in terms of the number of links. The reason being that this Spiritual Chain includes many Auliya and Saints that have linked to each other over many generations (over many decades apart in some cases). Some did not meet each other physically, similar to the case of Hazrat Awais Qarani (ra) himself. This process of transmission is coined as *"Seena Ba Seena"* (Heart to Heart), whereby the blessings and wisdom are passed from one sage to another, keeping the Chain of Association with Rasool'Allah (saw) alive. Although Hazrat

Awais Qarani (ra) lived during Rasool'Allah (saw)'s lifetime, he never physically met him. The reason being his filial piety. He was preoccupied with the much-needed care of his elderly mother and sacrificed being with Hazrat Muhammad (saw). In terms of this conciseness of the Spiritual Chain, you will be surprised to learn that more than 14 Centuries later, Sarkar Baba Sahib is only the 26th link in the Chain of Transmission to connect directly to Hazrat Muhammad (saw).

آپ دیکھیں گے کہ شجرۂ اویسیہ، پیڑھیوں کی تعداد کے لحاظ سے بہت ہی جامع ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اس روحانی لڑی میں بہت سے بزرگانِ دین اور اولیاء شامل ہیں جو کہ کئی پیڑھیوں (بعض اوقات کئی دہائیوں سے بھی زیادہ) سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اِن میں سے چند نے تو ایک دوسرے سے جسمانی طور پر ملاقات بھی نہیں کی، جیسا کہ بذاتِ خود حضرت اویس قرنیؒ کا معاملہ ہے۔ اس عمل کو "سینہ با سینہ" (ایک قلب سے دوسرے قلب کی طرف) کے طور پر جانا جاتا ہے، جہاں روحانی فیض و برکات، اور دانائی، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبت کے سِلسلے کو زندہ رکھتے ہوئے ایک بزرگ سے دوسرے بزرگ کو منتقل کی جاتی ہیں۔ اگرچہ حضرت اویس قرنیؒ، رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دَوران ہی زندگی گزار رہے تھے، لیکن وہ جسمانی طور پر رسول اللہ ﷺ سے

نہیں ملے تھے۔ اِس کی وجہ آپ کا تقویٰ ہے۔ وہ اپنی بوڑھی والدہ ماجدہ کی ضروری دیکھ بھال میں مصروف تھے اور حضرت محمدﷺ کی بابرکت صحبت میں زندگی گزارنے کو قربان کر دیا۔ شجرہ کی اِس جامعیت کے لحاظ سے، آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ ۱۴ صدیوں سے زیادہ عرصے کے بعد تک بھی، سرکار بابا صاحبؒ، حضرت محمدﷺ سے براہِ راست جڑنے والے شجرے میں محض ۲۶ویں پیڑھی سے تعلق رکھتے ہیں۔

Whereas the physical ancestry is concerned, his Grandfather, Janab Agha Mahmood Sherazee (ra), belonged to the well-known and respected family of Hazrat Safiuddin Abul Fatah Ishaq Ardabili (ra), who was more widely known by the title, Sheikh Ardabili (ra).

جہاں تک آپ کے جَد کی بات ہے، تو سرکار بابا صاحب کے دادا جان، جناب آغا محمود شیرازیؒ کا تعلق حضرت صفیُ الدّین ابو الفتح اسحاق اردبیلیؒ کے معروف اور معزز خاندان سے تھا، جن کو عام طور پر شیخ اَردبیلیؒ کے لقب سے جانا جاتا تھا۔

Hazrat Sheikh Ardabili (ra) was a seventh-generation descendant of Firuz-Shah Zarriñ Kolah (ra). He was the head of a well-known and respected Royal family. Aside from

bloodlines, Hazrat Sheikh Ardabili (ra) also belonged to Silsila Zahidiyah Safaviyah (an established Branch of the Qadriyah Silsila).

حضرت شیخ اَردبیلیؒ کا تعلق فیروز شاہ زریں کُلاہؒ کی ساتویں پُشت سے تھا۔ حضرت شیخ اَردبیلیؒ خود بھی ایک معروف اور قابلِ عزت شاہی خاندان کے سربراہ تھے۔ اِن نَسبی رِشتوں کے علاوہ، حضرت شیخ اَردبیلیؒ سِلسلہ زاہدیہ صفوِیہ (قادریہ سلسلہ کی ایک قائم کردہ شاخ) سے بھی تعلق رکھتے تھے۔

In addition to being an accomplished Persian language Poet, Hazrat Sheikh Ardabili (ra) was a fully authorized Sheikh of the Qadiriyah Silsila. Through his dedication, love, and devotion to Allah (SWT) and His Beloved Rasool'Allah (saw), he was granted Fana-fi-Allah, the ultimate degree of absorption into the Divine Attributes.

فارسی زُبان کے با صلاحیت شاعر ہونے کے علاوہ، حضرت شیخ اردبیلیؒ، قادری سِلسلہ کے صاحبِ اجازت شیخ تھے۔ آپ کو، اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب پیغمبرﷺ کے لیےِ اپنی چاہت، محبت، اور عقیدت کے ذریعے فنا فی اللہ عطا ہوئی۔ جو کہ صِفاتِ الٰہی میں ضَم ہونے کی معراج ہے۔

An illustrative incident of his Spiritual Status happened when he drew water from a well one day. He lowered the bucket and when he pulled it up, instead of water, it was full of gold coins, diamonds, and other precious jewels. He poured them all back into the well. He lowered the bucket a second time. Once again, it returned with a valuable treasure that he returned to the well. While lowering it the third time, he called out to His Lord,

ایک روز جب آپ کنویں سے پانی نِکال رہے تھے تو آپ کے روحانی مقام کا ایک مثالی واقعہ پیش آیا۔ جب انہوں نے پانی نکالنے والا برتن کنویں میں ڈالا اور جب واپس نِکالا، تو پانی کی بجائے، وہ برتن سِکّوں، ہیروں، اور قیمتی جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اُنھوں نے سب جواہرات واپس کنویں میں پھینک دیے۔ اُنھوں نے دوسری مرتبہ پانی کا برتن کنویں میں ڈالا تو ایک بار پھر وہ برتن بیش قیمتی جواہرات سے لدا ہوا باہر آیا، جو آپ نے دوبارہ واپس کنویں میں پھینک دیے۔جب آپ تیسری بار برتن کو کنویں میں پانی بھرنے کی غرض سے ڈال رہے تھے، تو آپ نے ربّ تعالیٰ کو پُکارتے ہوئے کہا،

"O, my Rabb, these gold coins and precious jewels are of no use for helping me perform Wudu (ablution) and offer my prayers to You. Clean water is more valuable to me than all these glittering stones."

”اے میرے ربَ، یہ سونے کے سِکّے اور بیش قیمتی جواہرات میرے کِس کام کے جب یہ مجھے وضو کرنے اور آپ کی نماز پڑھنے میں میری مدد نہیں کرتے۔ میرے لِیے صاف پانی اِن چمکتے پتھروں سے زیادہ قیمتی ہے۔“

His prayer was granted, and by the Grace of Allah Almighty, this time, he succeeded in getting the water for his ablution. The people who witnessed this miraculous event were deeply moved, emotionally and spiritually, to the extent that many decided to become his Mureedeen (Allegiant Devotees). Thus, the secret of his spiritual status and reach to the Almighty was revealed to the world. The people clearly understood that he was no ordinary man. In fact, he was an exalted Sheikh, overflowing with the Divine Grace of Allah Almighty and Rasool'Allah (saw).

آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اِس مرتبہ آپ وضو کے لیے پانی نِکالنے میں کامیاب ہوئے۔ وہاں کھڑے لوگ، جنہوں نے یہ معجزاتی واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا، وہ جذباتی اور روحانی لحاظ سے اِس قدر مُتاثر ہوئے کہ اُن میں سے کئی لوگوں نے آپ کا مرید (بیعت شدہ عقیدت مند) بننے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اِس طرح، اُن کا روحانی مقام اور اللہ تعالیٰ تک رسائی کا راز لوگوں پر آشکار ہو گیا۔ لوگوں نے صاف طور پر سمجھ لیا کہ وہ ایک

عام انسان نہیں ہیں۔ حقیقت میں، وہ ایک عظیم شیخ تھے، جن پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے فضل و کرم کی فراوانی تھی۔

In the 16th Century, Shah Ismail of the Persian Safavid Dynasty announced that everyone had to proclaim the Shia Faith or else leave the country. With such an explicit and threatening Royal Proclamation, to escape potential persecution, consequential fear of loss of life, and, most importantly, to preserve its Sunni Faith, the extended Ardabili family divided itself into several groups. Some migrated to Africa, some to Turkey, and the group to which Sarkar Baba Sahib (ra)'s ancestors belonged ended up in Burma (now Myanmar).

سولویں صدی میں، صفوی شاہی خاندان کے شاہ اِسماعیل نے اعلان کیا کہ تمام لوگ شیعہ عقیدہ اپنائیں یا ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔ اس طرح کے صَریح اور دھمکی آمیز شاہی فرمان کے ساتھ، ممکنہ ایذا رسائی سے بچنے کے لیے، جانی نقصان کے ڈر سے، اور سب سے زیادہ اہم کہ سُنّی عقیدہ کی حفاظت کی خاطر، وسیع اَردبیلی خاندان مختلف گروہوں میں بٹ گیا۔ کچھ نے افریقہ کی جانب ہجرت کی، کچھ تُرکی چلے گئے اور وہ گروہ جس میں سرکار بابا صاحبؒ کے آجداد تھے، وہ برما (موجودہ میانمار) پہُنچا۔

Upon arrival in the largest State of Burma, Shan, the King (titled Sawbwa) greeted Hazrat Sheikh Ardabili (ra)'s family with open arms. He hosted them and met all their needs fully and wholeheartedly. He requested and offered all the family members the opportunity to stay in Burma for as long as they wished. They were free to pursue any business interests they wanted. Thus, the Sherazee-Ardabili Clan chose to reside and do business there. Soon their business became well-established throughout Burma. As a result of the Second World War, however, the situation in Burma deteriorated. Many family members had to take refuge in Camps. Under these worsening circumstances, the family decided to migrate to Calcutta (now Kolkata), India.

جب وہ برما کی سب سے بڑی سلطنت، شان میں پہنچے، تو وہاں کے بادشاہ (لقب صُوب واء) نے حضرت شیخ اردبیلیؒ کے خاندان کو بڑی گرم جوشی سے خوش آمدید کہا۔ اُس نے شیخ اردبیلیؒ کے خاندان کی میزبانی کی اور کُھلے دل سے اُن کی مہمان نوازی کی۔ اور ہر وقت بادشاہ درخواست گزار رہتا، کہ آپ کے خاندان کے تمام افراد برما میں جب تک چاہیں قِیام کر سکتے ہیں۔ اُنہیں اجازت تھی کہ وہ اپنی پسند کا کوئی بھی کاروبار کر سکتے تھے۔ لِہذا، شیرازی اَردبیلی خاندان نے وہاں قیام کرنے اور کاروبار کرنے کا فیصلہ کیا۔ جلد ہی، پورے برما میں اُن کا کاروبار مستحکمِ تر ہوتا چلا گیا۔ تاہم دوسری جنگِ عظیم

کے نتیجے میں، برما میں حالات خراب ہو چکے تھے۔ خاندان کے کئی افراد کو پناہ گاہوں میں پناہ حاصل کرنی پڑی۔ اِن بگڑتے ہوئے حالات کے پیشِ نظر، خاندان نے کولکاتہ (موجودہ کلکتہ) انڈیا ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔

Sarkar Baba Sahib (ra)'s family and some other relatives were waiting at the seaport in Kamayut for a ship when His Beloved Mother, Bibi Sahiba (ra), started feeling unwell. Bibi Sahiba (ra)'s health was taken very seriously because she was bearing a child and expecting a delivery soon. Moreover, there was an alert that the Japanese Air Force was on its way to bomb the seaport.

جب سرکار بابا صاحبؒ کے گھر والے، دیگر رشتہ داروں کے ساتھ کمایوٹ کی بندر گاہ پر بحری جہاز کا انتظار کر رہے تھے، اُس وقت سرکار کی محترمہ والدہ ماجدہ، بی بی صاحبہؒ کی طبیعت نا ساز ہونے لگی۔ یہ بات اِس لحاظ سے اور بھی سنجیدہ تھی کیونکہ وہ اُمید سے تھیں اور ننّھے سے لال کی وِلادت بھی جلد ہی متوقع تھی۔ مزید براں، یہ اعلانِ خطرہ بھی ہوا کہ جاپانی ہوائی جہاز بندرگاہ پر بمباری کرنے کے لیے آ رہے تھے۔

To take care of Bibi Sahiba (ra), the family helped her rest under the shade of the Maryam Tree. It is a great Blessing for us all that it was there that our Respected, Reverent Baba

Shah Mehmood Yousufi (ra) was born. It was an auspicious beginning by the Grace of Allah Almighty. We will now explore how it blossomed during his childhood and the early stages of his life.

بی بی صاحبہؒ کے آرام کی خاطر، خاندان کے لوگوں نے مریم درخت کے سائے تلے اُن کو آرام کرنے کے لیے بٹھایا۔ یہ ہم سب کے لیے بڑی خُوش قِسمتی کی بات ہے کہ ہمارے قبلہ، عزت مآب، حضرت بابا شاہ محمود یوسفیؒ کی وِلادت با سعادت اِسی مقام پر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ایک انتہائی مبارک آغاز تھا۔ اب ہم دریافت کریں گے کہ بچپن اور زندگی کے ابتدائی دَور میں آپ کی نشونُما کیسے ہوئی۔

3. Birth, Early Life, and Education

وِلادت، ابتدائی زِندگی، اور تعلیم

Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi (ra) (popularly known as Sarkar Baba Sahib) was born on the Blessed Monday, January 10, 1944 (Muharram 14, 1363) in a small seaside township, Kamayut, Burma (now Myanmar), in a relatively wealthy family, with an interesting background. His Reverent Father was Mohammad Jaffar Sherazee (ra), and his Grandfather was similarly called Agha Mahmood Sherazee (ra) because they had originated from Shiraz, Iran.

حضرت بابا شاہ محمود یوسفیؒ (المعروف سرکار بابا صاحب) کی وِلادت با سعادت ۱۰ جنوری ۱۹۴۴ء (۱۴ محرم ۱۳۶۳ھ) کو پیر کے با برکت دن، برما (موجودہ میانمار) کے ایک چھوٹے سے سمندری شہر کمایوٹ میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش ایسے خاندان میں ہوئی جِس کا پسِ منظر نہایت امیرانہ اور دِلچسپ ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد جعفر شیرازیؒ تھا اور اِسی طرح ہی آپ کے دادا جان کا نام بھی آغا محمود شیرازیؒ تھا، کیونکہ اُن کا تعلق شیراز، ایران سے تھا۔

In his early years, Sarkar Baba Sahib (ra) was similarly named Agha Mahmood Sherazee, which was later changed to

Agha Mahmood-ul-Haq (named after his Stepfather, Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra)). An interesting fact is that at the time of the birth of his Father, his Grandfather was about 81 years old. It was just like Hazrat Ibrahim (AS) when his son Hazrat Ismael (AS) came into the world.

ابتدائی سالوں میں، سرکار بابا صاحبؒ کو بھی آغا محمود شیرازی کا نام دیا گیا جو بعد میں تبدیل کر کے آغا محمود الحق (آپ کے سوتیلے والد محترم منظور الحق رحمانی صاحبؒ کے نام پر) رکھا گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جب آپ کے والدِ محترم کی پیدائش ہوئی، تو اُس وقت آپ کے دادا جان کی عمر شریف تقریباً ۸۱ سال تھی۔ یہ بالکل اُسی طرح تھا جیسے حضرت ابراہیمؑ، جب اُن کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔

Sarkar Baba Sahib (ra) was only three years old when his Beloved Father became seriously ill. His family and friends became very concerned, especially his closest friend, the Respected Muhammad Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra). They had known each other for a long time. Both were members of the Mohammedan Sporting Club in Kolkata, where they were recognized as field hockey champions.

سرکار بابا صاحبؒ محض تین سال کے ہی تھے جب اُن کے محترم والد ماجد کی طبیعت کافی نا ساز ہو گئی۔ اُن کے گھر والے اور دوست

احباب، بالخصوص اُن کے قریبی دوست، محترم محمد منظور الحق رحمانی صاحبؒ، کافی پریشان ہو گئے۔ آپ دونوں ایک دوسرے کو کافی عرصے سے جانتے تھے۔ دونوں ہی کلکتہ میں محمڈن اسپورٹنگ کلب کے ممبر تھے اور بطور فیلڈ ہاکی کے ماہر جانے جاتے تھے۔

When the health of Respected Mohammad Jaffar Sherazee (ra) deteriorated considerably at such a young age, he advised his dear wife, Bibi Sahiba (ra), to marry his Respected friend, Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra), after he passed on. A few days later, on June 17th, 1947, he departed from this World for his Heavenly Abode. Consequently, as per his expressed wish, his Beloved Mother joined in holy matrimony with her son's chosen friend, Respected Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra), with Bibi Sahiba (ra).

محترم محمد جعفر شیرازی صاحبؒ کی طبیعت جب جوانی میں ہی کافی بگڑ گئی، تو اُنھوں نے اپنی پیاری اہلیہ، بی بی صاحبہؒ کو اپنے وصال کے بعد محترم دوست منظور الحق رحمانی صاحبؒ سے نکاح کرنے کی صلاح دی۔ کچھ ہی دِنوں بعد، ۱۷ جون ۱۹۴۷ء کو، آپ اِس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔ چناچہ، آپ کی اظہارِ آرزو کے مطابق، آپ کی پیاری والدہ ماجدہ

نے اپنے بیٹے کے منتخب کردہ دوست، محترم منظور الحق رحمانیؒ صاحب کے ساتھ بی بی صاحبہؒ کا نکاح کروا دِیا۔

Soon after that, the family migrated from Kolkata to Dhaka, East Pakistan (now Bangladesh), where the family of Respected Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra) was running several businesses. He was himself a Pilot and a Captain in Pakistan International Airlines. Sarkar Baba Sahib (ra) relates that he was a stepfather in name only. He loved and brought him up with utmost care and dedication, much more so than an average biological father.

اِس کے فوراً بعد، آپ کا خاندان کلکتہ سے ڈھاکہ، مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) منتقل ہو گیا۔ وہاں پر محترم منظور الحق رحمانی صاحبؒ کا خاندان متعدد کاروبار کرنے میں مصروف تھا۔ آپ خود پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز میں پائلٹ اور کپتان تھے۔ سرکار بابا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ وہ محض نام کے ہی سوتیلے باپ تھے۔ اُنہوں نے مجھے بے پناہ محبت دی اور سگے باپ سے بھی بڑھ کر پالا پوسا اور دیکھ بھال کی۔

Sarkar Baba Sahib (ra)'s secular and religious education got started in Dhaka and continued mostly in Rawalpindi, West Pakistan (now Pakistan). Sarkar Baba Sahib (ra) completed his Matriculation (equivalent to Grade 10) from Sir Syed

School (established by Aligarh Old Boys Association) where he topped his studies, resulting in the highest Matriculation score in all of Rawalpindi. He went on to study at Gorden College, Rawalpindi, for his higher education. In July 1993, he was awarded an Honorary Doctor of Spiritual Philosophy degree by Darul Irfan, in conjunction with the University of Karachi, Pakistan. This award was given in recognition of his thesis submission to the Seerah Committee, as well as his extraordinary contribution to knowledge, understanding, and simplifying Spirituality.

سرکار بابا صاحبؒ کی دینی و دنیوی تعلیم کا آغاز ڈھاکہ میں ہوا اور زیادہ تر راولپنڈی، مغربی پاکستان (موجودہ پاکستان) میں بھی جاری رہا۔ سرکار بابا صاحبؒ نے اپنا میٹرک (جماعت ۱۰ کے برابر) کا امتحان سَر سید اسکول (علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا قائم کردہ) سے پاس کیا، اور میٹرک کے امتحان میں راولپنڈی کے تمام طلباء کے مقابلے اوّل مقام حاصل کیا۔ اور گورڈن کالج راولپنڈی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ جولائی ۱۹۹۳ء میں، دار العرفان نے جامعہ کراچی، پاکستان کے ساتھ مل کر آپ کو روحانی فلسفہ کی ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری پیش کی۔ یہ اعزاز آپ کے، سیرت کمیٹی کو مقالہ جمع کرانے کے ساتھ ساتھ علم، فہم، اور روحانیت کو سمجھانے اور آسان کرنے میں آپ کے غیر معمولی کردار کی تسلیم کے باعث دیا گیا تھا۔

4. Start of the Spiritual Journey

روحانیت کے سفر کا آغاز

Sarkar Baba Sahib (ra) received some early awareness about the Sufi Path within his family. His Father (Respected Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra)) had taken Bay'at (Initiate Affirmation) with a renowned Sufi Sheikh, Hazrat Sufi Muhammad Farooq Rehmani (ra), popularly known as Pir Farooq (ra) and as Pandit Farooq Sahib (ra). His Father had also been granted Khilafat-e-Fazilat (Honorary Khilafat). He had an eminent Pir-Bhai, Hazrat Aarif Rehmani (ra), popularly known as Bhaijaan Qibla (ra), who used to visit Rawalpindi often and stay with Sarkar Baba Sahib (ra)'s family, in his room.

سرکار بابا صاحبؒ نے راہِ طریقت کے بارے میں ابتدائی شناسائی اپنے گھرانے سے ہی حاصل کی۔ آپ کے والدِ گرامی (محترم منظور الحق رحمانی صاحبؒ) ایک ممتاز صوفی شیخ، حضرت صوفی محمد فاروق رحمانیؒ المعروف پیر فاروقؒ اور پنڈت فاروق صاحبؒ سے بیعت (تابع ہونے کا عہد) تھے۔ آپ کے والدِ گرامی کو خلافتِ فضیلت بھی حاصل تھی۔ آپ کے ایک قابلِ احترام پیر بھائی حضرت عارف رحمانی صاحبؒ تھے جنہیں بطور بھائی جان قِبلہؒ جانا جاتا تھا۔ بھائی جان قِبلہؒ اکثر راولپنڈی جایا

کرتے تھے اور سرکار بابا صاحبؒ کے کمرے میں، آپ کے گھرانے کے ساتھ قیام فرماتے تھے۔

So Sarkar Baba Sahib (ra) had a lot of opportunities to develop a deep heart-to-heart relationship with Bhaijaan Qibla (ra) and learned a lot from him about the Sufi Path. When he was away, Sarkar Baba Sahib (ra) would have a very difficult time dealing with the separation. His love and devotion were demonstrated one day when Bhaijaan Qibla (ra) was arriving at the Airport. Sarkar Baba Sahib (ra), along with his family, had gone there to receive him. As soon as Sarkar Baba Sahib (ra) set his eyes on Bhaijaan Qibla (ra), he experienced such an extraordinary, overwhelming state that he could not even bear to look at Bhaijaan Qibla (ra). His way of walking and every graceful step he took seemed as if it was not him but Hazoor (saw), or as if God Himself was approaching.

لہذا، سرکار بابا صاحبؒ کے پاس بھائی جان قبلہؒ کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے اور راہِ طریقت کے بارے میں مزید آشنائی حاصل کرنے کے متعدد مواقع تھے۔ جب وہ چلے جاتے تھے، تو سرکار بابا صاحبؒ کو اُن کی غیر موجودگی بہت شاق گزرتی تھی۔ آپ کی بھائی جان قبلہؒ کے لیے محبت اور عقیدت اُس دن منظرِ عام پر آئی جب سرکار

بابا صاحبؒ اپنے گھرانے کے ساتھ بھائی جان قبلہؒ کو لینے ائیر پورٹ پر گئے۔ جیسے ہی سرکار بابا صاحبؒ کی نظر بھائی جان قِبلہؒ پر پڑی، اُن پر ایسی عجیب و غریب کیفیت طاری ہوئی کہ محض بھائی جان قِبلہؒ کی طرف دیکھنا بھی اُن کے لیے بہت مشکل ہو گیا تھا۔ بھائی جان قبلہؒ کا چلنے کا طریقہ اور اُن کا ہر ایک قدم، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ نہیں بلکہ حضورﷺ یا اللہ تعالیٰ خود چلے آ رہے تھے۔

Sarkar Baba Sahib (ra) leaned against the Airport wall, cried intensely, and started to sob. Near him was a famous Pakistani Poet, Ahmed Faraz, who was at the Airport to either receive someone or maybe he had arrived on the same flight. It is said that he penned the following couplet to capture how he experienced Sarkar Baba Sahib (ra)'s condition. (Only Allah Almighty Knows the Full Truth!)

سرکار بابا صاحبؒ ائیر پورٹ پر ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے رہے اور اِتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔ آپ کے قریب ہی ایک معروف پاکستانی شاعر، احمد فراز کھڑے تھے۔ جو شاید اپنے کسی قریبی دوست احباب کو لینے آئے تھے یا پھر اُسی فلائٹ سے ہی آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے مندرجہ ذیل شعر سرکار بابا صاحبؒ

کی حالت دیکھتے ہوئے، اُس سے متاثر ہو کر لکھا۔ (واللہُ اعلم بالصَّواب!)۔

*"Such an Expression of Boundless
Yearning, It's Unbearable to Witness,
Whether It's a Mere Illusion (False Idol) or
Divine Reality (God), It's Unbearable to Witness"*

"یہ عالمِ شوق کا، دیکھا نہ جائے،
وہ بُت ہے یا خُدا، دیکھا نہ جائے"

Sarkar Baba Sahib (ra) has said, *"I was convinced that I would take Bay'at with Bhaijaan Qibla (ra)."* So, one time when a number of people were lining up to take Bay'at, Sarkar Baba Sahib (ra) also joined the queue. When it was his turn, Bhaijaan Qibla (ra) looked at him lovingly and said with a smile,

سرکار بابا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ، "میں اِس بات کا مکمل طور پر قائل ہوگیا تھا کہ میں تو بھائی جان قِبلہؒ سے ہی بیعت ہونگا۔" لہذا، ایک مرتبہ جب کئی سارے لوگ بیعت ہونے کے لیے قطار میں کھڑے ہو رہے تھے، تو سرکار بابا صاحبؒ بھی اُس قطار میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ کی باری آئی، تو بھائی جان قبلہؒ نے محبت بھرے انداز میں آپ کو دیکھا اور مُسکراتے ہوئے فرمایا،

"No Dear! Not Yet! Your Name is not in Our Book. I am just a Private Tutor to you. You are meant for someone else, elsewhere. You will recognize him when he comes along."

"نہیں چاند! ابھی نہیں!تمہارا نام ہماری کتاب میں نہیں ہے۔ میں تو صرف تمہارا ایک پرائیوٹ ٹیوٹر ہوں۔تمہارا معاملہ کہیں اور کا ہے۔اور تم جان جاؤ گے جب وہ آئیں گے۔"

Hearing this response was a big unexpected shock for Sarkar Baba Sahib (ra). He could hardly believe or understand it since he had such love for Bhaijaan Qibla (ra) that he wanted to be near him all the time. But the signal was to wait. Soon he would meet the one in whose Book his name is inscribed.

سرکار بابا صاحبؒ کے لیے یہ جواب بہت غیر متوقع تھا اور آپ پر بہت شاق گزرا۔ آپ کو کچھ سمجھ نہ آئی کیونکہ آپ بھائی جان قبلہؒ سے اِس قدر محبت کرتے تھے کہ آپ ہمہ وقت اُن کے ساتھ ہی رہنا چاہتے تھے۔ لیکن اِشارہ تھا کہ انتظار کیا جائے۔ جلد ہی، آپ کی مُلاقات اُن سے ہو گی جن کی کتاب میں آپ کا نام لکھا ہوا ہے۔

The beginning of this promised meeting had already started at an auspicious place. Near Rawalpindi, there was an area known as Noorpur Shahan. Nowadays, within the boundary of Islamabad. In those days, it was regarded as a remote far-off place. There was a Dargah of a very well-known Sufi Saint,

Hazrat Syed Abdul Latif Kazami Qadiri (ra), popularly known as the Blessed Dargah of Hazrat Bari Imam (ra), whose family lineage goes back to Hazoor (saw) via Imam Syedna Musa Kazim (ra).

وہ ملاقات، جِس کا عہد تھا، ایک انتہائی با برکت جگہ سے اُس کی شروعات پہلے ہی ہو چکی تھی۔ راولپنڈی کے قریب ہی ایک علاقہ تھا جو نور پور شاہاں کے نام سے موصوم تھا۔ موجودہ دور میں یہ علاقہ اِسلام آباد کی حدود میں ہے۔ اُن دِنوں میں یہ ایک دور اُفتادہ علاقہ سمجھا جاتا تھا۔ وہاں پر ایک مشہور ولی اللہ، حضرت سید عبدُالطیف کاظمی قادریؒ، المعروف حضرت بری امامؒ کی درگاہ مُبارک تھی۔ حضرت بری امامؒ کا سِلسلہ نسب اِمام سیدنا موسیٰ کاظمؒ سے ہوتے ہوئے حضورﷺ سے جا ملتا ہے۔

5. Auspicious Events at Bari Imam

بری امامؒ کے مُبارک واقعات

Ever since Sarkar Baba Sahib (ra) was a teenager, he loved riding his bicycle to visit Bari Imam (ra). Bhaijaan Qibla (ra), whenever he was in Rawalpindi, also encouraged him to continue to visit Bari Imam (ra). So, regardless of the time of day, Sarkar Baba Sahib (ra) used to visit Bari Imam (ra) for extended periods of time.

جب سرکار بابا صاحبؒ نو عُمر تھے، تو اُنہیں اپنی سائیکل پر بری امامؒ جانا بہت عزیز لگتا تھا۔ اِس کے ساتھ ساتھ جب بھائی جان قِبلہؒ راولپنڈی آتے، تو وہ بھی سرکار کو با قاعدہ بری امامؒ جانے کی تلقین کرتے تھے۔ لہذا، دِن یا رات کی پرواہ کیے بغیر، سرکار بابا صاحبؒ اکثر بری امامؒ چلے جایا کرتے تھے اور کافی دیر تک وہی رہتے تھے۔

The Gaddi-Nasheen Sahib (ra) at Bari Imam (ra) and Sarkar Baba Sahib (ra) got to know each other quite well and spent much time together. The Faiz (Blessings) that Sarkar Baba Sahib (ra) received from Bari Imam (ra), only he knows best, but what has been shared is that the Gaddi-Nasheen (ra) Sahib and his wife, despite his young age, were full of reverence for Sarkar Baba Sahib (ra). Both used to insist that he join them for meals and treated him like a family member.

بری امامؒ کے گدّی نشین صاحبؒ اور سرکار بابا صاحبؒ کی بہت اچھی جان پہچان ہو گئی تھی اور وہ کافی وقت اِکٹھے گزارا کرتے تھے۔ سرکار بابا صاحبؒ نے بری امامؒ سے جو فیض حاصل کیا، وہ سرکار ہی بہتر جانتے ہیں۔ لیکن جو اُنھوں نے ہمیں بتایا ہے، اُس کے مطابق گدّی نشین صاحبؒ اور اُن کی اہلیہ، آپ کی اتنی کم عمری کے باوجود، سرکار بابا صاحبؒ کے بے حد گرویدہ تھے۔ وہ دونوں سرکار کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک ہونے کا بھرپور اصرار کیا کرتے تھے، اور آپ کے ساتھ ایسے پیش آتے جیسے آپ اُن کے گھرانے کا ایک فرد ہوں۔

Many of the Dervishes at the Dargah described Sarkar Baba Sahib (ra) as the Noor-e-Nazr of Bari Imam (ra), which means *"Divine Light of His Eyes."* The Gaddi-Nasheen Sahib (ra) himself also vouched for him to be *"The Prince and the Beloved of Sarkar Bari Imam (ra)."*

درگاہ کے کئی درویشوں نے سرکار بابا صاحبؒ کو بری امامؒ کا نورِ نظر قرار دیا، جس کا مطلب اُن کی "انکھوں کی روشنی" ہے۔ گدّی نشین صاحبؒ نے خود بھی تصدیق کی کہ سرکار بابا صاحبؒ "بڑے شاہ جی اور سرکار بری اِمامؒ کے منظورِ نظر ہیں"۔

One day, an extraordinary incident took place. Sarkar Baba Sahib (ra) was sitting with the Gaddi-Nasheen Sahib (ra) and

his wife when he saw a rather tall Gentleman standing a short distance away, looking intently at him and reciting this couplet,

ایک دن، ایک بہت عجیب واقعہ پیش آیا۔ جب سرکار بابا صاحبؒ، گدّی نشین صاحبؒ اور اُن کی اہلیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ نے تھوڑے فاصلے پر ایک قدرے لمبے صاحب کو دیکھا؛ وہ صاحب آپ کو غور سے دیکھتے ہوئے یہ مصرعہ پڑھ رہے تھے،

Farsi: *"Dar Jawani Tauba Kardan, Shevaey Payambari"*

فارسی: "در جوانی توبہ کردن، شیوائے پیمبری"

Meaning: *"It's the Tradition of Holy Messengers,*
To Seek Repentance at a Youthful Age"

معنیٰ: "جوانی میں توبہ کرنا، پیغمبروں کا شیوہ ہے"

Sarkar Baba Sahib (ra) was perplexed as to who he was! He asked Gaddi-Nasheen Sahib (ra) and his wife, *"Look, do you see a Gentleman standing there?"* To which they replied, *"No. We don't see anyone there."* He pointed more precisely to where he saw the Gentleman standing. Even then, they reiterated that they saw no one there. Then, he told them to stay where they were, walked over, and stood by the Gentleman who was reciting the same couplet. He pointed at him, and asked them to look again. They repeated that even

now, they saw no one. Suddenly the Gentleman vanished in thin air and was no longer to be seen.

سرکار بابا صاحبؒ بہت حیران ہوئے کہ یہ صاحب کون ہیں! آپ نے گدّی نشین صاحبؒ اور اُن کی اہلیہ سے پوچھا، "دیکھئے، کیا آپ کو وہاں ایک صاحب کھڑے نظر آرہے ہیں؟" انُھوں نے جواباً کہا، "نہیں، ہمیں وہاں کوئی صاحب نظر نہیں آرہے"۔ سرکار بابا صاحبؒ نے ٹھیک اُسی طرف اشارہ کیا جہاں وہ اُن صاحب کو کھڑا ہوا دیکھ رہے تھے۔ تب بھی اُنہوں نے وہی جواب دُہرایا کہ ہمیں وہاں کوئی صاحب نظر نہیں آ رہے۔ پھر، سرکار بابا صاحبؒ نے اُنہیں فرمایا کہ رُکو، اور خود اُن صاحب کے ساتھ ہی جا کر کھڑے ہو گئے، جو ابھی بھی وہی مصرعہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اُن صاحب کی طرف اشارہ فرمایا، اور دوبارہ دیکھنے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ ابھی بھی کوئی نظر نہیں آ رہا۔ پھر اچانک سے، وہ صاحب نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔

Now Sarkar Baba Sahib (ra) felt that the Apparition may have been a Jinn who had suddenly disappeared. But this visionary experience became a regular occurrence that whenever he would visit Bari Imam (ra), that inconspicuous Gentleman would be present there, repeating the same couplet.

اب سرکار بابا صاحبؒ کو لگا کہ شاید وہ ایک جِن تھے جو اچانک غائب ہو گئے۔ لیکن یہ واقعہ تو ایک معمول بن گیا کہ جب بھی آپ برّی امامؒ جاتے، تو اُس پروقار شخصیت کو وہاں پاتے، جن کی زبان پر وہی مصرعہ مسلسل جاری رہتا،

Farsi: *"Dar Jawani Tauba Kardan, Shevaey Payambari"*

فارسی: "در جوانی توبہ کردن، شیوائے پیمبری"

Meaning: *"It's the Tradition of Holy Messengers,*
To Seek Repentance at a Youthful Age"

معنیٰ: "جوانی میں توبہ کرنا، پیغمبروں کا شیوہ ہے"

But no one except Sarkar Baba Sahib (ra) could see him. The mystery gets resolved a little later by an intriguing encounter with a surprise Special Visitor at Sarkar Baba Sahib (ra)'s House.

لیکن سرکار بابا صاحبؒ کے علاوہ کوئی بھی اُن کو نہ دیکھ پاتا۔ یہ پہیلی تھوڑے عرصے بعد اُس وقت سمجھ آتی ہے جب سرکار بابا صاحبؒ کے گھر پر اچانک ایک خاص مہمان کے ساتھ دلچسپ ملاقات ہوتی ہے۔

6. Arrival of a Special Guest

ایک خاص مہمان کی آمد

Sarkar Baba Sahib (ra) has shared a delightful, surprising experience,

سرکار بابا صاحبؒ ایک راحت بخش اور مُتعجبانہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

"One day, I was at home in Satellite Town, Rawalpindi. At the time, Bhaijaan Qibla (ra) was also staying at our house, in my room. I heard someone at the door, so I went to check who had come. I was most surprised when I saw that the same rather tall Gentleman that I used to see at the Shrine of Bari Imam (ra) was at the door, in person, in the same distinguished and dignified manner."

"ایک دن، میں اپنے گھر بمقام سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں قیام فرما تھا۔ اُس وقت، بھائی جان قِبلہؒ بھی، ہمارے گھر میرے کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازے پر دستک کی آواز سُنی تو باہر معلوم کرنے گیا کہ کون آیا ہے۔ میری حیرانگی کی تب کوئی اِنتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ وہی دراز قد صاحب، بہ نفس نفیس،

اپنے مکمل وقار اور دبدبے کے ساتھ، دروازے پر کھڑے ہیں جنہیں میں بری امامؒ کی درگاہ پر دیکھتا تھا۔"

The Gentleman took the name of Bhaijaan Qibla (ra) and asked, *"Is Arif Miañ here?"*

اُن صاحب نے بھائی جان قِبلہؒ کا نام لے کر پوچھا، "کیا عارف مِیاں ہیں؟"

Sarkar Baba Sahib (ra), looking somewhat perplexed, asked him, *"Who should I say is asking for him?"* To which he replied, *"Please tell him that we have come."*

سرکار بابا صاحبؒ، جو ابھی بھی حیرت میں اُن کی طرف دیکھ رہے تھے، اُن سے پوچھا، "آپ کون ہیں، میں بھائی جان قِبلہؒ کو کیا بتاؤں؟" جِس پر اُنہوں نے جواباً فرمایا، "اُن سے کہیں کہ ہم آئے ہیں"۔

Immediately, Sarkar Baba Sahib (ra) went inside and told Bhaijaan Qibla (ra) that a Gentleman had come to see him outside. He had requested to convey the message, *"We have come."* He gave this message and reminded Bhaijaan Qibla (ra) that he had told him about this Gentleman before. Sarkar Baba Sahib (ra) pointed out to Bhaijaan Qibla (ra) that this is

the same Gentleman who used to meet him at the Dargah of Bari Imam (ra) and always recited the *"Dar Jawani"* couplet.

سرکار بابا صاحبؒ نے فوراً اندر جا کر بھائی جان قِبلہؒ سے کہا کہ باہر کوئی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اُنھوں نے مجھے آپ کو یہ پیغام دینے کی درخواست کی ہے، "ہم آئے ہیں"۔ یہ پیغام دینے کے ساتھ ساتھ، سرکار بابا صاحبؒ نے بھائی جان قِبلہؒ کو یہ بھی بتایا کہ اِن صاحب کا ذکر وہ پہلے ہی آپ سے کر چُکے ہیں۔ سرکار بابا صاحبؒ نے بھائی جان قِبلہؒ کو بتایا کہ یہ وہی صاحب ہیں جو اُنہیں بری امامؒ کی درگاہ پر ملتے تھے اور ہمیشہ "در جوانی" والا مصرعہ پڑھتے تھے۔

At the time, Bhaijaan Qibla (ra) was reciting his Tasbeeh (Prayer Beads, like a Rosary). He stopped immediately and ran out as fast as he could barefoot, greeting him warmly and cordially. Bhaijaan Qibla (ra)'s Mureedeen and members of the Household were extremely curious. *"Who was this Gentleman for whom Bahijaan Qibla (ra) ran barefoot with such urgency?"*

اُس وقت، بھائی جان قِبلہؒ تسبیح پڑھ رہے تھے۔ پھر وہ اچانک سے رُک گئے اور ننگے پیر گولی کی طرح دوڑ کر باہر گئے اور بڑے پُر خلوص انداز میں اِنتہائی عاجزی اور محبت سے اُن کا استقبال کیا۔ بھائی جان قبلہؒ

کے مریدین اور گھر کے افراد انتہائی حیران ہوئے کہ، "یہ صاحب کون تھے جِن کے لِیے بھائی جان قِبلہؒ ننگے پَیر اور اتنی تیزی سے بھاگے؟"

Bhaijaan Qibla (ra) had at one time brought a bone china tea set and handed it over to Beloved Bibi Sahiba (ra) (Sarkar Baba Sahib (ra)'s Honorable Mother) for safekeeping, saying that this tea set was for a very special occasion when there would be an opportunity to have tea with a very special, honored guest.

ایک دفعہ بھائی جان قِبلہؒ ایک بون چائنہ کا چائے کا سیٹ لائے تھے جو اُنھوں نے پیاری بی بی صاحبہؒ (سرکار بابا صاحبؒ کی والدَہ محترمہ) کو یہ کہتے ہوئے سنبھال کر رکھنے کو دیا تھا کہ یہ چائے سیٹ بہت خاص موقع کے لیےِ ہے۔ ہم یہ چائے سیٹ تب استعمال کریں گے جب ایک بہت ہی خاص مہمان کے ساتھ چائے پینے کا موقع ملے گا۔

Now, Bhaijaan Qibla (ra) reminded Beloved Bibi Sahiba (ra),

بھائی جان قِبلہؒ نے اُس روز پیاری بی بی صاحبہؒ کو یاد دِلاتے ہوئے کہا کہ،

"Bibi, the day we were waiting for all along is here.
Today we will have tea in that tea set."

"بی بی، آج وہ دِن آگیا ہے جس کا ہمیں انتظار تھا۔
آج ہم چائے اُس ہی چائے سیٹ میں پیئیں گے۔"

The meeting lasted for some time, in private. Bhaijaan Qibla (ra) told Sarkar Baba Sahib (ra) afterward that this Gentleman was Hazrat Kañwar Asghar Ali Khañ Sahib (ra). He explained further that he was one of those whose mere gestures direct the affairs of the Spiritual World. This event was how Hazrat Kañwar Asghar Ali Khañ (ra), popularly known as Hazrat Baba Albeyle Shah Yousufi (ra), was introduced to Sarkar Baba Sahib (ra) for the very first time. So the perplexing visionary experiences at Bari Imam (ra) had become a delightful living reality.

اُن کی یہ ملاقات اکیلے میں کافی دیر تک جاری رہی۔ بعدازاں، بھائی جان قِبلہؒ نے سرکار بابا صاحبؒ کو بتایا کہ یہ صاحب حضرت کنور اصغر علی خاں صاحبؒ تھے۔ اُنھوں نے مزید بتایا کہ یہ اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جن کے محض اِشاروں پر نظامِ روحانیت کا دارومدار ہوتا ہے۔ اِس طرح سے، حضرت کنور اصغر علی خاں صاحبؒ المعروف حضرت بابا البیلے شاہ یوسفیؒ کے ساتھ پہلی بار سرکار بابا صاحبؒ کی ملاقات ہوئی۔ لہذا، اِسی طرح بری امامؒ میں سرکار بابا صاحبؒ کے حیران کن تجربات ایک دلکش اور زندہ حقیقت بن گئے۔

Around 1960, Sarkar Baba Sahib (ra) moved from Rawalpindi to Karachi with his family. It is there where the major events of his Spiritual Journey took place.

سن ۱۹۶۰ء کے آس پاس، سرکار بابا صاحبؒ اپنے خاندان کے ساتھ راولپنڈی سے کراچی منتقل ہو گئے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ کے سفرِ روحانیت کے اہم واقعات رونما ہوئے۔

بیعت فی سِلسِلہ یُوسفیہ

On January 12, 1973 (Zul Hajj 06, 1396), Bhaijaan Qibla (ra) departed from this World to his Heavenly Abode. He had fulfilled his responsibilities, especially towards Sarkar Baba Sahib (ra), as his Private Tutor. Interestingly, although a frequent previous visitor, Bhaijaan Qibla (ra) had stopped coming to stay with Sarkar Baba Sahib (ra) since about 1961. There were a variety of apparent reasons for this 12-year absence. His commitment and dedication to his work, busy schedule, infrequent travels, etc., may have been a few reasons for this absence.

بتارِیخ ۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء (۶ ذوالحج ۱۳۹۶ھ) کو بھائی جان قِبلہؒ اس دُنیا فانی سے ہجرت کر گئے۔ انہوں نے اپنے تمام فرائض، خاص طور پر بطور سرکار بابا صاحبؒ کے ذاتی معلم، سر انجام دے دیے تھے۔ دلچسپ بات یہ کہ بھائی جان قبلہؒ، جو ماضی میں اکثر سرکار بابا صاحبؒ کے ہاں قیام کیا کرتے تھے، تقریباً ۱۹۶۱ء سے انہوں نے آپ کے پاس قیام کرنا بند کر دیا۔ ۱۲ سالوں کی اِن غیر حاضریوں کی مختلف واضح وجوہات تھیں۔ جس میں آپ کی اپنے کام کے ساتھ

محبت اور لگن، آپ کا انتہائی مصروف جدول، اور شاذ و نادر سفر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

It is true that Bhaijaan Qibla (ra) did not come to Karachi that often. However, even when he did, very surprisingly, he did not make time to meet Sarkar Baba Sahib (ra). It makes one wonder why this happened, knowing the close relationship that Bhaijaan Qibla (ra) had with Sarkar Baba Sahib (ra) over so many years. A highly likely reason is that Bhaijaan Qibla (ra) deliberately kept away because he was preparing Sarkar Baba Sahib (ra) to get over missing him and focus entirely on his ultimate Sheikh. In reality, this helped somewhat, but Sarkar Baba Sahib (ra) felt a deep sense of loss and was deeply affected.

یہ بات سچ ہے کہ بھائی جان قبلہؒ اتنی کثرت سے کراچی کا سفر نہیں کیا کرتے تھے۔ تاہم، جب بھی وہ کراچی آتے تھے، تو تعجب انگیز بات یہ ہے کہ آپ سرکار بابا صاحبؒ سے ملاقات کرنے کا وقت ہی نہیں نکالتے تھے۔ بھائی جان قبلہؒ کا سرکار بابا صاحبؒ کے ساتھ جو انتہائی قریبی تعلق تھا، اُس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کوئی بھی سوچے گا کہ ایسا معاملہ آخر کیوں کر ہو رہا تھا؟ اِس کی ایک انتہائی ممکنہ وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بھائی جان قبلہؒ، جان بوجھ کر یہ فاصلہ رکھ رہے تھے

کیونکہ وہ سرکار بابا صاحبؒ کو اِس چیز کے لیےِ تیار کر رہے تھے کہ سرکار بابا صاحبؒ آپ کو یاد کرنا چھوڑ کر اپنی پوری توجہ اپنے حقیقی شیخ پر مرکوز کریں۔ فی الحقیقت، یہ عمل کچھ نہ کچھ کار آمد ثابت ضرور ہوا لیکن سرکار بابا صاحبؒ کو گہرا صدمہ پہنچا اور بہت متاثر بھی کیا۔

Needless to say, Sarkar Baba Sahib (ra) was missing him a lot, lost without him, felt very sad, and became rather quiet. Bibi Sahiba (ra) was very worried and concerned about how to help her Son deal with his great, deeply felt loss and consequent sadness.

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ سرکار بابا صاحبؒ آپ کو بہت یاد کر رہے تھے، آپ کے بغیر کھوئے کھوئے، بہت افسُردہ اور خاموش رہنے لگے۔ بی بی صاحبہؒ بہت پریشان تھیں اور فکر مند رہتی تھیں کہ اپنے بیٹے کا اِس گہرے صدمے اور افسردگی کا علاج کس طرح کریں۔

One of her close friends suggested,

آپ کی ایک قریبی سہیلی نے مشورہ دیا کہ،

"You are so worried about your Son. There is someone named Tajuddin Baba (ra) near your house. Why don't you take your Son to see him? Something good may come of it."

”آپ اپنے بیٹے کو لےکر بہت پریشان رہتی
ہیں۔ آپ کے گھر کے قریب ہی کوئی تاج
الدّین باباؒ رہتے ہیں۔ آپ اپنے بیٹے کو لے کر
اُن سے ملاقات کرنے کیوں نہیں جاتیں؟
ہوسکتا ہے کہ کوئی کام بن جائے۔“

Bibi Sahiba (ra) took her advice, went to see him, and learned that, in fact, he was not Tajuddin Baba (ra). Instead, he was the Sajjadah-Nasheen Sahib of the Silsila Yousufiyah Tajiyah Dargah, Hazrat Baba Zaheen Shah Taji (ra). He was using *"Taji"* with his name and had become known as *"Taji Baba."*

بی بی صاحبہؒ اپنی سہیلی کا مشورہ مانتے ہوئے اُن سے ملنے گئیں تو پتہ چلا کہ حقیقت میں وہ تاج الدّین باباؒ نہیں تھے۔ بلکہ، وہ سِلسِلہ یوسفِیہ تاجِیہ کی درگاہ کے سجادہ نشین صاحب، حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ تھے۔ وہ اپنے نام کے ساتھ ”تاجی“ لکھے جانے کی وجہ سے ”تاجی بابا“ کے نام سے مشہور تھے۔

Since Respected Manzur-ul-Haq Rehmani Sahib (ra) was a Khalifa of the Rehmani Silsila, the family was fairly familiar with the Sufi Way and Sufi Saints. So Bibi Sahiba (ra) hoped that perhaps the advice and Faiz of this well-known Sufi Sheikh might help her Son deal with his heartfelt sadness.

چونکہ محترم منظور الحق رحمانی صاحبؒ، رحمانی سلسلہ کے خلیفہ تھے، تو گھرانے میں راہِ طریقت اور اولیاءِ کرام کی اچھی خاصی آشنائی تھی۔ لہذا، بی‌بی صاحبہؒ نے خواہش کی کہ شاید اِن معروف پِیر صاحب کے فیض اور توجّہ سے میرے بیٹے کی دِلی افسُردگی دور ہو جائے۔

When Bibi Sahiba (ra) went to see Hazrat Zaheen Shah Baba (ra), Sarkar Aala Hazrat (ra) was also there. She was delighted to see Sarkar Aala Hazrat (ra) once again, as he had visited her house earlier to meet Hazrat Bhaijaan Qibla (ra). She explained to them the situation and her concern about her Son's sadness. At the end of the meeting, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) advised Bibi Sahiba (ra) to send her Son to meet him, saying,

جب بی‌بی صاحبہؒ حضرت ذہین شاہ باباؒ سے مِلنے گئیں، تو اُس وقت سرکار اعلیٰ حضرتؒ بھی وہاں موجود تھے۔ چونکہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کچھ عرصہ پہلے ہی حضرت بھائی جان قِبلہؒ سے مِلنے آپ کے گھر آئے تھے، تو آپ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو دوبارہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ آپ نے اُن دونوں کو اپنے بیٹے کی افسردگی کا عالم بیان کیا۔ مُلاقات کے آخر میں، حضرت ذہین شاہ باباؒ نے بی‌بی صاحبہؒ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ملاقات کے لیے بھیجیں اور کہا،

"Let's see if this Faqeer can be of some service."

"دیکھتے ہیں، اگر فقیر کوئی مدد کرسکے۔"

After a few days, Sarkar Baba Sahib (ra) met with Hazrat Baba Zaheen Shah Taji (ra) at the Khanqah Aaliyah Tajiyah located in Mewa Shah Shareef, Karachi, which is still enshrined with the name of Tajuddin Baba (ra).

چند دنوں بعد، سرکار بابا صاحبؒ، میوہ شاہ شریف کراچی میں واقع خانقاہ عالیہ تاجیہ، جو کہ ابھی بھی تاج الدّین باباؒ کے نام سے معروف ہے، میں حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ سے ملاقات کرنے گئے۔

Sarkar Baba Sahib (ra) relates that Sarkar Aala Hazrat (ra) was not present at the Dargah at this first meeting. At least 11 to 12 hours passed during the talks without him realizing how long he had been there. Following this initial visit, he met Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) daily. Soon, throughout the course of his visits there, he noticed Sarkar Aala Hazrat (ra) coming and going. He felt a deep heartfelt connection with him. He recalled what Bhaijaan Qibla (ra) had said that he would recognize the one in whose Book his name had been inscribed. Realizing this, Sarkar Baba Sahib (ra) was always eager to go daily to the Shrine for one more blessed sight of Sarkar Aala Hazrat (ra). He would be most disappointed whenever that did not happen. A stage was

reached when Sarkar Baba Sahib (ra), in his Heart, started accepting Sarkar Aala Hazrat (ra) as his chosen Beloved Sheikh.

سرکار بابا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اُن کی پہلی ملاقات میں، سرکار اعلیٰ حضرتؒ درگاہ پر موجود نہیں تھے۔ اس ملاقات میں کم از کم ۱۱ سے ۱۲ گھنٹے گزر گئے اور آپ کو وقت کا پتہ ہی نہ چلا۔ اِس تعارُفی ملاقات کے بعد، آپ کا حضرت ذہین شاہ باباؒ سے ملاقاتوں کا سِلسلہ روزانہ کی بنیاد پر جاری ہو گیا۔ جلد ہی، اُنہوں نے سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو بھی درگاہ پر آتے جاتے دیکھا۔ آپ کو سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے ساتھ گہرا دِلی لگاو محسوس ہونے لگا۔ اُس وقت آپ کو بھائی جان قِبلہؒ کی بات یاد آئی کہ آپ اُن کو پہچان لیں گے جِن کی کتاب میں آپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اِس بات کو یاد کر کے، سرکار بابا صاحبؒ کو روزانہ درگاہ پر جانے کا اضطراب رہتا کہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی ایک با برکت جھلک نصیب ہو جائے۔ اور جس دن ایسا نہ ہوتا، اُس دن آپ بہت اُداس رہتے تھے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جب سرکار بابا صاحبؒ نے دل ہی دل میں سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو اپنا محبوب شیخ ماننا شروع کر دیا۔

One day, at the Dargah, there was a discussion about taking Bay'at, particularly with Sarkar Aala Hazrat (ra). It was

confirmed that he did not accept anyone as his Mureed (Allegiant Devotees). Instead, he would let anyone interested in taking his Bay'at know that Bay'at with Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) was sufficient. So Sarkar Baba Sahib (ra), as per this understanding, took Bay'at with Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) without any hesitation as soon as he could.

ایک روز، درگاہ پر سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے حوالے سے بیعت لینے کی بات چل پڑی۔ تو یہ معلوم ہوا کہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کسی کو مرید (عہد شدہ تابع) نہیں کرتے۔ بلکہ، سرکار اعلیٰ حضرتؒ یہی اشارہ کرتے ہیں کے اگر کوئی میرے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہے تو وہ جان لے کہ حضرت ذہین شاہ باباؒ سے بیعت ہو جانا ہی کافی ہے۔ لہذا، سرکار بابا صاحبؒ اِس بات کو سمجھتے ہوئے، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، جلد ہی حضرت ذہین شاہ باباؒ سے بیعت ہو گئے۔

As Allah (SWT) had willed, during Eid-ul-Fitr Celebrations, most likely on March 07, 1962, during Mehfil-e-Sama (Sacred Qawwali Gathering) while the Qawwali,

اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ عید الفطر کے تہوار کی تقریبات کے دَوران، ممکنہ طور پر ۰۷ مارچ ۱۹۶۲ء کے روز، دَورانِ محفلِ سماع، جب قوالی،

Farsi: *“Eid Gaah-e-Ma Gharibaañ Kuw-e-To,*

Inbisaat-e-Eid Deedan Ruw-e-To”

فارسی: ”عید گاہ ما غریباں کوئے تو
انبساطِ عید دیدن روئے تو“

Meaning: *“Place of Eid for Us Poor is Your Lane,*

Eid Occurs When We Gaze Upon Your Face”

معنیٰ: ”عید گاہ ہم غریبوں کی، آپ کا کوچہ ہے،
آپ کے روُ مُبارک کے دید سے ہی عید ہوتی ہے۔“

was being recited, Sarkar Baba Sahib (ra) was initiated by Hazrat Zaheen Shah Baba (ra).

جاری تھی، اُس وقت سرکار بابا صاحبؒ نے حضرت ذہین شاہ باباؒ کے ہاتھوں بیعت کی۔

8. Hazrat Baba Zaheen Shah Taji (ra)

حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) played a pivotal role in Sarkar Baba Sahib (ra)'s early Spiritual Development. So let us introduce him to you more fully.

سرکار بابا صاحبؒ کے روحانی ارتقاء میں حضرت ذہین شاہ باباؒ کا کِردار انتہائی اہم رہا۔ آیئے، آپ کو حضرت ذہین شاہ باباؒ کا مکمل تعارُف کرواتے ہیں۔

Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) was born on October 15, 1902 (Rajab 04, 1320), in Jhunjhunu, near Jaipur, India. He belonged to the Lineage of Sultan-ul-Tarikeen, Hazrat Khwaja Hameeduddin Nagori (ra), who was a disciple of Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz (ra). It is said that he was one of Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz (ra)'s very early Khulifa. In his long and blessed life, he went on to further serve Hazrat Khwaja Qutbuddin Bakhtiyar Kaki (ra), subsequently Hazrat Khwaja Fareeduddin Masood Ganj-e-Shakar (ra), and finally, there are some stories of him also being in the company of Hazrat Khwaja Nizamuddin Auliya Mehboob-e-Ilaahi (ra).

حضرت ذہین شاہ باباؒ کی وِلادت با سعادت ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء (۴ رجب ۱۳۲۰ھ) میں جے پور، انڈیا کے قریب جھنجھنو میں ہوئی۔ آپ کا تعلق سُلطان التارِکین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوریؒ کی آل سے تھا، جو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے مرید تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے ابتدائی خلفاء میں سے ایک تھے۔ اپنی طویل اور با برکت زندگی میں، آپ نے حضرت خواجہ قُطب الدین بختیار کاکیؒ کی خدمت گزاری بھی کی، اُس کے بعد مزید آپ حضرت خواجہ فرید الدّین مَسعُود گنج شکرؒ، اور آخر میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت خواجہ نِظام الدّین اولیاءؒ محبوبِ الٰہی کی صُحبت میں بھی رہے۔

Hazrat Khwaja Hameeduddin Nagori (ra) must not be confused with a similarly titled Sultan-ul-Tarikeen, who was a Soharwardi Wali Allah, by the name of Hazrat Qazi Hamiduddin Nagori Suharwardi (ra) who was, in fact, a disciple of the famous Hazrat Sheikh Shahab-ud-deen Umar Suharwardi (ra).

حضرت خواجہ حمید الدین ناگوریؒ اور سلطان التارکین لقب رکھنے والے ایک اور شخص، جو کہ سہروردی سلسلہ کے ولی اللہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ ہیں، اِن دونوں کے درمیان تذبذب کا شکار

نہ ہوں۔ حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ در اصل المعروف حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے مرید تھے۔

As a child, along with his Father and Maternal Uncle, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) had the blessed opportunity to be in the holy presence of Hazrat Baba Tajuddin (ra). His Father had emphatically told him beforehand not to ask for anything but his Servitude from Baba Sahib (ra). On the flip side, his Uncle also told him that if he asked for material goods and money, Hazrat Baba Tajuddin (ra) would easily provide that. When they all visited Hazrat Baba Tajuddin (ra), the Uncle was given some dirt and grass and was told, *"Here is your treasure."* So, throughout his life, the Uncle accumulated vast amounts of wealth. When it was his Father and Hazrat Zaheen Shah Baba (ra)'s turn, Baba Sahib (ra), looking at his own blessed nails, said,

حضرت ذہین شاہ باباؒ کو بچپن میں، اپنے والد اور ماموں کے ساتھ، حضرت بابا تاج الدینؒ کی زیارت کا با برکت موقع نصیب ہوا۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کو پہلے ہی تاکید کر رکھی تھی کہ بابا صاحبؒ سے ما سِوا غُلامی کے اور کسی چیز کی طلب نہ کرنا۔ اُس کے بَرعکس، آپ کے ماموں نے بھی آپ کو کہا کہ اگر آپ بابا صاحبؒ سے دُنیا اور پیسہ مانگیں گے تو وہ آپ کو بڑی آسانی سے دِلوا دیں گے۔ جب

وہ حضرت بابا تاج الدینؒ سے ملاقات کرنے گئے، تو ماموں کو ریت اور گھاس ملی اور کہا گیا کہ، "یہ لے تیرا خزانہ"۔ لہذا، ماموں جان نے اپنی تمام زندگی میں بیشُمار دولت اِکٹھا کی۔ جب حضرت ذہین شاہ باباؒ اور اُن کے والد ماجد صاحب کی باری آئی، تو بابا صاحبؒ نے اپنے ناخُن مبارک کو دیکھتے ہوئے فرمایا،

"Been hungry for days. The body is aching. The heart is sad.
Wandering, barefoot and bare skin, in the jungle.
Someone from afar sees and helps."

"کئی دن کے بھوکے ہیں۔ جِسم ٹوٹ رہا ہے۔ دِل اُداس ہے۔
ننگے بدن اور ننگے پَیر جنگل میں پیدل چَل رہے ہیں۔
کوئی دُور سے دیکھتا ہے تو مدد کرتا ہے۔"

Then Sarkar Tajul Auliya (ra) patted both of them on their backs and went inside to rest, leaving them wondering what all this meant. These Sayings became meaningful about three to four years after His Respected Father left this temporal world. Baba Zaheen Shah (ra) had always loved Sarkar Tajuddin (ra) enormously. Still, up till then, he had been hesitant to share this with his Father, thinking that perhaps his Father would feel hurt that he preferred Nisbat with Sarkar Tajul Auliya (ra) more than that of his Father's Silsila.

The situation had changed now that his Father had passed on. He could now fulfill his deeply felt desire.

پھر سرکار تاج الاولیاءؒ اُن دونوں کو پیٹھ پر تھپکی دے کر آرام کرنے کی غرض سے اندر چلے گئے، اور وہ دونوں سوچتے رہ گئے کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ سرکار تاج الاولیاءؒ کی یہ باتیں لگ بھگ تین یا چار سالوں بعد سچ ثابت ہوئیں جب حضرت ذہین شاہ باباؒ کے محترم والد ماجد اس فانی دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔ حضرت ذہین شاہ باباؒ کے دل میں سرکار تاج الدین باباؒ کے لیۓ بے پناہ محبت تھی۔ لیکن اب تک وہ یہ سوچ کر اپنے والد سے اِس بات کا ذکر کرنے سے کتراتے رہے، کہ شاید والد کو اس بات کا دُکھ ہو، کہ میں نے والد ماجد صاحب کے سِلسلہ سے بڑھ کر سرکار تاج الاولیاءؒ کے ساتھ نِسبت کو ترجیح دی۔ چونکہ اب آپ کے والد اِس دنیا سے کوچ کر گئے تھے، تو آپ کو خیال آیا کہ کیوں نہ اب میں سرکار تاج الاولیاءؒ سے نسبت کی اپنی آرزو پوری کر لوں۔

In order to seek Bay'at with Sarkar Tajul Auliya (ra), he traveled to Nagpur. Upon his arrival, he learned that, over a year ago, Hazrat Baba Tajuddin (ra) had passed on to His Heavenly Abode with his Creator. Upon hearing this unanticipated news, he was deeply saddened and disappointed. He cried a lot, went wandering alone in the

jungle, and spent several days there, without food and clothes, in a state of utter sadness and bewilderment. Then one day, a laundry worker, who knew him, recognized him from afar. He covered him up, took him home, fed him, and cared for him.

سرکار تاج الاولیاءؒ سے بیعت کرنے کی غرض سے آپ نے ناگپور کا سفر کیا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت بابا تاج الدینؒ کو دُنیا سے پردہ کیے ہوئے ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ یہ تکلیف دہ خبر سنتے ہی آپ پر افسُردگی اور مایوسی چھا گئی۔ آپ زار و قطار روئے اور پیدل ہی جنگل میں چلے گئے، اُداسی وَ اضطراب کی حالت میں بغیر کھانے اور کپڑوں کے کئی دن وہاں گزارے۔ پھر ایک روز، ایک دھوبی جو آپ کو جانتا تھا، اُس نے آپ کو دور سے دیکھ کر پہچانا۔ اس نے آپ کا جسم ڈھانپا، گھر لے جا کر کھانا کھلایا اور آپ کی دیکھ بھال کی۔

After some time, someone advised him to go to Ajmer Shareef to meet Maulana Abdul Kareem (ra), popularly known as Hazrat Ghous Muhammad Yousuf Shah Taji (ra), whom he knew well as his neighbor, in Jaipur. When He arrived in Ajmer Shareef at his residence, he discovered that Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) was not home but would return soon. While waiting at the House, he fell asleep. In a

dream, he saw Hazrat Baba Tajuddin (ra) walking briskly, entering the residence and telling him,

کچھ عرصہ بعد، کسی نے آپ کو اَجمیر شریف جا کر مولانا عبد الکریمؒ المعروف حضرت غوث محمد یوسف شاہ تاجیؒ سے مُلاقات کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ یوسف شاہ باباؒ کو جے پور میں ایک ہمسائے کی حیثیت سے اچھی طرح جانتے تھے۔ جب آپ اجمیر شریف میں اُن کے آستانے پر پہنچے، تو معلوم ہوا کہ حضرت یوسف شاہ باباؒ ابھی موجود نہیں ہیں، لیکن جلد لوٹ آئیں گے۔ آستانے پر انتظار کرتے کرتے آپ کو نیند آ گئی۔ آپ خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت بابا تاج الدینؒ آستانے میں تیزی سے داخل ہو رہے ہیں اور فرماتے ہیں،

"Now we speak through this form."

"اب ہم اس شکل میں بولتے ہیں۔"

As he said, *"through this form,"* the appearance of Hazrat Baba Tajuddin (ra) changed to that of Hazrat Yousuf-ul-Auliya (ra) standing there. Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) woke up somewhat perplexed. Now, fully awake, he saw Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) entering the residence exactly like in his dream, saying the same thing,

جیسے ہی اُنھوں نے کہا، "اِس شکل میں"، تو حضرت بابا تاج الدینؒ کی صورت بدل کر حضرت یوسف الاولیاءؒ کی صورت میں تبدیل ہو گئی جو وہاں کھڑے تھے۔ حضرت ذہین شاہ باباؒ، گھبراہٹ میں، اچانک سے اُٹھے۔ اب بیدار ہو کر دیکھتے ہیں کہ حضرت یوسف شاہ باباؒ آستانے میں اُسی طرح داخل ہو رہے ہیں جیسے آپ نے خواب میں دیکھا، اور وہی بات کہتے ہیں کہ،

"Now we speak through this form."

"اب ہم اِس شکل میں بولتے ہیں۔"

From that day onwards, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) started regarding Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) as Hazrat Tajuddin Baba (ra) and became completely devoted to him.

اُس دن کے بعد سے حضرت ذہین شاہ باباؒ نے حضرت یوسف شاہ باباؒ کو حضرت بابا تاج الدینؒ ماننا شروع کر دیا اور مکمل طور پر آپ پر گرویدہ ہو گئے۔

The birth name of Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) was Muhammad Tuaseen. Since childhood, he wrote such high-caliber poetry that his father gave him the pen name *"Zaheen"* (insightful/intelligent/wise).

حضرت ذہین شاہ باباؒ کا پیدائشی نام محمد طاسین تھا۔ چونکہ بچپن سے ہی، آپ بہت عُمدہ شاعری کیا کرتے تھے، تو آپ کے والد ماجد نے آپ کا تخلص "ذہین" (ذہانت والا / عاقل / دانا) رکھ دیا تھا۔

Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) was initiated by Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) and appointed as the Sajjadah-Nasheen of Khanqah-e-Aaliyah Tajiyah, Meva Shah, Karachi, where there is now the blessed Dargah of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra). Dargah of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) is the auspicious place where Sarkar Baba Sahib (ra) (may his blessings be showered upon us all, forever) took Bay'at with Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) and began his Nisbat with Silsila-e-Aaliyah Yousufiyah Tajiyah.

حضرت ذہین شاہ باباؒ نے حضرت یوسف شاہ باباؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خانقاہِ عالیہ تاجِیہ، میوہ شاہ کراچی میں سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ حضرت یوسف شاہ باباؒ کی درگاہِ اَقدس بھی یہیں پر واقع ہے۔ یہ وہی مُبارک جگہ ہے جہاں سرکار بابا صاحبؒ (اللہ کے فضل سے اُن کی برکتیں ہم سب پر ہمیشہ جاری رہیں) نے حضرت ذہین شاہ باباؒ سے بیعت کی اور اپنی نسبت کا آغاز سِلسلہِ عالیہ یوسِفیہ تاجِیہ سے شروع کیا۔

9. How Chillah Shareef Started

چِلّہ شریف کا آغاز کیسے ہوا

Sarkar Aala Hazrat (ra)'s oversight was always present for whatever spiritual training that Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) provided. Sarkar Baba Sahib (ra) had to undertake a Chillah (a Spiritual Retreat in a secluded location) as an important component of his spiritual development. For this, there was a place called Buffer Zone near Karachi, which was an uninhabited area in those days. There, Khanqah-e-Yousufiyah Tajiyah had bought some land where now there is a Mosque called Taj-ul-Masajid.

حضرت ذہین شاہ باباؒ، سرکار بابا صاحبؒ کی جو بھی روحانی تربیت فرماتے تھے، اُس میں سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی توجہ ہمیشہ شامل رہتی تھی۔ اپنے روحانی ارتقاء کے ایک اہم جُزو کے طور پر، سرکار بابا صاحبؒ کو ایک چِلہ (روحانی اعتکاف ایک ویران جگہ پر) کرنا تھا۔ اس کے لیے، کراچی کے نواح میں ایک علاقہ، جو کہ بفر زون کے نام سے جانا جاتا تھا اور وہ خاصہ غیر آباد علاقہ تھا۔ وہاں پر خانقاہِ یوسفیہ تاجیہ نے تھوڑی زمین خرید رکھی تھی۔ اب وہاں پر ایک مسجد واقع ہے جس کا نام تاجُ المساجد ہے۔

It was after a Mehfil-e-Sama, on the occasion of Hazrat Baba Tajuddin (ra)'s monthly Chabeesveen Celebration when Sarkar Baba Sahib (ra) was first alerted of Chillah Shareef. Sarkar Baba Sahib (ra) was preparing some Paan for Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) as Ejaz Bhai (ra), and Hazrat Rafeeq Azizi (ra) had taught him. As he went into Sama Khana to hand over the silver metal container, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) told him,

یہ حضرت بابا تاج الدینؒ کی چھبیسویں کے موقع پر، محفلِ سماع کے بعد کا وقت تھا جب سرکار بابا صاحبؒ کو چِلہ شریف کے بارے میں آگاہ کیا گیا تھا۔ سرکار بابا صاحبؒ، حضرت ذہین شاہ باباؒ کے لیِے کچھ پان تیار کر رہے تھے جیسا کہ اعجاز بھائیؒ اور حضرت رفیق عزیزیؒ نے آپ کو سِکھایا تھا۔ جب سرکار بابا صاحبؒ سماع خانہ میں چاندی کی ڈبیہ دینے گئے، تو حضرت ذہین شاہ باباؒ نے انہیں فرمایا،

"It's been decided that it would be very beneficial for you to go on a few days of Chillah."

"فیصلہ کیا گیا ہے کہ چند دِنوں کے لِیے چِلہ کرنا آپ کے لِیے کافی مفید ہوگا"

At first, a mere 18-year-old young man, Sarkar Baba Sahib (ra) thought it was a funny thing. He smiled and said something to the effect,

پہلے تو محض ایک ۱۸ سال کے نوجوان نے سوچا کہ شاید مذاق کر رہے ہیں۔ آپ مُسکرائے اور فرمایا کہ،

"What would I do in a Chillah?

I've never done Chillah before."

"میں چِلّہ میں کیا کروں گا؟
میں نے تو پہلے کبھی چِلّہ نہیں کیا۔"

Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) also smiled and assured Sarkar Baba Sahib (ra) that there was nothing too complex to do. *"It'll just be two to three days. It'll be like camping, and Maulana Akhtar Ali Shah (ra) will be with you to help you so you won't be alone."*

حضرت ذہین شاہ باباؒ بھی مُسکرا دِیے اور سرکار بابا صاحبؒ کو یقین دِلایا کہ چِلہ کرنے میں کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ "محض دو سے تین دِن کی بات ہے، ایسا لگے گا جیسے آپ خیمہ لگائے ہوئے ہیں اور آپ اکیلے نہیں ہوں گے، مولانا اختر علی شاہؒ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔"

Here, we need to learn a bit more about Maulana Akhtar Ali Shah (ra) because of his pivotal role in the Chillah Shareef. Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) had designated him as the Coach for Sarkar Baba Sahib (ra) during the Chillah Shareef.

یہاں اِس بات پر زور دینا بہت ضروری ہے کہ چلہ شریف میں ایک انتہائی اہم کردار ادا کرنے کی وجہ ہمارے لیے مولانا اختر علی شاہؒ کے بارے میں مزید جاننا بہت ضروری ہے۔ چلہ شریف کے دَوران، حضرت ذہین شاہ باباؒ نے اُن کو سرکار بابا صاحبؒ کا استاد منتخب کیا تھا۔

10. Maulana Akhtar Ali Shah Yousufi (ra)

مولانا اختر علی شاہ یوسفیؒ

Hazrat Maulana Akhtar Ali Shah Yousufi Taji (ra), who was also known as Chishti Baba (ra) in some circles, was with Sarkar Baba Sahib (ra), as his Coach, throughout the Chillah. He was a Khalifa of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra), with Permission to initiate people into the Silsila Yousufiyah Tajiyah. Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) had said, *"Akhtar Ali, the number of your Mureedeen will exceed mine."* He granted him a unique side of Sarkar Tajul Auliya (ra)'s Ma'arifat. There is no other similar example found in Silsila Yousufiyah Tajiyah. He was a Sahib-e-Ijazat, Sahib-e-Kashf and a Sahib-e-Tasarruf (person who's Divinely Enabled to change natural order).

حضرت مولانا اختر علی شاہ یوسفی تاجیؒ، جنہیں چند صوفی حلقوں میں چشتی باباؒ کے نام سے بھی جانا جاتا تھا، بطور ایک استاد، پورے چلہ کے دَوران سرکار بابا صاحبؒ کے ساتھ رہے۔ آپ حضرت یوسف شاہ باباؒ کے خلیفہ تھے اور لوگوں کو سِلسلہ یوسفِیہ تاجِیہ میں بیعت کرنے کے مجاز بھی تھے۔ حضرت یوسف شاہ باباؒ نے یہ بھی فرمایا کہ، "اختر علی، تمہارے مُریدوں کی تعداد میرے مُریدوں

سے بھی زیادہ ہوگی"۔ آپ کو سرکار تاج الاولیاءؒ کی معرفت کا ایک ایسا منفرد حصہ مِلا کہ جِس کی مثال سِلسلہ یوسِفیہ تاجِیہ میں اور کہیں نہیں مِلتی۔ آپ ایک صاحبِ اِجازت، صاحبِ کَشف، اور صاحبِ تصرّف (ایسا شخص جِسے نِظام میں تبدّلی کرنے کی لِلّٰہی اجازت حاصل ہو) بزرگ تھے۔

It is said that Maulana Akhtar Ali Shah Yousufi (ra) used to work for Hazrat Raja Raghu Rao Ji (ra) as Raaj Munim (Royal Chief Accountant) during the time of Hazrat Baba Tajuddin (ra). He often came to pay his respects to Hazrat Baba Tajuddin (ra) but never took a formal Bay'at. However, after hearing of Hazrat Baba Tajuddin (ra)'s announcement of Sarkar Yousuf Shah Baba (ra) as His Son and the Key to His Treasures, Maulana Akhtar Ali Shah Yousufi (ra) started to consider the possibility. When he finally decided to take Bay'at with Hazrat Baba Tajuddin (ra), he gathered the courage to present himself to Baba Sahib (ra) with that intent. Before he could utter a word, Hazrat Baba Tajuddin (ra) looked at him with a piercing gaze and said,

کہا جاتا ہے کہ حضرت بابا تاج الدینؒ کے زمانے میں، مولانا اختر علی شاہ یوسفیؒ بطور ایک راج مُنیم (شاہی چیف اکاؤنٹنٹ) حضرت راجہ رگھو راؤ جیؒ کے پاس کام کیا کرتے تھے۔ آپ اکثر اوقات حضرت

بابا تاج الدینؒ کے پاس سلام پیش کرنے آیا کرتے تھے، لیکن کبھی با قاعدہ طور پر بیعت نہیں کی تھی۔ تاہم، جب حضرت بابا تاج الدینؒ نے سرکار یوسف شاہ باباؒ کو اپنا فرزند ہونے کا، اور اپنے خَزانے کی کُنجی ہونے کا اعلان فرمایا، تو یہ اعلان سُننے کے بعد، مولانا اختر علی شاہ یوسفیؒ کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ جب انہوں نے بالآخر حضرت بابا تاج الدینؒ سے بیعت ہو جانے کا ذہن بنا لیا، تو آپ نے بابا صاحب کے پاس جا کر اپنا خیال پیش کرنے کی ہمت باندھی۔ اِس سے پہلے کے وہ ایک لفظ بھی بول پاتے، حضرت بابا تاج الدینؒ نے انہیں گھورتی نظروں سے دیکھا اور فرمایا،

"No Sir No! Yousuf has taken all the cream.
There's only leftover whey. Yousuf's hand is also
Tajuddin's hand! Hold (his) hand, fast and tight."

"ناکو جی ناکو حضرت! ساری ملائی تو یوسف لے گئے۔
اب تو صرف چھاچھ ہی ہے۔یوسف کا ہاتھ بھی تاج
الدین کا ہاتھ رہے!ہاتھ مضبوطی سے تھام لِیو جی۔"

Upon hearing this, Maulana Akhtar Ali Shah Yousufi (ra) was ashamed of doubting the Oneness between Sarkar Yousuf Shah Baba (ra) and Hazrat Baba Tajuddin (ra) and quickly took Bay'at with Sarkar Yousuf Shah Baba (ra). However, Sarkar Yousuf Shah Baba (ra), fully knowing his love for

Hazrat Baba Tajuddin (ra), let him remain there to be able to serve Hazrat Baba Tajuddin (ra).

یہ سُننے کے بعد، مولانا اختر علی شاہ یوسفیؒ، سرکار یوسف شاہ باباؒ کی ذاتِ اقدس کا مقامِ فنائیت اور حضرت بابا تاج الدینؒ سے باہمی نسبت پر شک کرنے کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوئے، اور جلد ہی سرکار یوسف شاہ باباؒ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے۔ تاہم، سرکار یوسف شاہ باباؒ، آپ کے دل میں موجود حضرت بابا تاج الدینؒ کی محبت سے اچھی طرح واقف تھے۔ لہذا، سرکار یوسف شاہ بابا نے انہیں وہاں رہ کر حضرت بابا تاج الدینؒ کی خدمت گزاری کرنے کی اجازت دی۔

Sarkar Baba Sahib (ra) relates a very meaningful incident involving Maulana Akhtar Ali Shah Yousufi (ra). Once, at the Dargah Shareef, some young Pir-Bhais started a lively discussion about the Night of Meraj of Hazrat Muhammad (saw), the Beloved of Allah (SWT). As is customary among the young, they got excited and emotional, speaking in raised voices. During this argument, Maulana Akhtar Ali Shah (ra) came by, and he asked all to be quiet and reminded them about the etiquette of the Shrine.

سرکار بابا صاحبؒ، مولانا اختر علی شاہ یوسفیؒ سے جُڑا ایک انتہائی معنیٰ خیز واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ایک بار، درگاہ شریف پر چند پِیر بھائیوں

کے درمیان، اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی، حضرت محمدﷺ کے معراج کے واقعے پر ایک پُر جوش بحث شروع ہو گئی۔ جیسا کہ اکثر اوقات نوجوانوں میں ہوتا ہے کہ وہ جوش و جذبات میں آ کر اونچی آواز میں بات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اِس بحث و مباحثہ کے دَوران ہی مولانا اختر علی شاہؒ آ گئے، اُنھوں نے سب کو خاموش کروایا اور درگاہ کے آداب کی تلقین کی۔

The young men were very polite and courteous. All of them bowed their heads in silent agreement with their very Senior Chacha-Pir. But mere silence, however, was not enough. Maulana Akhtar Ali Shah (ra) inquired as to what the lively discussion was all about. The response was that some Pir-Bhais understood that Hazrat Muhammad Mustafa (saw) undertook the Journey of Mi'raj physically. While others viewed the Journey as figurative, imaginary, or spiritual rather than physical.

وہ نوجوان انتہائی شائستہ اور پُر اخلاق تھے کہ فوراً بڑے چچا پِیر کی بات مانتے ہوئے چُپ چاپ سر جھکا کر خاموشی اختیار کر لی۔ تاہم، محض خاموشی اختیار کر لینا کافی نہ تھا۔ مولانا اختر علی شاہؒ نے پوچھا کہ اتنی سَر گرم بحث کس حوالے سے ہو رہی تھی۔ تو جواب مِلا کہ کچھ پِیر بھائیوں کا ماننا ہے کہ حضرت محمد مُصطفیٰﷺ نے معراج کا سفر

جسمانی طور پر کیا اور کچھ پیر بھائی کہتے ہیں کہ آپﷺ کی معراج کا سفر جسمانی نہیں بلکہ شعوری و رُوحانی تھا۔

Hearing this debate, Maulana Akhtar Ali Shah (ra) replied,

یہ مکالمہ سُن کر مولانا اختر علی شاہؒ نے جواب دِیا،

"What are you speculating about Our Beloved Master (saw)? He traveled like this."

"ارے، ہمارے آقاﷺ کی کیا بات کرتے ہو۔
اُنہوں نے سفر ایسے کیا۔"

As he said, *"Like This,"* he rolled up his sleeve, pushed his arm through the wall to the other side, and pulled it back out. Then he asked them the question,

جب انہوں نے کہا، "ایسے کیا"، تب اُنہوں نے اپنی آستین اوپر چڑھائی اور اپنا بازو دِیوار میں گُھسا دیا جو دیوار کے آر پار ہو گیا۔ اور پھر واپس نکال لیا۔ پھر اُنہوں نے سب سے سوال پوچھا،

"Now tell me. Was this journey of the arm going through the wall physical or spiritual?"

"اب بتاؤ، یہ ہاتھ کا دیوار کے پار ہونا،
جسمانی تھا، یا روحانی۔"

All the young ones were astounded. With this demonstrative explanation, Maulana Akhtar Ali Shah (ra) proved that even mere Servants of Hazrat Muhammad Mustafa (saw) have been granted such miraculous capabilities. Debates such as these are inconsequential. Thus, he succeeded in strengthening the faith of the young ones.

تمام نوجوان دنگ رہ گئے۔ اِس اثباتی وضاحت کے ساتھ، مولانا اختر علی شاہؒ نے یہ بات ثابت کر دی کہ حضرت محمد مُصطفیٰ ﷺ کے محض غُلاموں کو بھی ایسی معجزاتی صلاحیتوں سے نوازا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اِس طرح کی بحث بھی نا قابلِ بحث ہے۔ لہذا، آپ اُن نوجوانوں کے ایمان کو بھی مضبوط تر کرنے میں کامیاب ہوئے۔

11. Provision of Water During Chillah

دورانِ چلّہ پانی کا انتظام

When Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) and some others accompanied Sarkar Baba Sahib (ra) and Maulana Akhtar Ali Shah Sahib (ra) to the designated place for the Chillah Shareef, it was evening time. Sarkar Baba Sahib (ra) and Maulana Akhtar Ali Shah Sahib (ra) soon realized that no water was available for miles around. There was no well and no lake. It was a wilderness without any habitation. Maulana Akhtar Ali Shah Sahib (ra) went up a hillock around midnight and called out,

جب حضرت ذہین شاہ باباؒ چند ساتھیوں کے ہمراہ سرکار بابا صاحبؒ اور مولانا اختر علی شاہ صاحبؒ کو چِلہ شریف کے مقرر کردہ مقام پر لے گئے، تب شام کا وقت تھا۔ جلد ہی، سرکار بابا صاحبؒ اور مولانا اختر علی شاہ صاحبؒ نے دیکھا کہ مِیلوں تک پانی کا کوئی انتظام ہی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی کنواں ہے اور نہ ہی کوئی ندّی۔ چاروں طرف ویرانہ تھا اور کوئی آبادی نظر نہیں آ رہی تھی۔ مولانا اختر علی شاہ صاحبؒ، آدھی رات میں، مٹی کے پہاڑی ٹیلے پر چڑھے اور بُلند آواز سے پُکارا،

“Baba Tajuddin (ra)!

There isn’t even a drop of water here.”

”بابا تاجُ الدّینؒ!

یہاں تو پانی کا ایک قطرہ تک نہیں ہے۔“

The following morning, a Government truck and some workers came. They spent the whole day digging a well and setting up a tap. By the evening, in this uninhabited wilderness, plenty of potable water was available for drinking, bathing, and performing ablutions, all provided by the Grace of Sarkar Tajul Auliya, Hazrat Baba Tajuddin (ra).

اگلے روز صبح کے وقت ہی، ایک سرکاری ٹرک اور چند مزدور وہاں پر پہنچے۔ وہ پورا دن کنواں کھودنے اور نلکی لگانے میں مصروف رہے۔ اور شام ہونے تک، سرکار تاج الاولیاء حضرت بابا تاج الدینؒ کی برکت سے، اِس غیر آباد ویرانے جنگل میں پینے، نہانے، اور وضو کرنے کے لیے وافر مقدار میں پانی کی فراہمی ہو گئی۔

In addition to lack of water, there was no means of meal preparation there either. Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) and some companions used to come with the evening Langar for all to eat together. Along with the Langar, there were provisions for breakfast and lunch. So by the Grace of the Almighty, elders like Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) regularly

provided the essentials like water and food. The Chillah Shareef, initially, was only for the next three days. The duration, however, was changed to one week, then extended to several weeks, and eventually to six months.

پانی کی عدم دستیابی کہ ساتھ ساتھ، وہاں کھانا بنانے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ حضرت ذہین شاہ باباؒ اور کچھ ساتھی شام کا لنگر لے کر آتے تھے، جو سب اکٹھے بیٹھ کر کھاتے تھے۔ لنگر کے ساتھ ساتھ، صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی فراہم ہو جاتا تھا۔ لہذا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، حضرت ذہین شاہ باباؒ جیسے بزرگ کھانا اور پانی جیسی ضروری اشیاء باقاعدگی سے فراہم کرتے تھے۔ شروع میں، چِلہ محض اگلے تین دنوں پر مشتمل تھا۔ تاہم، بعد میں چِلہ کا دَورانیہ تین دِن سے بڑھا کر ایک ہفتہ ہوا، پھر کچھ ہفتوں تک چلا گیا اور آخر کار یہ چِلہ چھ ماہ تک جاری رہا۔

12. Uproar of Shaghal-e-Shamsi

شغلِ شمسی کی دُھوم

During Chillah Shareef, along with lots of Sacred Azkar and other spiritual practices, Sarkar Baba Sahib (ra) undertook Shaghal-e-Shamsi, a practice during which, while gazing at the sun, Allah's Divine Names are recited and imbibed in a special manner. It can only be undertaken by explicit permission granted by an authentic, authorized Sheikh.

چِلہ شریف کے دَوران، بہت سے متبرِک اذکار اور روحانی مشقوں کے ساتھ ساتھ، سرکار بابا صاحبؒ نے شغلِ شمسی کی مشق بھی فرمائی۔ شغلِ شمسی ایک ایسی مشق ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنہ ایک مخصوص ترتیب میں اذکار کی جاتی ہیں اور ذہن نشین کیا جاتا ہے۔ یہ عمل صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ جب ایک مُستند، مجازی صاحبِ اجازت شیخ سے مکملِ طور پَر واضح اجازت حاصل ہو۔

About Shaghal-e-Shamsi, people have reported mostly their own ideas, guesswork, and unsubstantiated information. The only authentic written account is the one that is based on Hazrat Sabir Paak (ra)'s own practices that was written

down by someone many years later. Other Auliya may also have done Shaghal-e-Shamsi, but to the best of our knowledge, there are no authentic written records available.

شغلِ شمسی کے متعلق لوگوں نے زیادہ تر اپنے خیالات، قیاس، اور بے سند معلومات کی بنیاد پر اطلاعات دی ہیں۔ تحریر میں واحد مُستند خبر ایک ہی ہے، جو حضرت صابر پاکؒ کی اپنی مشقوں پر مبنی ہے۔ اور جس کے بارے میں کئی سالوں بعد کسی شخص نے تحریر میں لکھا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے اولیاء نے بھی شغلِ شمسی کی قصد کی ہو، لیکن ہمارے علم میں ایسا کچھ نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی مُستند تحریری دستاویزات موجود ہیں۔

The Chillah Shareef, which was said to be only for three days, lasted for six months. It was an indication of its success that attracted a lot of attention. Sufi Elders from many Orders from Karachi and other parts of Pakistan started coming to see Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) to learn more details and check on Sarkar's health condition.

وہ چلہ، جو محض تین دنوں پر مشتمل تھا، وہ چھ مہینوں تک جاری رہا۔ یہ ایک اشارہ تھا اُس کامیابی کی طرف، جو کئی لوگوں کی توجہ خاص کا مرکز بنی۔ پورے کراچی اور پاکستان بھر سے مختلف سَلاسلِ کے صوفیہ بزرگانِ دین، سرکار کا حال احوال معلوم کرنے اور مزید

معلومات حاصل کرنے کے لیے، حضرت ذہین شاہ باباؒ کے پاس آنے لگے۔

The historic hallmark example is extremely demanding and nearly impossible practice that Hazrat Syedna Makhdoom Alauddin Ali Ahmed Sabir Kaliyari (ra) did for 12 years while holding the branch of a tree. This modern-day practice of Shaghal-e-Shamsi by Sarkar Baba Sahib (ra) created a great stir among the contemporary Sufi Halaqas (Sufi Circles), especially in Pakistan and India. They were eager to learn more about this extraordinary young Dervish and his experience of Shaghal-e-Shamsi for six months.

یہ شغلِ اتنا مشکل بلکہ نا ممکن ہے، کہ تاریخ میں اِس کی مثال حضرت سیّدنا مخدوم علاؤ الدّین علی احمد صابر کلیریؒ کی قصد ہے، جو اُنہوں نے ۱۲ سالوں تک پیڑ کی شاخ کو پکڑ کر فرمائی۔ سرکار بابا صاحبؒ نے شغلِ شمسی کی مشق کر کے، موجودہ دَور کے صوفی حلقوں (صوفیاء کے گروہ) میں، خاص طور پر انڈیا اور پاکستان کے صوفی حلقوں میں تہلکہ مچا دیا۔ وہ اِس نوجوان درویش کے بارے میں اور چھ ماہ تک چلنے والے شغلِ شمسی کے بارے میں مزید جاننے کے لیے بیتاب ہو گئے۔

A significant marker of success was that his Coach and Chacha-Pir, Maulana Akhtar Ali Sahib (ra), told him that he had done all that was asked of him regarding the Chillah Shareef. Towards the end, Sarkar Baba Sahib (ra) began to have a fever and was not feeling well. Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) announced the completion of the Chillah and accompanied Sarkar Baba Sahib (ra) back home.

اس چلہ کے کامیاب ہونے کی ایک نشانی یہ تھی کہ آپ کے اُستاد اور چچا پیر، مولانا اختر علی صاحبؒ نے آپ کو بتایا، کہ چلہ کے متعلق مجھ سے جو کچھ کہا گیا تھا میں نے وہ کیا۔ چلہ کے آخر میں، سرکار بابا صاحبؒ کی طبیعت نا ساز ہونے لگی اور بُخار نے آ پکڑا۔ حضرت ذہین شاہ باباؒ نے چلہ ختم کرنے کا اعلان کیا اور سرکار بابا صاحبؒ کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔

13. Winning the Hearts, With Humility and Love

فتوحاتِ قلبِ خلقت، باہم عاجزی و محبت

Soon after that, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) granted permission, and Sarkar Baba Sahib (ra) started propagation of the Silsila. In those days, Sarkar Baba Sahib (ra) was in a very mesmerizing state of Istaghraq. Despite being Sahib-e-Ijazat (Authorized to Initiate Bay'at), his humility permitted him to initiate people only into the Silsila and not as his own Mureeds.

حضرت ذہین شاہ باباؒ سے سرکار بابا صاحبؒ کو اجازت مِلنے کے فوراً بعد، آپ نے سِلسلہ کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ اُن دِنوں، سرکار بابا صاحبؒ اِنتہائی خوبصورت استغراق کی کیفیت میں رہا کرتے تھے۔ صاحبِ اجازت (جِسے اجازتِ بیعت ہو) ہونے کے باوجود، سرکار کی عاجزی اُنہیں اتنی ہی اجازت دیتی کہ لوگوں کو اپنا مرید کرنے کی بجائے، سِلسلہ میں داخل کرنے کی غرض سے بیعت لیتے تھے۔

Sarkar Baba Sahib (ra) also had the option to sign the Guldasta Shareef (described in detail in *Sarkar Namah*) and give it to the Mureeds. Instead, he would direct them to Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) and emphasized that they regard Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) as their Sheikh since

Sarkar Baba Sahib (ra) had only performed the duty of their initiation into the Silsila.

سرکار بابا صاحبؒ گُلدستہ شریف پر دستخط کرنے (جِسے سرکار نامہ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے) اور مرِیدوں کو دینے کے مجاز بھی تھے۔ اِس کے باوجود، سرکار بابا صاحبؒ لوگوں کو حضرت ذہین شاہ باباؒ کی جانب بھیجتے اور اُن سے اصرار کرتے کہ وہ حضرت ذہین شاہ باباؒ کو ہی اپنا شیخ سمجھیں، کیونکہ سرکار بابا صاحبؒ کے مطابق آپ کا کام محض لوگوں کو سِلسلہ میں داخل کرنے کا ہے۔

He was in a *"Be, and It Is"* (Kun-Fa-Yakun) status and state that was active all the time. Whatever Sarkar Baba Sahib (ra) uttered would come to pass as he said it would.

آپ ہمہ وقت ایک "کُن فیکون" کی کیفیت میں رہتے تھے۔ جو بات بھی سرکار بابا صاحبؒ کے لَب مُبارک سے نِکلتی، وہ ہو بہو ویسی ہی ہوتی چلی جاتی تھی۔

Just like Hazrat Ameer Khusro wrote about his Pir-o-Murshid, Hazrat Nizamuddin Auliya, Mehboob-e-Ilahi (ra), in the Rang,

بالکل اسی طرح جیسے حضرت اَمیر خُسروؒ نے اپنے پیر و مرشِد، حضرت نِظامُ الدّین اولیاء محبوبِ الٰہیؒ کے بارے میں، رنگ میں لکھا ہے،

“Woh To Jo Maange, Barsat Haey Ree Ma, Rang Haey Ree”

”وہ تو جو مانگے برست ہے ری ما، رنگ ہے ری“

“Whatever It is That He Asks for, Rains Down”

The same was happening with Sarkar Baba Sahib (ra). Whenever and whatever came forth from his lips, that is what and how it would happen, by the Grace of Allah (SWT). Despite such Divine Gifts, he kept on seeking the ever-flowing Grace, Benevolence, and Mercy of Allah (SWT) for all of humanity and the entirety of Creation. And Allah (SWT) did not refute his supplications and continued showering His Mercy and Benevolence upon humanity and the Creation at large.

کچھ ایسا ہی سرکار بابا صاحبؒ کے ساتھ بھی ہو رہا تھا۔ جہاں کہیں بھی لَب مُبارک سے کوئی بات نکلتی تھی، تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سچ ثابت ہوتی چلی جاتی تھی۔ وہ تمام انسانیت اور خلقِ خُدا کے لیے، اللہ تعالیٰ کی کبھی نہ ختم ہونے والی رحمت، فضل، اور خیر خواہی کی گزارش کرتے چلے گئے اور خُدا تعالیٰ بھی اُن کی گزارش کو نہ ٹالتے ہوئے لوگوں کے لیے اپنی رحمت اور کرم کے بادل مسلسل برساتا رہا۔

From Karachi, Sarkar Baba Sahib (ra) traveled to Punjab. There, from Lahore, in the North, to South Punjab, he continued to propagate the Silsila and promote human regard and respect for one and all. His Presence and the Message resonated with many and the number of Mureedeen increased exponentially.

سرکار بابا صاحبؒ کراچی سے پنجاب کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں پر، لاہور سے لے کر شُمالی علاقہ جات اور جنوبی پنجاب تک، آپ سِلسلہ کی تبلیغ اور انسانیت کے عزت و احترام کی نشر و اشاعت کا کام کرتے رہے۔ سرکار بابا صاحبؒ کی موجودگی اور اُن کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچا اور مرِیدوں کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔

14. End of Kisra's Legacy

کسریٰ کی مِیراث کا خاتمہ

Here, it will be helpful to have some factual background information to provide a context for the trip to Iran by Sarkar Baba Sahib (ra), as Authorized by Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) under the Guidance of Sarkar Aala Hazrat (ra).

یہاں، حقائق پر مبنی کچھ معلومات کو سمجھنا بہت مفید ہو گا تا کہ سرکار بابا صاحبؒ کا ایران کا سفر، جو انہوں نے سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی رہنمائی میں حضرت ذہین شاہ باباؒ کی ہدایت پر کیا، اُس کا پسِ منظر بہتر طریقے سے سمجھا جا سکے۔

Reza Shah Pahlavi, the last Shah (King) of the Imperial State of Iran from 1941 to 1979, assumed many titles during his reign. Including Shahenshah (Emperor), Khusro Parvez (Khusro the Victorious), to be recognized as the Progeny of Kisra (last Sasanian King of Iran, from 591 to 628), and Aryamehr (Light of the Aryans).

ایران کی شاہی سلطنت کا آخری شاہ (بادشاہ)، رضا شاہ پہلوی، جس نے ۱۹۴۱ء سے ۱۹۷۹ء تک بادشاہت کی، اُس نے اپنے دَورِ حکومت

میں کافی القابات اپنے نام کیے؛ جس میں شہنشاہ (بادشاہوں کا سلطان)، خُسروُ پرویز (فاتح خُسروُ)، کسریٰ (ایران کا آخری ساسانی بادشاہ، ۶۲۸ء - ۵۹۱ء) کی وُرثہ، اور آریا مھر (آریا کی روشنی) شامل ہیں۔

In 1971, he announced the 2500-year Anniversary Celebrations of the founding of the Persian Monarchy to idealize and many suspected of promoting pre-Islamic Iran.

سَن ۱۹۷۱ء میں، اُس نے فارِس سلطنت کے قیام کا ۲۵۰۰ سالہ جشن کا اعلان کیا تو بہت سے لوگوں کو شبہ ہوا کہ وہ اُس دَور کے ایران کو فروغ دے رہا ہے جو دینِ اسلام کے آنے سے پہلے تھا۔

The critics saw all this as being unduly grandiose. It was not just seen as increasing secularization and westernization by an autocratic monarch, but very much intentional disrespect of the Holiest of the Holy Prophet Muhammad (saw). There was growing unrest, and the kingship of Iran became disgraced and infamous, resulting in a popular public uprising against the Shah and a call for the end of the Monarchy. A new revolutionary phase was beginning to take place.

ناقدین نے اِس وسیع جشن کو غیر ضروری جشن سمجھا۔ اِس جشن کو نہ صرف بطور ایک آمرانہ حکومت کی طرف سے بڑھتی ہوئی لا دِینی اور مغربِی دیکھا گیا بلکہ مقدّسین کے بھی مقدّس، حضرت محمدﷺ کی شان میں جان بوجھ کر گُستاخی بھی سمجھا گیا۔ اِس کی بدولت، وہاں پر بدأمنی بڑھتی چلی جا رہی تھی اور ایران کی سلطنت کو ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے نتیجے میں، شاہ کے خِلاف عوامی بغاوت کا آغاز ہوا اور شاہ کو ہٹانے اور سلطنت کو ختم کرنے کا مطاِلبہ کیا گیا۔ ایران میں ایک نیا اِنقلابی مرِحلہ شروع ہو رہا تھا۔

Given these significant developments, at the exhortation of Sarkar Aala Hazrat (ra), Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) had a letter sent by his Mureed and Personal Secretary, Janab Ejaz Bhai (ra) that asked Sarkar Baba Sahib (ra) to come back from Punjab. He obeyed this directive and returned to Karachi.

اِن اہم پیش رفتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے، حضرت ذہین شاہ باباؒ نے سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی نصیحت پر اپنے مرِید اور ذاتی مُعاون، جناب اعجاز بھائیؒ کے ہاتھ سرکار بابا صاحبؒ کو ایک خط بھیجا۔ اس خط میں سرکار بابا صاحبؒ کو پنجاب سے واپس لوٹ آنے کی نصیحت کی گئی تھی۔ سرکار بابا صاحبؒ آپ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے واپس کراچی لوٹ آئے۔

When Sarkar Baba Sahib (ra) requested to know more, Ejaz Bhai (ra) provided further details leading up to the above directive. Five key people, namely:

جب سرکار باباؒ صاحبؒ نے مزید معلومات دریافت کرنے کی درخواست فرمائی تو اعجاز بھائیؒ نے مندرجہ بالا حکم نامہ تک مزید تفصیلات فراہم کیں۔ پانچ اہم شخصیات، جن میں:

1. Sarkar Aala Hazrat (ra)
2. Hazrat Zaheen Shah Baba (ra)
3. Maulana Akhtar Ali (ra)
4. Janab Shaukat Bhaiyya (ra) and
5. Janab Rahat Saeed Chattari (ra)

۱۔سرکار اعلیٰ حضرتؒ

۲۔حضرت ذہین شاہ باباؒ

۳۔مولانا اختر علیؒ

۴۔جناب شوکت بھیّاؒ اور

۵۔جناب راحت سعید چھتاریؒ

had discussed, for 24 hours, behind closed doors, during a very heavy rainfall, the situation in Iran and what needed to be done. Sarkar Baba Sahib (ra)'s name came up and the following decision was made:

شامل تھے، وہ سب ۲۴ گھنٹوں تک، بند کمرے میں، موسلا دھار بارِش کے دَوران، ایران کے حالات کے بارے میں اور ممکنہ لائحہ عمل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ تب جا کر سرکار بابا صاحبؒ کا نام لیتے ہوئے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا:

"This undertaking will only be accomplished by Mehmood."

"محمود ہی کے ہاتھوں یہ کام انجام ہوگا۔"

A new phase started when the Shah of Iran was disgraced and removed. It was a prelude to the worldwide change phenomenon towards a New Age. Since the responsibility that Sarkar Baba Sahib (ra) was given had come to its fulfillment, the idea of Sarkar Baba Sahib (ra)'s return home from Iran was the main objective. However, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) had sent him the following directive earlier:

جب ایران کے بادشاہ کو ذلیل و رُسوا کر کے ہٹا دِیا گیا، تو ایک نئے دَور کا آغاز ہوا۔ یہ آغاز ایک نئے دَور کی جانب عالمی تبدیلی کے رُجحان کا ایک پیش خیمہ تھا۔ چونکہ جو ذمہ داری سرکار بابا صاحبؒ کو سونپی گئی تھی، وہ پوری ہو گئی۔ تو سرکار بابا صاحبؒ کو اب ایران سے وطن واپس لوٹ آنے کا خیال آیا۔ تاہم، حضرت ذہین شاہ باباؒ نے اُنہیں جو ہدایت دے کر ایران بھیجا تھا، وہ یہ تھی:

"Stay in Iran, until further instructions."

"ایران میں ہی رہو، تاحُکمِ ثانی۔"

In the meantime, on July 23, 1978 (Sha'ban 16, 1398), Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) passed on to be with his Creator, leaving the above directive technically still in place. Sarkar got in touch with Janab Anwar Bhai (ra), the successor of Hazrat Zaheen Shah Baba (ra). He explained to him, over the phone, Hazrat Zaheen Shah Baba (ra)'s directive. Janab Anwar Bhai (ra) modified Hazrat Zaheen Shah Baba (ra)'s directive for Sarkar Baba Sahib (ra)'s return. On April 04, 1979, Sarkar Baba Sahib (ra) returned to Karachi. It was the day when the well-known Prime Minister of Pakistan, Zulfiqar Ali Bhutto, was hanged.

اسی دَوران، ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء (۱۶ شعبان ۱۳۹۸ھ) کو حضرت ذہین شاہ باباؒ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور مندرجہ بالا ہدایت جوں کی توں ابھی بھی برقرار رہی۔ سرکار بابا صاحبؒ نے جناب انور بھائیؒ سے رابطہ فرمایا جو کہ حضرت ذہین شاہ باباؒ کے وارِث تھے۔ سرکار بابا صاحبؒ نے فون پر اُن کو حضرت ذہین شاہ باباؒ کی ہدایت کے بارے میں وَضاحت کی۔ جناب انور بھائیؒ نے حضرت ذہین شاہ باباؒ کی دی گئی مندرجہ بالا ہدایت میں سرکار بابا صاحبؒ کی وطن واپس لوٹنے کی ترمیم کی۔ اس طرح، سرکار بابا صاحبؒ ۰۴ اپریل ۱۹۷۹ء کو کراچی واپس لوٹ آئے۔ یہ وہی دِن تھا جس دِن پاکستان کے مشہور وزیرِ اعظم، ذوالفقار علی بھُٹو کو پھانسی ہوئی تھی۔

15. Sarkar Aala Hazrat (ra)'s Unique Invitation

سرکار اعلیٰ حضرتؒ کا البیلا بُلاوا

Sarkar Baba Sahib (ra), whenever he came to Karachi, regularly visited the Khanqah-e-Aaliyah Tajiyah, where Sarkar Aala Hazrat had designated Janab Anwar Bhai (ra) as the Zaheen Shah Baba (ra)'s Sajjada-Nasheen. When his wife, Nargis Aapa (ra), passed on from this world, Janab Anwar Bhai (ra) was determined to wait for Namaz-e-Janaza (Funeral Prayers) to be led by Sarkar Aala Hazrat (ra). There was, however, a practical issue.

سرکار بابا صاحبؒ جب بھی کراچی آتے تھے تو آپ باقاعدہ طور پر خانقاہِ عالیہ تاجیہ تشریف لے جاتے تھے، جہاں سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے جناب انور بھائیؒ کو بطور حضرت ذہین شاہ باباؒ کے سجّادہ نشین مقرر کیا تھا۔ جب جناب انور بھائیؒ کی اہلیہ، نرگس آپاؒ کا وِصال ہوا، تو جناب انور بھائیؒ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے انتظار میں رُکے رہے اور اصرار کیا کہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ ہی نمازِ جنازہ کی اِمامت کروائیں۔ تاہم، ایک مسئلہ در پیش تھا کہ،

Where was Sarkar Aala Hazrat (ra)? Where was his new residence?

سرکار اعلیٰ حضرتؒ کہاں ہیں؟ اُن کی نئی رِہائش گاہ کہاں ہے؟

Sarkar Aala Hazrat (ra) had moved to a new home, and nobody present knew its location. After a long wait, a car suddenly came by and stopped there. Out stepped Sarkar Aala Hazrat (ra) and proceeded directly to where the Namaz-e-Janaza arrangements had been made.

سرکار اعلیٰ حضرتؒ ایک نئے گھر مُنتقل ہو گئے تھے اور وہاں موجود کسی بھی فردِ واحد کو اُن کی نئ رہائش گاہ کے بارے میں علمِ نہیں تھا۔ ایک طویل انتظار کے بعد، اچانک سے ایک کار آئی اور بالکل اُسی جگہ آکر رُکی۔ سرکار اعلیٰ حضرتؒ گاڑی سے باہر تشریف لائے اور سیدھا اُس مقام کی جانب چل دِیئے جہاں نمازِ جنازہ پڑھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

When he was done leading the Namaz-e-Janaza, Sarkar Aala Hazrat (ra) came out on his way home. Sarkar Baba Sahib (ra) was sitting on the terrace near the Entranceway, waiting for Sarkar Aala Hazrat (ra). When he was approaching, Sarkar Baba Sahib (ra) moved toward him. Sarkar Aala Hazrat (ra) kept walking towards the general public area, bypassing Sarkar Baba Sahib (ra). There, he announced,

جب سرکار اعلیٰ حضرتؒ نمازِ جنازہ پڑھا کر فارِغ ہو گئے، تو آپ گھر واپس جانے کی خاطر وہاں سے نِکلے۔ سرکار بابا صاحبؒ، سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے انتظار میں داخلی راستے کے قریب چبوترے پر بیٹھے تھے۔ جب سرکار اعلیٰ حضرتؒ قریب پُہنچے تو سرکار بابا صاحبؒ نے اُن کی

جانب چلنا شروع کر دِیا۔ سرکار اعلیٰ حضرتؒ، سرکار بابا صاحبؒ سے انجان بنتے ہوئے، جائے عام کی جانب چلتے رہے۔ وہاں پُہنچ کر، آپ نے اعلان فرمایا کہ،

"If anyone wants to meet us,
they should come to the Street by the Madinah Masjid."

"اگر کوئی ہم سے ملنا چاہتا ہو،
تو وہ مدینہ مسجد والی گلی میں پہنچ جائے۔"

Sarkar Baba Sahib (ra) thought, *"Normally, he does not meet people. Perhaps now he is giving a Madinah al-Munawwarah address."*

سرکار بابا صاحبؒ کو خیال آیا کہ "عام طور پر تو آپ لوگوں سے مُلاقات نہیں کرتے، شاید اب وہ مدِینہ مُنورہ کا پتہ دے رہے ہوں۔"

A gentleman, a career Attorney, sitting nearby who knew Sarkar Baba Sahib (ra) and his strong desire to meet with Sarkar Aala Hazrat (ra) immediately requested Sarkar Aala Hazrat (ra) for his address. Sarkar Aala Hazrat (ra) nodded his approval toward his Son. The Attorney immediately took the wrapper from his cigarette packet, wrote down the address, and handed it over to Sarkar Baba Sahib (ra).

وہاں قریب میں ہی بیٹھے ایک وکیل صاحب، جو سرکار بابا صاحبؒ کو جانتے تھے اور اُن کی سرکار اعلیٰ حضرتؒ سے مُلاقات کی پُختہ خواہش سے بھی واقف تھے۔ اُن صاحب نے فوری طور پر سرکار اعلیٰ حضرتؒ سے درخواست کی کہ رہائش گاہ کا پتہ بھی عنایت فرما دیں۔ سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے اپنے فرزند کی جانب مثبت اشارہ فرمایا اور وکیل صاحب نے فوراً سگریٹ کی ڈبیہ سے کاغذ نِکال کر پتہ تحریر کیا اور سرکار بابا صاحبؒ کے حوالے کر دِیا۔

The following day, Sarkar Baba Sahib (ra) and his Chacha-Pir, Hazrat Rafeeq Azizi (ra), went to Sarkar Aala Hazrat (ra)'s House, which was in A-Block, North Nazimabad, a suburb of Karachi. Hazrat Rafeeq Azizi (ra) was also a Khalifa of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) and very close to Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) and Sarkar Aala Hazrat (ra). So a perfect companion for Sarkar Baba Sahib (ra).

اگلے روز، سرکار بابا صاحبؒ اور اُن کے چچّا پِیر حضرت رفیق عزیزیؒ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی رِہائش گاہ پہنچے، جو کہ کراچی کے ایک مضافاتی علاقے، نارتھ ناظم آباد کے اے-بلاک میں واقع تھی۔ حضرت رفیق عزیزیؒ، حضرت یوسف شاہ باباؒ کے خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ، حضرت ذہین شاہ باباؒ اور سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے بہت قریبی پیر بھائی بھی تھے۔ لہذا، آپ سرکار بابا صاحبؒ کے لیے ایک بہترین ساتھی تھے۔

16. Sarkar Aala Hazrat (ra)'s Association

سرکار اعلیٰ حضرتؒ سے نسبت

Indeed, at the end of the street where Sarkar Aala Hazrat (ra) was living was Madinah Masjid. Upon arriving there, Sarkar Aala Hazrat (ra) seemed to already be waiting for them. He warmly welcomed them and said, *"Come! Come!"*. Then Sarkar Aala Hazrat (ra) related some significant events that happened to him in Madinah al-Munawwarah at the time of Hajj. He highlighted the following meaningful and intriguing occurrences.

در حقیقت، جہاں سرکار اعلیٰ حضرتؒ رہائش پذیر تھے، اُسی گلی کے نکڑ پر مدینہ مسجد واقع تھی۔ جب وہاں پہُنچے تو ایسا محسوس ہوا جیسے سرکار اعلیٰ حضرتؒ پہلے سے ہی آپ کا انتظار فرما رہے تھے۔ آپ نے پُر خلوص طریقے سے اُن کا اِستقبال کیا اور فرمایا، "آؤ! آؤ!"۔ پھر سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے اُن کو چند معنیٰ خیز واقعات سُنائے جو سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے ساتھ حج کے دَوران، مدینہ مُنورہ میں پیش آئے تھے۔ انھوں نے مندرجہ ذیل پُر معنیٰ اور دلچسپ واقعات کا ذکر کیا۔

During his stay in Madinah al-Munawwarah, one night, he had a dream that Hazrat Yousuf Shah Baba (ra), while looking at Sarkar Aala Hazrat (ra), said,

آپ کے مدینہ مُنورہ میں قیام کے دَوران، ایک شَب آپ کو ایک خواب آیا جس میں حضرت یوسف شاہ باباؒ، سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی جانب دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں،

"Oh, Asghar! Where are you looking for Masum Ali Khañ (ra) (Sarkar Aala Hazrat (ra)'s Respected Father)? I am with the Children of Maulana Shah Mehmood Yousufi (ra) and will stay with them forever."

"ارے، اصغر! تم معصوم علی خانؒ (سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے والدِ محترم) کو کہاں ڈھونڈ رہے ہو؟ میں (حضرت یوسف شاہ باباؒ) تو مولانا شاہ محمود یوسفیؒ کے بچوں کے ساتھ ہوں اور قیامت تک اُنھی کے ساتھ رہوں گا۔"

Sarkar Baba Sahib (ra) has helped us understand the meaning of this dream. Hazrat Yousuf Shah Baba (ra), by the word, *"Maulana"*, meant that Sarkar Baba Sahib (ra) is being confirmed as a Sahib-e-Ijazat. The name *"Shah Mehmood Yousufi"* is used to confer and announce the title of Faqeeran-e-Muhammadi (Confirmed Spiritual Link to Rasool'Allah (saw)), along with his own Nisbat. The word *"Children"* refers to those who regard themselves as Mureedeen of Sarkar

Baba Sahib (ra). In the Yousufi Silsila, Mureedeen are regarded and treated as the Spiritual Children of the Murshid. *"With them until Judgment Day"* means that Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) has taken on the responsibility for looking after them eternally.

سرکار بابا صاحبؒ نے اِس خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے ہمیں اس خواب کا مطلب سمجھایا۔ حضرت یوسف شاہ باباؒ کا لفظ "مولانا" سے مراد یہ تھا کہ سرکار بابا صاحبؒ کو صاحبِ اجازت تسلیم کیا جا رہا ہے۔ نام "شاہ محمود یوسفی" سے مراد یہ کہ بمعہ اپنی نسبت کے اعلان کے ساتھ، آپ کو فقیرانِ مُحمدی (حضرت محمدﷺ کے ساتھ روحانی ربط کی تصدیق) کا خِطاب بخشا۔ لفظ "بچوں" سے وہ لوگ مراد ہیں جو خود کو سرکار بابا صاحبؒ کا مرِید مانتے ہیں۔ یوسفی سِلسِلہ میں، مرِیدوں کو بطور مرشد کے روحانی بچّے سمجھا اور مانا جاتا ہے۔ "قیامت تک انہی کے ساتھ رہوں گا"، سے مراد ہے کہ حضرت یوسف شاہ باباؒ نے ابد تک اُن کی پاسبانی کرنے کی ذمہ داری اُٹھا لی ہے۔

In a separate dream, Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) said,

ایک اور خواب میں حضرت یوسف شاہ باباؒ فرماتے ہیں کہ،

“Whatever is Acquired Here,

Comes Only After a Jolt.”

”یہاں جو کچھ بھی ملتا ہے،
ٹھوکر کے بعد ہی ملتا ہے۔“

Sarkar Baba Sahib (ra) has always emphasized two key points when discussing this subject in particular. Firstly, Buzurgan-e-Deen, because of their ingrained humility, often label the divine spiritual intuitions and revelations as dreams. Secondly, the City of Madinah al-Munawwarah is that place where if, in a dream, one receives a Prophetic Basharat (Divine Message); it means that Prophet Muhammad (saw) has chosen to appear in the likeness of the person whom the dreamer regards as the Sheikh for those who have taken Bay’at. Alternatively, Prophet Muhammad (saw) is said to also appear as one’s Parent or Teacher, for those who have not pledged themselves to anyone.

سرکار بابا صاحبؒ خصوصی طور پر اِس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے ہمیشہ دو باتیں واضح کرتے تھے۔ پہلی بات تو یہ کہ، بزُرگانِ دین، اپنی عاجزی کی وجہ سے، روحانی اِلہامات و بشارات (الٰہی پیغام) کو اکثر خواب کہہ دِیا کرتے ہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ مدینہ المنورہ شریف کا شہر وہ جگہ ہے، جہاں اگر کسی شخص کو خواب میں سرکارِ دوعالمﷺ

کی بشارت ہوتی ہے اور پیغام دیتے ہیں؛ تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالمﷺ اُس شخص کی صورت لیے خواب میں آتے ہیں، جس کو خواب دیکھنے والا اپنا شیخ مانتا ہے، اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے بیعت کی ہوتی ہے۔ اِسی طرح، ایسے لوگ جنہوں نے ابھی کسی سے بیعت نہ کی ہوئی ہو، سرکارِ دو عالمﷺ ایسے لوگوں کو اُن کے والدین اور اساتذہ کی صورت میں بھی نظر آتے ہیں۔

It resembles Prophet Muhammad (saw)'s relationship with the Heads of Arab Bedouin Tribes. If he had to initiate a whole tribe, Prophet Muhammad (saw) would initiate only the Leader. With that single allegiance, the whole tribe would be included among those who have been initiated. It meant that Rasool'Allah (saw) dealt with them through their designated Leader. Just the same way, when Rasool'Allah (saw) deals with a Mureed, it is done through the Pir-o-Murshid of the person.

یہ بالکل ویسا ہے جیسا حضورﷺ عرب کے قبائلی علاقوں کے سرداروں کے ساتھ نِظام فرماتے تھے۔ اگر آپﷺ نے پورے قبیلے کی بیعت لینی ہوتی، تو حضورﷺ محض اُن کے سَردار کو بیعت میں لیتے۔ اور اِسی طرح ہی پورے قبیلے کے لوگ آپﷺ کی بیعت میں

شامل ہو جاتے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہﷺ، سب گاؤں والوں سے اُنہی کے سردار کی صورت میں مُعاملات کرتے تھے۔ اِسی طرح، جب رسول اللہﷺ ایک مرِید کے ساتھ معاملہ رکھتے ہیں، تو آپﷺ اُس شخص کے پِیر و مرشِد کی صورت میں معاملات کرتے ہیں۔

Thus, Sarkar Baba Sahib (ra) has helped us understand that the dreams or spiritual messages of Sarkar Aala Hazrat (ra) were not just limited to the personhood of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) but, by the blessings of the Holy City of Madinah al-Munawwarah, behind the apparent form was Hazrat Sarkar-e-Do-Aalam (saw), Himself.

لہذا، اِس بات سے سرکار بابا صاحبؒ نے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد کی کہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے خواب یا روحانی الہامات محض حضرت یوسف شاہ باباؒ کی شخصیت تک ہی محدود نہیں تھے، بلکہ مدینہ المنورہ جیسے مقدس شہر کی برکات سے، پسِ پردہ سرکارِ دو عالمﷺ خود تھے۔

This dream happened on a Thursday night. The following day, for Friday Prayers, Sarkar Aala Hazrat (ra) entered through Baab-e-Jibreel. He was seated somewhere close to the Blessed Feet of Sarkar-e-Do-Aalam (saw). He felt someone behind him was trying to get his attention by

nudging him slightly. He assumed that perhaps because of the crowd behind him, someone was nudging him to move forward. So he moved forward a little. The same nudging, however, continued repeatedly, and he kept moving forward.

آپ کو یہ خواب جمعرات کی رات میں آیا تھا۔ اگلے روز، سرکار اعلیٰ حضرتؒ جمعہ نماز پڑھنے کے لیےِ بابِ جبریل سے مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہوئے۔ آپ سرکارِ دو عالم ﷺ کے پائے مُبارک کے قریب ہی کہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کو محسوس ہوا کہ پیٹھ پیچھے سے آپ کو کوئی ہلکی ہلکی ٹھوکر لگا کر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے سوچا کہ شاید پیچھے ہجوم ہونے کی وجہ سے آپ کو کوئی آگے بڑھنے کا اشارہ کر رہا ہے۔ تو آپ تھوڑا آگے ہوگئے۔ تاہم، آپ کو مسلسل پیٹھ پر سے ٹھوکریں لگتی رہیں اور آپ آگے ہوتے چلے گئے۔

Eventually, he reached very close to Rawdah Mubarak (Prophet Muhammad (saw)'s Resting Place). Even then, the nudges continued. So he turned around and saw an elderly Majzoob (absorbed in a singular focus on Allah (SWT), devoid of any worldly matters,) weeping quietly but profusely. His eyes were red, and he seemed not aware of what was happening around him. He had his feet pointed towards Rawdah Mubarak, gazing at him intently and steadily. He was still nudging Sarkar Aala Hazrat (ra) with his

feet. Sarkar Aala Hazrat (ra) then understood that perhaps he wasn't signaling him to move forward. But instead, Sarkar Aala Hazrat (ra) recalled what Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) had told him in his dream,

بالآخر، آپ روضہ مُبارک (حضرت محمد ﷺ کی آرام گاہ) کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ لیکن پھر بھی آپ کو ٹھوکریں لگتی رہیں۔ آپ پیچھے کی طرف مڑے تو ایک بزُرگ مجذوب نُما آدمی (اللہ تعالیٰ کی یکسوئی توجہ میں مستغرق، عموماً دنیا سے بے نیاز) کو دیکھا جو بغیر آواز کیے زار و قطار رو رہا تھا۔ اُس کی آنکھیں لال تھیں اور ایسا لگ رہا تھا جیسے اُسے دُنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہیں۔ اُس بزرگ کے پَیر روضہ مُبارک کی طرف تھے اور وہ آپ کو غور سے دیکھتا جا رہا تھا اور ابھی بھی سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو اپنے پَیروں سے ٹھوکر مار رہا تھا۔ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو پھر سمجھ میں آیا کہ شاید وہ اُنہیں آگے بڑھنے کا اشارہ نہیں کر رہا تھا، بلکہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو حضرت یوسف شاہ باباؒ کی خواب میں کہی ہوئی بات یاد آتی ہے کہ،

"Whatever is Acquired Here,

Comes Only After a Jolt."

"یہاں جو کچھ بھی ملتا ہے،
ٹھوکر کے بعد ہی ملتا ہے۔"

Sarkar Aala Hazrat (ra) never revealed what he received as a result of this Jolt. People have speculated that Sarkar Aala

Hazrat (ra) acquired Sarkar Baba Sahib (ra), and perhaps this is what was being alluded to as *"acquired."* (Only Allah Almighty Knows the Full Truth!)

سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے یہ کبھی نہیں بتایا کہ اُن کو اس ٹھوکر کے بعد کیا مِلا۔ لوگوں کا گُمان ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو سرکار بابا صاحبؒ ملے، اور شاید یہ اِس ہی بات کا اشارہ تھا۔ (واللہُ اعلمُ بالصَّواب!)

Here it is important to mention another dream that Sarkar Aala Hazrat (ra) and his Pir-Bhai, Janab Nawab Rahat Saeed Chattari (ra), a Khalifa of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra), saw simultaneously.

یہاں پر ایک اور خواب کا ذکر کرنا بھی ضروری ہو گا جو سرکار اعلیٰ حضرتؒ اور اُن کے پِیر بھائی، جناب نواب راحت سعید چھتاریؒ، جو حضرت یوسف شاہ باباؒ کے خلیفہ بھی تھے، کو بیک وقت ایک ساتھ نظر آیا تھا۔

Hazrat Rahat Chattari (ra), popularly known as Rahat-e-Yousufi (ra), was not only Sarkar Aala Hazrat (ra)'s childhood friend and Pir-Bhai but also highly regarded as the only authenticated and certified Qalandar by Hazrat Yousuf ul Auliya (ra). The dream was that Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) had returned and was asking both Sarkar Aala Hazrat (ra) and Hazrat Rahat Chattari (ra) together,

حضرت راحت چھتاریؒ المعروف راحتِ یوسفیؒ نہ صِرف سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے بچپن کے دوست اور پِیر بھائی تھے، بلکہ آپ انتہائی مُستند، مُعتبر، اور باسند قلندر بھی تھے۔ اس بات کی سَند حضرت یوسف الاولیاءؒ نے خود فرمائی تھی۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت یوسف شاہ باباؒ پردہ نشینی سے واپس لوٹ آئے ہیں اور سرکار اعلیٰ حضرتؒ اور حضرت راحت چھتاریؒ دونوں سے پوچھتے ہیں،

"I have come back. Now the two of you
decide at whose house I should stay."

"میں آگیا ہوں، اب تم دونوں فیصلہ کرلو کہ تم دونوں میں سے کس کہ گھر رُکوں۔"

In this dream, there was a discussion between Sarkar Aala Hazrat (ra) and Hazrat Rahat Chattari (ra).

اس خواب میں سرکار اعلیٰ حضرتؒ اور حضرت راحت چھتاریؒ کے مابین مکالمہ ہوتا ہے۔

Hazrat Rahat Chattari (ra) said to Sarkar Aala Hazrat (ra),

حضرت راحت چھتاریؒ، سرکار اعلیٰ حضرتؒ سے فرماتے ہیں کہ،

"Look, I live alone in my house. There is no one else. What I mean is that you have children in your house. There is a lively

atmosphere there. So, in my opinion, Sarkar (Hazrat Yousuf Shah Baba (ra)) should stay in your house."

"دیکھو، میں تو اپنے گھر میں اکیلا رہتا ہوں۔ اور کوئی بھی نہیں، لیکن تمہارے، یعنی سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے گھر تو بچے ہیں اور رونق ہے۔ اِس لئے میرا خیال ہے کہ سرکار (حضرت یوسف شاہ باباؒ) کوتمہارے گھر ہی رہنا چاہیے۔"

Now from the spiritual connection of Sarkar Baba Sahib (ra) with Sarkar Aala Hazrat (ra), it becomes clear that when Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) spiritually started staying at the symbolic house of Sarkar Aala Hazrat (ra), the Blessings of the Yousufi Nisbat constantly flowed like a river, from Sarkar Aala Hazrat (ra) through to Sarkar Baba Sahib (ra).

اب سرکار بابا صاحبؒ کی سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے ساتھ رُوحانی نِسبت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب حضرت یوسف شاہ باباؒ، روحانی طور پر، سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے علامتی گھر میں رہنے لگے، تو یوسفی نِسبت کے فیضان کا دریا، سرکار اعلیٰ حضرتؒ سے بہتے ہوئے، سرکار بابا صاحبؒ سے مسلسل جاری و ساری رہا۔

This brings to mind a Manqabat written by Hazrat Zaheen Shah Baba (ra) in his Book, Lam'Aat-e-Jamaal:

اِس بات سے ایک مَنقبت یاد آتی ہے جو حضرت ذہین شاہ باباؒ نے اپنی کتاب، لَمعَاتِ جَمال میں لکھی تھی:

"Nahi Hei Farq Yousuf Shah, Tajuddin Baba Mein
Kabhi Hei Mauj Mein Darya, Kabhi Hei Mauj Darya Mein"

"نہیں ھے فرق یوسف شاہ، تاج الدین بابا میں
کبھی ھے موج میں دریا، کبھی ھے موج دریا میں"

"There's No Difference Between
Yousuf Shah and Tajuddin Baba.
Sometimes the River is in a Rapture,
Sometimes There Are Waves Within the River."

Here, it is necessary to introduce Hazrat Rafeeq Azizi Yousufi (ra) in greater detail to provide a context for what transpired between him and Sarkar Aala Hazrat (ra).

سرکار اعلیٰ حضرتؒ اور اُن کے مابین کیا معاملہ پیش آیا، اس بارے میں سیاق و سباق فراہم کرنے کے لیے، یہاں پر حضرت رفیق عزیزی یوسفیؒ کا تفصیلی تعارُف مُفید ہو گا۔

Hazrat Rafeeq Azizi (ra) was a gifted professional copyright editor. As such, he was instrumental in finalizing all of Hazrat Zaheen Shah Baba (ra)'s books and as the Chief Editor of the monthly *"Taaj Risalah."*

بطور ایک پیشہ ور کاتِبِ نقل و مرتب، حضرت رفیق عزیزیؒ ایک خداداد قابلیت رکھنے والے مصنف اور ایڈیٹر تھے۔ انہوں نے حضرت ذہین شاہ باباؒ کی تمام کتابوں کو حتمی شکل دینے کے ساتھ ہی ساتھ ماہانہ شائع ہونے والے "تاج رِسالہ" کے چیف ایڈیٹر کے طور پر بھی خدمات سر انجام دیں۔

Hazrat Rafeeq Azizi (ra) was Sarkar Baba Sahib (ra)'s Chacha-Pir who once unintentionally interrupted Sarkar Baba Sahib's nightly Zikr practice. He observed that all of Sarkar Baba Sahib (ra)'s limbs separated physically, one from the other, but the Zikr continued.

حضرت رفیق عزیزیؒ، سرکار بابا صاحبؒ کے وہ چچّا پِیر تھے جو سرکار بابا صاحبؒ کے رات میں ذکر و اشغال کے دَوران، ایک مرتبہ انجانے میں مُخل ہو گئے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ سرکار بابا صاحبؒ کے

تمام اعضاء جسمانی طور پر، ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے ہیں لیکن ذکر کی مشق پھر بھی جاری رہی۔

Seeing this, Hazrat Rafeeq Azizi (ra) was rather incredulous. So he disclosed and discussed his unusual experience with Sarkar Aala Hazrat (ra) at length. In conclusion, he shared with Sarkar Aala Hazrat (ra) that he had encountered a remarkable number of Dervishes but had never seen anything like this up until that day.

یہ منظر دیکھ کر، حضرت رفیق عزیزیؒ ایک غیر یقینی جیسی کیفیت میں مبتلاءِ ہو گئے۔ اس لیے اُنہوں نے اِس غیر معمولی واقعے کے بارے میں سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو بتایا اور اس پر کافی طویل گفتگو کی۔ آخر میں، اُنہوں نے سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو بتایا کہ اُن کا کئی درویشوں کے ساتھ سامنا ہوا ہے لیکن آج تک ایسا ہوتے کبھی بھی نہیں دیکھا۔

18. Janab Rahat-e-Yousufi Qalandar (ra)

جناب راحتِ یوسفی قلندرؒ

Hazrat Rahat Chattari Yousufi (ra) was mentioned in the previous chapter as a dear Pir-Bhai of Sarkar Aala Hazrat (ra). Let's learn a bit more about this extraordinary Personality and his pivotal role in Silsila-e-Yousufiyah.

سابقہ باب میں حضرت راحت چھتاری یوسفیؒ کا ذکر بطور سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے پیارے پیِر بھائی سے کیا گیا تھا۔ آیئے اِس نرِالی شخصیت کے بارے میں اور سِلسِلہ یوسفیہ میں اُن کے انتہائی اہم کِردار کے بارے میں مزید جانتے ہیں۔

His full name was Nawab Rahat Saeed Khañ Chattari (ra). He was the eldest of the three sons of the renowned Ahmad Saeed Khañ Chattari (ra), commonly known as Nawab Chattari (ra).

آپ کا پورا نام نواب راحت سعید خاں چھتاریؒ تھا۔ آپ، احمد سعید خاں چھتاریؒ جنہیں عمومی طور پر نواب چھتاریؒ کے نام سے جانا جاتا تھا، کے تین فرزندوں میں سے سب سے بڑے فرزند تھے۔

Nawab Chattari (ra) was a very dear friend of Hazrat Masum Ali Khañ (ra), Beloved Father of Sarkar Aala Hazrat (ra), long before he stepped onto the Sufi Path. Their children were also very friendly with each other, specifically Hazrat Rahat Yousufi (ra) and Sarkar Aala Hazrat (ra), who became best friends. They were teenagers when the family members of Nawab Chattari became Mureedeen of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra).

نواب چھتاریؒ، راہِ طریقت میں داخل ہونے سے کافی پہلے سے ہی حضرت معصوم علی خاںؒ، سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے پیارے والدِ محترم، کے بہت عزیز دوست تھے۔ آپ کے بچوں کے درمیان تعلقات بھی کافی دوستانہ تھے۔ بالخصوص حضرت راحت یوسفیؒ اور سرکار اعلیٰ حضرتؒ، جن کے درمیان کافی گہرا دوستانہ ہو گیا تھا۔ وہ ابھی اپنی نوجوان عمری میں تھے کہ جب نواب چھتاریؒ کا خاندان حضرت یوسف شاہ باباؒ کا مرُید ہو گیا۔

His best friend, Hazrat Masum Ali Khañ (ra), learned about this and became a Talib (not a Mureed in the traditional sense but a devoted student) of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra). Although Hazrat Masum Ali Khañ (ra) had already taken Bay'at in Silsila-e-Warisiyah, he advised his Son, Sarkar Aala Hazrat (ra), to take Bay'at with Hazrat Yousuf Shah (ra). His Initiation into Silsila Yousufiyah has been described, in detail,

by Sarkar Aala Hazrat (ra) in his Book, *Sarkar Namah*, available free on the website (https://silsilayousufi.com).

آپ کے دوست، حضرت معصوم علی خاںؒ کو جب اِس بارے میں معلوم ہوا تو وہ بھی حضرت یوسف شاہ باباؒ کے طالب (روایتی لحاظ سے مرید نہیں، بلکہ عقیدت مند شاگرد) ہو گئے۔ اگرچہ آپ خود سِلسِلہ وارثیہ میں پہلے ہی سے بیعت ہو چُکے تھے، لیکن انہوں نے اپنے فرزند سرکار اعلیٰ حضرتؒ کو حضرت یوسف شاہ باباؒ کے ہاتھوں بیعت ہونے کی صلاح دی۔ سِلسِلہ یوسفیہ میں آپ کی بیعت کی مکمل تفصیل سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے اپنی کتاب سرکار نامہ میں بیان کی ہے، جو کہ بغیر کسی معاوضہ کے (https://silsilayousufi.com) ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

After being initiated into the Silsila, both Hazrat Rahat Yousufi (ra) and Sarkar Aala Hazrat (ra) became even closer as Pir-Bhais. They were no longer just best friends but also Spiritual Brothers and Followers of the same Sheikh with remarkably similar outlooks and personalities.

سِلسِلہ میں بیعت ہونے کے بعد، حضرت راحت یوسفیؒ اور سرکار اعلیٰ حضرتؒ بحیثیت پیر بھائی ایک دوسرے کے اور بھی قریب ہو گئے۔ اب آپ دونوں محض گہرے دوست ہی نہیں رہے، بلکہ ایک جیسا

نُقطہ نظر اور شخصیت رکھنے والے روحانی بھائی اور ایک ہی شیخ کے پیروکار بن گئے تھے۔

Their professional pursuits took them to different places. Sarkar Aala Hazrat (ra) was in the Pre-Partition British Army Intelligence and was posted to Peshawar (NW Frontier, now in Khyber Pakhtunkhwa). At the same time, Hazrat Rahat Yousufi (ra) remained busy and frequently traveled throughout British India as Lieutenant Colonel. They came together when Sarkar Yousuf Shah Baba (ra) became critically ill and accompanied him to Karachi, where, after a few days, he passed on to be with his Creator.

آپ دونوں کی پیشہ ورانہ سرگرمیوں کی وجہ سے آپ نے مُختلف علاقوں کا سفر کیا۔ سرکار اعلیٰ حضرت انڈیا اور پاکستان کی تقسیم سے قبل برطانوی فوج کی انٹیلی جنس میں تھے اور آپ کی تعیناتی پِشاوَر (شمالی مغربی سرحد، موجودہ خیبر پختونخواہ کی حدود) میں کی گئی تھی؛ جبکہ حضرت راحت یوسفیؒ بحیثیت لیفٹینٹ کرنل برطانوی انڈیا میں حالتِ سفر میں ہی مصروف رہتے تھے۔ جب سرکار یوسف شاہ باباؒ کی طبیعت انتہائی ناساز ہو گئی تو آپ دونوں اِکٹھے ہوئے اور سرکار یوسف شاہ باباؒ کو کراچی لے گئے۔ جہاں پہنچ کر کچھ ہی دِنوں بعد سرکار یوسف شاہ باباؒ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

According to *Sarkar Namah*, the biographical account of the life of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) written by Sarkar Aala Hazrat (ra), it is evident that Hazrat Yousuf Shah (ra) had a desire to be in Pakistan. In his own words,

سرکار نامہ کے مطابق، حضرت یوسف شاہ بابا ؒ کی سوانح حیات جسے سرکار اعلیٰ حضرت ؒ نے تحریر کیا، اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت یوسف شاہ بابا ؒ کو پاکستان میں رہنے کی خواہش تھی۔ آپ کے اپنے الفاظ تھے،

"Hey, why are you people going around looking here for a hole in the ground to bury me in? My dirt is not of this place. My head is in Pakistan! My feet are in Pakistan! Take me to Pakistan! and write to all my children to get to Pakistan as soon as possible! The longer anyone takes to get there, the more loss (regret) they will bear!"

”ارے تم لوگ میرے لیے یہاں کہاں گڑھے ڈھونڈتے پِھر رہے ہو؟ میری مَٹی یہاں کی نہیں ہے۔ میرا سَر پاکستان میں ہے، اور میرے پَیر پاکستان میں ہیں۔ مُجھے پاکستان لے چلو! اور میرے سب بچوں کو لکھ دو کہ جلد از جلد پاکستان پُہنچ جائیں۔ جو جتنی دیر میں پُہنچے گا، اُتنے ہی نقصان میں رہے گا۔“

After the formation of Pakistan, Hazrat Rahat Yousufi (ra) joined the Pakistan National Senate initially in an advisory role and later as a Senator. After many decades of exemplary service, he retired around 1962. But it was a very short-lived retirement as President Zulfiqar Ali Bhutto, who needed his help, urged him to get back into a diplomatic role once again. But Hazrat Rahat Yousufi (ra) was most reluctant since he had absolutely decided to leave diplomatic work behind to pursue other important ventures in his life.

پاکستان کے قِیام کے بعد، حضرت راحت یوسفیؒ نے شروع میں پاکستان کی قومی سینیٹ میں بحیثیت مشیر شمولیت اختیار کی اور پھر بعد میں بطور ایک سینیٹر کے خدمات پیش کیں۔ کئی دہائیوں تک مثالی خدمات پیش کرنے کے بعد، آپ ۱۹۶۲ء میں ریٹائر ہو گئے۔ مگر آپ کی یہ ریٹائرمنٹ بہت ہی مختصر عرصہ پر مشتمل تھی، کیونکہ صدرِ مملکت ذوالفقار علی بھٹو، جنہیں آپ کی مزید خدمات کی ضرورت تھی، اُنہوں نے آپ کو سفارتی کردار میں دوبارہ سے اپنی خدمات پیش کرنے پر زور دیا۔ حضرت راحت یوسفیؒ بضد رہے کیونکہ اُنہوں نے سفارتی کام کو پیچھے چھوڑ کر اپنی زندگی کے اہم معمولات میں مشغول ہونے کا پُختہ فیصلہ کر لیا تھا۔

The President, however, persisted and persuaded Hazrat Rahat Yousufi (ra) to be the Pakistani Ambassador to Jordan.

The winning argument was that the Royal Family in Jordan, Sadaat (from Prophet Muhammad (saw)'s lineage), needed help. Upon hearing this, Hazrat Rahat Yousufi (ra) finally agreed and served admirably, as an Ambassador, during even the most trying times, like Jordan's Black September (Jordanian Civil War) in the 1970s.

تاہم، صدرِ مملکت بضد رہے اور حضرت راحت یوسفیؒ کو اُردن میں بطور پاکستانی سفیر خدمات سر انجام دینے پر آمادہ کیا۔ آپ کو آمادہ کرنے والی جو بات تھی، وہ یہ تھی کہ اُردن میں شاہی خاندان سادات (جن کا تعلق حضرت محمدﷺ کے نسب سے تھا) کو مدد چاہیے تھی۔ یہ بات سُنتے ہی، حضرت راحت یوسفیؒ بالآخر آمادہ ہو گئے اور ۱۹۷۰ء کی دہائی میں، بحیثیت سفیر، اُردن کے بلیک ستمبر (اُردنی خانہ جنگی) جیسے بد ترین حالات میں کافی برسوں تک قابلِ تعریف خدمات سر انجام دیں۔

It is said that someone asked Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) about the term *"Dhai Qalandar,"* which verbatim means *"Two and a Half Qalandars*". Where this term originated is unclear. It is used, however, to refer to the most famous Qalandars, namely, Hazrat La'al Shahbaz Qalandar (ra), Hazrat Bu Ali Shah Qalandar (ra), and Hazrat Qalandar Bibi Rabia Basri (ra). The term *"Dhai Qalandar"* conveys a false narrative and

a slight to point out that as a woman's testimony counts as half of that of a man's testimony in Sharia (Code of Civil Conduct), so does a woman's spiritual status count as a half. However, the issue underlying this expression was not discussed at all. Instead, a specific question was posed,

یہ کہا جاتا ہے کہ کسی شخص نے حضرت یوسف شاہ باباؒ سے لفظ "ڈھائی قلندر" کے بارے میں سوال کیا جس کا لفظی معنیٰ ہے "دو اور آدھا قلندر"۔ اِس اصطلاح کے ماخذ کے بارے میں ابہام ہے۔ تاہم، یہ اصطلاح بہت ہی معروف قلندروں، جیسا کہ حضرت لعل شہباز قلندرؒ، حضرت بو علی شاہ قلندرؒ، اور حضرت قلندر بی بی رابعہ بصریؒ کے حوالے سے استعمال کی جاتی ہے۔ "ڈھائی قلندر" کی اصطلاح ایک جھوٹا بیانیہ اور اِس بات کی طرف بھی تھوڑا بہت غلط اشارہ پیش کرتی ہے کہ جس طرح شریعتِ مطاہرہ (معاشرتی وَ ذاتی ضابطہ اخلاق) میں عورت کی گواہی کو مرد کی گواہی کے مقابلے میں نصف شُمار کیا جاتا ہے، اِسی طرح عورت کا روحانی مقام بھی نصف ہی شمار ہوتا ہے۔ تاہم، اِس اظہارِ رائے کا بنیادی مسئلہ کبھی بھی زیر بحث نہیں آیا۔ بعوض اِس کے، ایک مخصوص سوال سامنے آیا،

“Sarkar, why are there only these Two and a Half Qalandars made famous around the world? Aren’t there any others who attained this Spiritual Status?”

”سرکار، دُنیا میں یہ ڈھائی قلندر ہی کیوں مشہور ہوئے؟ کیا اور کوئی قلندر کے مقام کو نہیں پہنچے؟“

To this, Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) replied,

اِس کے جواب میں، حضرت یوسف شاہ باباؒ نے فرمایا،

“Why Not? Who said that only a few attained the status of Qalandar? Innumerable people in the world achieved this level. In fact, if you’ve not met a Qalandar in your life, just turn and see Rahat sitting with you all. He is an active and complete living, breathing Qalandar.”

”کیوں نہیں؟ کس نے کہا کہ دنیا میں صرف چند ہی لوگوں نے قلندکا رتبہ حاصل کیا؟ دنیا میں بیشُمار لوگوں نے یہ مقام پایا ہے۔ اصل میں، اگر تم نے اپنی زندگی میں قلندر کو نہیں دیکھا، تو اپنے ساتھ بیٹھے راحت کو دیکھ لو۔ یہ پورا جیتا جاگتا قلندر ہے۔“

This was an epic insight for all in the Silsila of an existing reality in their midst, a discovery of the highly elevated status of Hazrat Rahat Chattari Yousufi (ra), as a Qalandar that had been just revealed by Sarkar Yousuf Shah Baba (ra).

یہ سِلسِلہ میں سب افراد کے لیے اُن کے درمیان موجود ایک حقیقت کی دلچسپ بصیرت تھی؛ حضرت راحت سعید چھتاریؒ کا بحیثیت ایک قلندر کے بُلند پایہ مقام کا انکشاف جس کو سرکار یوسف شاہ باباؒ نے ابھی ابھی ظاہر کیا تھا۔

Here is a miraculous occurrence that also reveals the true spiritual status of Hazrat Rahat Chattari (ra). During wartime in Amman, Jordan, the entire country was plunged into darkness due to the defense forces turning off the electricity because of the war. There was however, something very strange happening at Hazrat Rahat Yousufi (ra)'s residence. His neighbor was the American Ambassador, Harrison Matthew Symmes.

ایک کراماتی واقعہ، جو حضرت راحت چھتاریؒ کے حقیقی روحانی مقام کا انکشاف کرتا ہے، قارئین کے لیے پیش کرتا ہوں۔ اُردن کے شہر عمان میں، دَورانِ جنگ، وہاں کی دفاعی افواج نے جنگ کی وجہ سے بجلی بند کر دی جس سے پورا ملک تارِیکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ تاہم، حضرت راحت یوسفیؒ کی رہائش گاہ پر کچھ بہت ہی غیر معمولی ماجرا چل رہا تھا۔ آپ کا ہمسایہ، امریکی سفیر ہیریسن میتھیو سیمز تھا۔

As everyone was hunkered down while the thunderous bombardment was taking place, Harrison Symmes could hear

loud music and smell the strong aroma of barbeque coming from next door. He peeked over the wall that separated the two residences. He was astounded to see all the lights on and Ambassador Chattari (ra) singing along with the radio, blaring Sinatra while grilling on the barbeque. When Hazrat Rahat Yousufi (ra) noticed him, he invited him over.

جب ہر کوئی گرجدار بمباری کے دَوران ڈَر کے مارے اپنے گھٹنوں کے بَل بیٹھا تھا، تو ہیریسن سیمز کو اپنے ہمسائے کے گھر سے موسیقی کی اونچی آوازیں اور باربی کیو کی لذّت بھری شدید مہک آ رہی تھی۔ اُس نے دونوں گھروں کے درمیان والی دیوار سے جھانک کر دیکھا تو وہ تمام لائٹس کو روشن دیکھ کر، سفیر چھتاریؒ کو گرِل پر باربی کیو بناتے اور ریڈیو کے ساتھ اونچی آواز میں سناٹرا گاتے دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ جب حضرت راحت یوسفیؒ نے اُن کو دیکھا تو آپ نے اُن کو اپنی رہائش گاہ پر آنے کی دعوت دی۔

At first, Harrison Symmes ducked, out of embarrassment, for peeking over the wall. But Hazrat Rahat Yousufi (ra) said something to the effect that he can see him no matter how many walls he hides behind. Hazrat Rahat Yousufi (ra) asked him not to use the door as the security would wonder what was going on and to just climb over the wall. The American Ambassador accepted the invitation and dined with Hazrat

Rahat Yousufi (ra). Experiencing this highly unusual event, he realized there was something very different about this man, like no one Harrison Symmes had ever met.

پہلے تو ہیریسن سیمز دیوار سے جھانکنے کی وجہ سے شرم کے مارے آنکھیں نہیں مِلا پا رہا تھا۔ لیکن حضرت راحت یوسفیؒ نے کچھ ایسی با اثر بات کہی کہ وہ آپ (ہیریسن سیمز) کو دیکھ سکتے ہیں چاہے آپ کتنی ہی دیواروں کے پیچھے چُھپ جائیں۔ حضرت راحت یوسفیؒ نے اُن سے درخواست کی کہ آپ دروازے سے نہ آئیں کیونکہ سیکورٹی والے شُبہ کریں گے کے یہاں کیا چل رہا ہے، اور یہ کہ آپ دیوار پھلانگ کر ہی آ جائیں۔ اُس امریکی سفیر نے دعوت قبول کی اور حضرت راحت یوسفیؒ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا۔ اِس انتہائی غیر معمولی واقعے کو دیکھتے ہوئے، امریکی سفیر کو محسوس ہوا کہ اِس شخص کے حوالے سے کچھ بات بہت ہی مختلف ہے اور یہ کہ ہیریسن سیمز پہلے کبھی ایسے شخص سے نہیں مِلا تھا۔

Harrison Symmes and his wife became very good friends with Hazrat Rahat Yousufi (ra) as time passed. The Ambassador and his wife often consulted with Hazrat Rahat Yousufi (ra), as he became their unofficial mentor.

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، ہیریسن سیمز اور اُس کی اہلیہ حضرت راحت یوسفیؒ کے بہت اچھے دوست بن گئے۔ امریکی سفیر اور اُس کی اہلیہ دونوں اکثر اوقات حضرت راحت یوسفیؒ سے مشاورت لیتے رہتے تھے؛ اور آپ اُن دونوں کے بِن کِہلائے رہنُما بن گئے۔

One more very interesting incident. Hazrat Rahat Yousufi (ra) used to perform Umrah Pilgrimage every two to three years. In 1983, upon learning of his preparations for Umrah, Sarkar Baba Sahib (ra) decided to pay him a farewell visit during the daytime. The timing of this visit was very unusual for Sarkar Baba Sahib (ra) because, during the day, Hazrat Rahat Yousufi (ra) was mostly busy working with government officials. So Sarkar Baba Sahib (ra) usually visited him at night when Hazrat Rahat Yousufi (ra) was usually free. On that day, as Sarkar Baba Sahib (ra) was making his way to the residence's entrance, Hazrat Rahat Yousufi (ra) was coming out. They saw each other, and as usual, Hazrat Rahat Yousufi (ra) gave Sarkar Baba Sahib (ra) a warm hug and said in an excited voice,

قارئین کی دلچسپی کے لیےِ ایک اور انتہائی دِلچسپ واقعہ پیشِ خدمت ہے۔ حضرت راحت یوسفیؒ ہر دو سے تین سال بعد عمرہ کی قصد فرمایا کرتے تھے۔ ۱۹۸۳ء میں، جب سرکار بابا صاحبؒ کو اُن کی عمرہ کرنے کی تیاریوں کا علم ہوا تو آپ نے دن میں جا کر اُن کے ساتھ

ایک الوداعی مُلاقات کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ سرکار باباصاحبؒ کا یہ فیصلہ بہت ہی غیر معمولی تھا کیونکہ دن میں حضرت راحت یوسفیؒ ہمیشہ اپنے سرکاری کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ لہذا، سرکار بابا صاحبؒ آپ سے رات ہی کو مُلاقات کیا کرتے تھے، جب حضرت راحت یوسفیؒ عموماً اپنی مصروفیات سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔ اُس دن، جب سرکار بابا صاحبؒ اُن کی رہائش گاہ کی دہلیز سے اندر داخل ہو رہے تھے، تو حضرت راحت یوسفیؒ وہاں سے باہر آ رہے تھے۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہمیشہ کی طرح حضرت راحت یوسفیؒ نے سرکار بابا صاحبؒ کو گلے سے لگایا اور با آوازِ بُلند فرمایا،

"Oh, Mehmood! It's good that you've come.
I was just thinking of you."

"ارے، محمود! اچھا ہوا تم آگئے۔
ابھی میں تمہیں ہی یاد کررہا تھا۔"

Sarkar Baba Sahib (ra) smiled, put a garland of flowers around him, and said,

سرکار بابا صاحبؒ مُسکرائے اور آپ کو پھولوں کی مالا پہنائی اور فرمایا،

"May this Umrah be a great blessing for you."

"آپ کو عُمرہ بہت مُبارک ہو۔"

Upon hearing this, Hazrat Rahat Yousufi (ra) replied,

یہ سُن کر، حضرت راحت یوسفیؒ نے جواباً فرمایا،

"Do you know Mehmood? When meeting one's Pir, it's like performing a Hajj. And when meeting a Chacha-Pir, it's like completing an Umrah. So Brother, our Umrah has been completed."

"پتا ہے محمود؟ جب پِیر سے مُلاقات ہوتی ہے، تو ایسے جیسے حج پورا ہو گیا۔ اور جب چچّا پِیر سے مُلاقات ہوتی ہے، تو ایسے جیسے عُمرہ ہو گیا۔ تو بھائی، ہمارا بھی عُمرہ ہو گیا۔"

He gave Sarkar Baba Sahib (ra) another big hug. Sarkar Baba Sahib (ra) kissed his hand to leave. As Sarkar Baba Sahib (ra) returned to the car, he saw Hazrat Rahat Yousufi (ra) turn around to return to his residence. Someone asked if he had forgotten something at home. Hazrat Rahat Yousufi (ra) replied,

اُنھوں نے ایک بار پھر سرکار بابا صاحبؒ کو زور سے گلے لگایا۔ سرکار بابا صاحبؒ نے اُن کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور وہاں سے چلے گئے۔ جب سرکار بابا صاحبؒ اپنی گاڑی کی جانب واپس آ رہے تھے، انھوں نے حضرت راحت یوسفیؒ کو واپس رہائش گاہ جاتے دیکھا۔ کسی شخص نے پوچھا کہ کیا وہ گھر پر کوئی چیز بھول گئے ہیں۔ حضرت راحت یوسفیؒ نے جواب دیا،

"Nothing has been forgotten. Didn't you see it? In the meeting with Mehmood, he specially put the flower garland on me. Our Umrah is completed! Now it is time to return home."

"نہیں کچھ نہیں بھولے۔ آپ نے دیکھا نہیں؟ محمود سے مُلاقات کے دَوران، اُس نے خاص طور پر مجھے مالا پہنائی۔ ہمارا عمرہ ہو گیا! اب واپس گھر چلو۔"

This was to be his last Umrah. Hazrat Rahat Yousufi (ra) passed on to his Heavenly Life on March 04, 1984.

یہ آپ کی زندگی کا آخری عمرہ تھا۔ حضرت راحت یوسفیؒ ۰۴ مارچ ۱۹۸۴ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

19. Albeyli Yousufi Coronation

البَیلی یُوسفی تاج پوشی

After relating all these events, Sarkar Aala Hazrat (ra) said to Sarkar Baba Sahib (ra),

اِن تمام واقعات کا ذکر کرنے کے بعد، سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے سرکار بابا صاحبؒ سے فرمایا۔

"From now on, you don't need anyone to come and see me."

"اب سے آپ کو کسی کے ذریعے سے
میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

Sarkar Aala Hazrat (ra)'s words clearly indicated that from now on, it was unnecessary for Hazrat Rafeeq Azizi (ra) or any other person to accompany Sarkar Baba Sahib (ra) as an intermediary. It was to be an entirely direct relationship between Sarkar Aala Hazrat (ra) and Sarkar Baba Sahib (ra).

یہ ایک واضح اِشارہ تھا کہ اب کے بعد سے، نہ ہی حضرت رفیق عزیزیؒ اور نہ ہی کسیِ اور شخص کو ثالِث کا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اب سے سرکار اعلیٰ حضرتؒ اور سرکار بابا صاحبؒ کے درمیان مکملِ طور پر براہِ راست نِسبت ہے۔

In 1981, a very special ceremonial event was held on the same day as Sarkar Aala Hazrat (ra)'s grandson's birthday. The family celebrated the birthday outside in the garden. However, those that he invited for this special ceremony were seated inside. The special ceremony started with reciting the Holy Quran, Fatiha, and Salaam (Salutations) to the Prophet (saw). In this gathering, there were Silsila Sheikhs from Karachi and elsewhere in Pakistan; Saints; Renowned Sufis, including Janab Anwar Bhai (ra), Hazrat Yousuf Shah Baba (ra)'s numerous Khulifa, those who had personally met Hazrat Tajul Auliya (ra), Elders who were contemporaries of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra), as well as Khulifa of various Salasil including Rehmaniyah, Qalandriyah, Ashrafiyah, Soharwardiyah, Chishtiyah, Niaziyah, Sabiriyah, and many others.

سَن ۱۹۸۱ء میں، سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے پوتے کی سالگرہ کے روز ہی ایک انتہائی خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خاندان والوں نے باہر کے باغیچے میں سالگرہ منائی۔ تاہم، جن لوگوں کو آپ نے خاص تقریب کے لیے مدعو کیا تھا، وہ سب اندر تشریف فرما تھے۔ اس خاص تقریب کا آغاز قُرانِ پاک کی تِلاوت، فاتِحہ، اور رسول اللہ ﷺ پر دُرود و سلام سے ہوا۔ تقریب میں کراچی اور پاکستان بھر کے بیشُمار سلاسِل کے مشائخ، درویش، معروف صوفیاء کرام، جن میں

جناب انور بھائیؒ، حضرت یوسف شاہ باباؒ کے کئی خُلفاء، وہ لوگ جنہوں نے حضرت تاج الاولیاءؒ سے بہ نفس نفیس مُلاقات کی تھی، وہ بزُرگ جو حضرت یوسف شاہ باباؒ کے ہم عصر رہے، اور اِن سب کے ساتھ ساتھ مُختلف سلاسل کے خُلفاء، جن میں رحمانیہ، قلندریہ، اشرفیہ، سہروردیہ، چِشتیہ، نیازیہ، صابریہ اور اعلیٰ اجمعین سبھی شامل تھے، سب نے تقریب میں بھرپور طریقے سے شرکت فرمائی۔

Sarkar Baba Sahib (ra) had already been granted Khilafat and Ijazat through Hazrat Zaheen Shah Baba (ra). However, in this Ceremony, he was proclaimed with the Ijazaat-e-Kul, Jaan-Nasheeni, and Khilafat of Silsila Albeyliyah Yousufiyah Tajiyah.

سرکار بابا صاحبؒ کو حضرت ذہین شاہ باباؒ کے ذریعے خِلافت و اجازت سے تو پہلے ہی نواز دِیا گیا تھا۔ تاہم، اس تقریب میں، اُنہیں اِجازتِ کل، جان نشینی، اور سِلسِلہ البیلیہ یوسفیہ تاجیہ کی خِلافت عطاء کی گئی۔

Something very important to note here is that although Khilafat-e-Zahiriyah is granted in this world. Sometimes, it's a form of honoring someone. Other times, it is, in fact, a manifestation of the Divinely determined Khilafat-e-Batiniyah. It is a type of Khilafat that has been a part of that individual's soul since the beginning. In short, not every

Khalifa has Khalifat-e-Batiniyah. But every Khalifa-e-Batin is a Khalifa, regardless of whether they are acknowledged or not by the masses. We try to make it easy for people to understand by saying simply that so and so has been granted Khilafat by such and such Sufi Sheikh. However, we must note that *"if"* we are speaking about Khalifat-e-Batiniyah, that person has always been a Khalifa, by the Divine Decree, that has only been publicly revealed now.

یہاں پر ایک بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اگرچہ خِلافتِ ظاہرہ اِس دنیا میں عطاء کی جاتی ہے۔ بعض اوقات، یہ کسی شخص کی تعظیم کرنے کی شکل ہوتی ہے۔ اور اِس سے ہٹ کر، یہ در حقیقت اللہ تعالٰی کی طرف سے تعین کردہ خِلافتِ باطنیہ کا ایک مظہر ہوتی ہے۔ ایک ایسی چیز، جو آغاز سے ہی اُس شخص کی روح کا ایک حصہ رہی ہو۔مختصر یہ کہ ہر خلیفہ کو خلافتِ باطِن حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن ہر خلیفہ باطن ایک خلیفہ ضرور ہوتا ہے، خواہ عوام الناس اُنہیں تسلیم کرے، یا نہیں۔ ہم لوگوں کو سادہ الفاظ میں، محض سمجھانے کی خاطرِ کہتے ہیں کہ، فلاں فلاں شخص کو فلاں فلاں پِیر صاحب سے خلافت عطاء ہوئی۔ ہمیں اِس چیز پر غور کرنا چاہیے کہ "اگر" ہم خلافتِ باطن کے بارے میں بات کر رہے ہیں، تو وہ شخص بطور حکمِ الٰہی،

ہمیشہ سے ہی ایک خلیفہ رہا ہے، بس عام لوگوں پر اس چیز کا انکشاف اب کیا گیا ہے۔

To celebrate this auspicious Ceremony, a special Mehfil-e-Sama was held. The Kaifiyaat (Spiritual Ecstasy) of many Sufi Dervishes was intense and overpowering.

اِس پُر فیض تقریب کو منانے کے لیے، ایک خاص محفلِ سماع منعقد کی گئی تھی۔ اور کئی صوفی درویشوں کی کیفیات (روحانی و جد نُما حالت) کا عالم یہ تھا کہ سنبھالے نہ سنبھلیں۔ جب مندرجہ ذیل مصرعہ پڑھا گیا،

"Kya Khoob Rangi Hei Mori Chundariya Baba Tajuddin Ne"

"کیا خوب رنگی ہے موری چنریا، بابا تاجُ الدّین نے۔"

"How Well Has Baba Tajuddin Colored My Wrap"

When the above verse was recited, the Kaifiyat of Sarkar Baba Sahib (ra) reached its climax, and he carried out the Sufi Whirling so intensely that it seemed that his feet started to ooze blood—some of the blood-stained the white sheets. Later, however, there were no cuts or scars found on Sarkar Baba Sahib (ra)'s feet.

تو سرکار بابا صاحبؒ کی کیفیت اپنے عروج پر تھی۔ اور آپ نے اِتنی شدّت سے رقص کیا کہ ایسا محسوس ہوا جیسے پَیروں سے ہلکا ہلکا لہو بہنا شروع ہو گیا ہو۔ کچھ لہو سُفید چادروں پر بھی لگا۔ تاہم بعد میں، سرکار بابا صاحبؒ کے پَیروں پر کسی قسم کے گھاؤ یا زخموں کے نشانات ظاہر نہیں تھے۔

After the Mehfil-e-Sama, Hazrat Rahat Chattari (ra), in his ecstatic, enraptured state, smiled and said to Sarkar,

محفلِ سماع کے بعد، حضرت راحت چھتاریؒ، عالمِ کیف و مستی میں، مُسکراتے ہوئے سرکار سے فرماتے ہیں،

"Oh, Mehmood?
Today you have colored us all in your color, La'al."

"ارے، محمود؟
تم نے تو آج ہم سب کو اپنے رنگ میں لال کردیا۔"

Generally speaking, people understand *"Laal"* to be the color Red, but in reality, it is a reference to *"La'al"* (same pronunciation, different spelling), which is a kind of diamond. It's the same as the use of La'al for Hazrat La'al Shahbaz Qalandar (ra).

عام طور پر، شاید لوگ "لال" کو سُرخ رنگ سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں، یہ "لعل" (ایک تلفظ، مُختلف اِملا) کا حوالہ ہے جو ایک ہِیرے کی قِسم ہے۔ یہ وہی لعل ہے جو حضرت لعل شہباز قلندرؒ کے نام میں زیرِ استعمال لایا جاتا ہے۔

Later, Hazrat Rahat Chattari (ra) shared that by the Divine Blessings of this Honor bestowed upon Sarkar Baba Sahib (ra), the spiritual stations of many had been elevated that night. Hearing this, Shaukat Bhaiyya Yousufi (ra) cried profusely, and one after another, all the Sheikhs came forward to shake hands, embrace and congratulate Sarkar Baba Sahib (ra).

بعد ازاں، حضرت راحت چھتاریؒ نے فرمایا کہ سرکار بابا صاحبؒ کو نوازے گئے اعزاز کی برکات اور فیوض سے بہتیرے بزرگوں کے مقامات اُس رات بُلند ہو گئے۔ یہ سُن کر، شوکت بھیّا یوسفیؒ زار و قطار روئے اور سبھی شیوخ، یکے بعد دیگرے، سرکار بابا صاحبؒ سے مصافحہ کرنے کے لیے چل کر آئے اور بغلگیر ہو کر مُبارکباد دی۔

From then on, a new phase started. Sarkar Baba Sahib (ra)'s Khilafat was inherent, but it had also been formally bestowed by Sarkar Aala Hazrat, Albeyle Shah Yousufi (ra), the Beloved Jaan-Nasheen of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra). As a result,

the Fountain of Grace and Blessings of Tajul Auliya (ra) continues to flow and benefit thousands of people and will, Insha'Allah, continue to serve many more into the years to come.

یہاں سے ایک نئے دَور کا آغاز ہوا۔ سرکار بابا صاحبؒ کی خلافت تو اُن کی روح میں پہلے ہی سے پیوست تھی۔ لیکن اب آپ کو سرکار اعلیٰ حضرت، البیلے شاہ یوسفیؒ، جو کہ حضرت یوسف شاہ باباؒ کے جان نشین تھے، اُن سے باضابطہ طور پر خِلافت عطاء ہوئی۔ جس کے نتیجے میں، فیضانِ تاج الاولیاءؒ کی برکات کا وہ چشمہ جاری ہوا جس سے ہزاروں لوگ مُستفید ہو رہے ہیں، اور اِنشاءاللہ آگے بھی ہوتے رہیں گے۔

Some years later, Sarkar Baba Sahib (ra) visited Ajmer Shareef at the request of Sarkar Aala Hazrat (ra), following a long-standing tradition of many South Asian Sufis. Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz (ra)'s response to Sarkar Baba Sahib (ra)'s visit to Ajmer was positively surprising, to say the least. The appointed Diwan Sahib (ra) (Gaddi-Nasheen) of Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz (ra) and a few other esteemed Custodians of the Holy Shrine at Ajmer such as Hazrat Haleem Chishti (ra) among them, were shown a spiritual vision of Sarkar Baba Sahib (ra) and ways to identify him among the masses gathered there. They were notified

that he should be revered with great honor and granted the important responsibility of being the Key-Bearer of the entire Dargah. During the Mehfil-e-Sama, they did precisely what they were instructed to do. They covered Sarkar Baba Sahib (ra) layer by layer, with all the colorful sheets that had been already layered on top of Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz (ra)'s Rawdah. The load kept increasing so they had to remove some of the sheets from Sarkar periodically. Finally, they dressed him up, ceremoniously, with a Dastaar (Honorary Headscarf) and presented him with the giant keyring, with the keys for the entire Dargah.

چند سالوں بعد، سرکار بابا صاحبؒ نے، بہت سے جنوبی ایشیائی صوفیاءِ کرام کی دیرینہ روایت پر عمل کرتے ہوئے، سرکار اعلیٰ حضرتؒ کی خواہش پر اجمیر شریف کا دَورہ فرمایا۔ سرکار بابا صاحبؒ کی اجمیر شریف میں تشریف آوری پر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا ردِ عمل مثبت انداز میں حیرت انگیز تھا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے مقرر کردہ دیوان صاحبؒ (گدّی نشین) اور اجمیر کی درگاہ مبارک کے چند بہت معزز نگران صاحبان، جن میں حضرت حلیم چشتیؒ بھی شامل تھے، کو سرکار بابا صاحبؒ کا روحانی منظر دکھایا گیا اور وہاں کے ہجوم میں اُن کی شناخت کرنے کے طریقے بتائے گئے۔ اُنہیں مطلع کیا گیا کہ آپ کا بہت ادب و احترام اور تعظیم کی جائے اور پوری درگاہ کا

کلید بردار ہونے کی اہم ذمہ داری سونپی جائے۔ اور محفلِ سماع کے دَوران، انہوں نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا کہ انہیں کرنے کو کہا گیا تھا۔ انہوں نے سرکار بابا صاحبؒ کو یکے بعد دیگرے وہ تمام رنگ برنگی چادریں پہنائیں جو کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے روضہ مبارک پر تہہ در تہہ چڑھی ہوئی تھیں۔ اِن چادروں کا وزن اتنا زیادہ ہو گیا کہ تھوڑی دیر بعد بہت سی چادریں جو سرکار بابا صاحبؒ نے اوڑھی ہوئی تھیں، انہیں اُتارنا پڑا۔ بالآخر، انہوں نے سرکار بابا صاحبؒ کی رسمی طور و طریقے سے دستار بندی کی اور انہیں چابیوں سے بھرا ہوا بہت بڑا کڑا پیش کیا گیا۔

To prevent any mishaps, the Custodians had made arrangements, ahead of time, with the local police for an escort for Sarkar Baba Sahib (ra). This was essential because the devotees at the Shrine tend to stampede towards those they believe have been blessed by Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz (ra) in the hopes of receiving blessings themselves.

کسی قسم کی بد نظمی سے بچنے کے لیے، درگاہ کے نگران صاحبان نے رسم ہونے سے پہلے ہی مقامی پولیس کے ساتھ مل کر سرکار بابا صاحبؒ کے لیے حفاظتی دستہ کے انتظامات کیے تھے۔ یہ ضروری تھا کیونکہ درگاہ پر عقیدت مند لوگوں کی طرف سے اکثر بھگدڑ مچ جاتی

ہے کہ وہ نعمتیں اور برکات حاصل کرنے کے لیے خود اُن کی طرف دَوڑ کر جائیں جنہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے فیضیاب فرمایا ہے۔

Hazrat Maulana Jami (ra) has stated it appropriately:

حضرت مولانا جامیؒ نے کِتنی صحیح بات کہی:

Farsi: *"Ta Daagh-e-Ghulamiy-e-To Daar-Aeym,*
Har Ja Keh Rav-Aeym Baadshah-Aeym"

فارسی: "تا داغ غلامیئے تو داریم،
ہر جا کہ رویم باد شاہیم"

Meaning: *"As Long as We Bear the Mark of His Servitude,*
We Remain Kingly Wherever We Go."

معنٰی: "جب تک ہم پر اُن کی غُلامی کا داغ لگا رہے گا،
ہم جہاں بھی جائیں گے، بادشاہی قائم رہے گی۔"

20. “The Prince Waits For No One”

”شہزادے کسی کا انتظار نہیں کیا کرتے“

During the Summer of 1981, about a year after *Taj Nagri* was established, Sarkar Aala Hazrat (ra) directed Sarkar Baba Sahib (ra) to make it his usual practice to visit Sehwan Shareef (a small town in Sindh Province, Pakistan) whenever possible. Sarkar Aala Hazrat (ra) noted that there was a great Blessed link between the Dargahs of Hazrat Usman Marwandi (ra), popularly known as Hazrat La’al Shahbaz Qalandar (ra) in Sehwan Shareef and Hazrat Khwaja Ghareeb Nawaz Moinuddin Chishti (ra) in Ajmer Shareef. He said that whenever he visited Sehwan Shareef, it felt exactly like being in Ajmer Shareef.

سن ۱۹۸۱ء کی گرمیوں میں، تاج نگری کے قیام کے تقریباً ایک سال بعد، سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے سرکار بابا صاحبؒ کو ہدایت فرمائی کہ وہ جب بھی ممکن ہو، سیہون شریف (صوبہ سندھ، پاکستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) جا کر حاضری پیش کرنے کو اپنا معمول بنا لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سیہون شریف میں موجود حضرت عثمان مروندی المعروف حضرت لعل شہباز قلندرؒ، اور اجمیر شریف میں موجود حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ، دونوں کی درگاہوں کے مابین ایک بہت

ہی پُر فیض ربط پایا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب بھی وہ سیہون شریف حاضری پیش کرنے گئے، انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے وہ اجمیر شریف میں ہی ہوں۔

Sarkar Baba Sahib (ra) had previously been to the Dargah of Hazrat La'al Shahbaz Qalandar (ra). However, his visits would have a different significance altogether now that Baba Sahib (ra) had been directed specifically by Sarkar Aala Hazrat (ra).

سرکار بابا صاحبؒ نے ماضی میں، حضرت لعل شہباز قلندرؒ کی درگاہِ اقدس پر حاضری پیش کی تھی۔ تاہم اب اُن کا وہاں جانے کا مطلب بالکل مختلف ہو گا کیونکہ اب سرکار بابا صاحبؒ کو سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے خصوصی طور پر ہدایت فرمائی تھی۔

Following this directive, Sarkar Baba Sahib (ra) made accommodation arrangements at a local Inn for the first of his many visits. It was his usual practice that whenever he visited a town with the intention of Ziarat (Pilgrimage to a Holy Place), he would first arrive at the place of stay, freshen up, do wudu, and head straight to the Dargah. In Sehwan Shareef, he followed the same etiquette.

اِس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے، سرکار بابا صاحبؒ کی متعدد حاضریوں میں سب سے پہلے دَورے کے دوران، انہوں نے ایک مقامی مسافر

خانہ میں رہائش کا انتظام فرمایا۔ یہ آپ کا معمول تھا کہ جب بھی آپ زیارت کی نیت سے کسی علاقے میں جاتے، تو پہلے آپ قیام کی جگہِ پر جاتے، وہاں تیاری کرتے، وضو فرماتے اور سیدھا درگاہ کی جانب چل دیتے۔ سیہون شریف میں بھی آپ نے یہی ادب اپنایا۔

It was just after Maghrib when he arrived in Sehwan Shareef by train. By the time he got ready and headed over to the Dargah of Hazrat La'al Shahbaz Qalandar (ra), the daily Drumming, known as *"Naubat,"* started as he was entering the Dargah. He paid his Respects and returned to the Inn.

آپ مغرب سے تھوڑی ہی دیر بعد، ریل گاڑی سے سیہون شریف پہنچے۔ جس وقت تک آپ تیاری فرما کر درگاہ کی جانب روانہ ہوئے اور جیسے ہی درگاہ میں داخل ہو رہے تھے تو؛ آئے روز ڈھول کا بجنا، جسے عمومی طور پر "نوبت" کہا جاتا ہے، شروع ہو گئی۔ آپ نے اپنی حاضری پیش کی اور واپس قیام گاہ لوٹ آئے۔

The following day, Sarkar Baba Sahib (ra) returned and discovered that there wasn't an appointed Gaddi-Nasheen. Instead, there was a select group of people who were helping take care of the Dargah. They belonged to the Lineage of the Mureedeen of Hazrat Usman Marwandi (ra), going back Centuries. Although there was no designated Gaddi-Nasheen,

there was one person, Hazrat Izzat Ali Shah (ra), who was a de facto spokesperson for the Dargah. He was very much like a Gaddi-Nasheen. So to pay his respects, Sarkar Baba Sahib (ra) went to his Residence.

اگلے روز، سرکار بابا صاحبؒ واپس گئے تو معلوم ہوا کہ درگاہ کا کوئی گدّی نشین ہی نہیں ہے۔ بجائے ایک گدّی نشین کے، لوگوں کی ایک خاص جماعت درگاہ کی دیکھ بھال میں مدد کر رہی تھی۔ اس خاص جماعت کا تعلق حضرت عثمان مروندیؒ کے صدیوں پہلے والے مریدین کی پیڑھی سے تھا۔ اگرچہ وہاں کوئی گدّی نشین مقرر نہیں تھا، لیکن ایک شخص جس کا نام حضرت عزت علی شاہؒ تھا، وہ دراصل درگاہ کے ترجمان تھے۔ وہ گدّی نشین کی طرح ہی تھے۔ لہذا، سرکار بابا صاحبؒ اُن کو سلام پیش کرنے اُن کی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

When he arrived there, those attending to the guests asked him to have a seat. At the time, Hazrat Izzat Ali Shah Sahib (ra) was busy with the other guests. Sarkar Baba Sahib (ra) waited for about an hour and a half when one of the servants, who had been assisting the visitors, requested Sarkar Baba Sahib (ra) to come back the following day because Hazrat Izzat Ali Shah Sahib (ra) was going to remain extremely busy and unavailable for the remainder of the day.

جب آپ وہاں پہنچے تو وہ لوگ جو مہمانوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے، انہوں نے آپ کو کرسی پر تشریف فرمانے کی درخواست کی جبکہ حضرت عزت علی شاہ صاحبؒ دیگر مہمانوں کے ساتھ مُلاقات کرنے میں مصروف تھے۔ سرکار بابا صاحبؒ کے تقریباً ایک گھنٹہ انتظار فرمانے کے بعد، ایک ملازم جو آئے ہوئے دوسرے مہمانوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا، اُس نے سرکار بابا صاحبؒ سے درخواست فرمائی کہ وہ اگلے روز مُلاقات کے لیے آجائیں کیونکہ حضرت عزت علی شاہ صاحبؒ بقیہ پورا دن انتہائی مشغول رہیں گے اور مُلاقات نہیں کر سکیں گے۔

Upon hearing this, Sarkar Baba Sahib (ra) requested him to convey the message,

یہ بات سُن کر، سرکار بابا صاحبؒ نے اُس شخص سے درخواست کی کہ وہ اُن کو پیغام پہنچا دیں،

"Please let him know that Baba had come."

"اُن کو بتا دیجئے گا کہ بابا آئے تھے۔"

Immediately, Sarkar Baba Sahib (ra) headed back to the Inn. It was a very hot Summer afternoon. Sarkar took a shower and went off to sleep. It was customary for the Mureedeen to lovingly Massage Sarkar Baba Sahib (ra) to provide him with

as much comfort as possible. While Siddique Bhai (ra) *(Sarkar Baba Sahib (ra)'s earliest Mureed, a close friend, and a confidant from College)* was doing so, he heard some people outside.

یہ کہتے ہی سرکار بابا صاحبؒ اپنی قیام گاہ پر واپس لوٹ گئے۔ یہ موسمِ گرما کی ایک شدید گرم دوپہر تھی۔ سرکار واپس پہنچ کر نہائے اور آرام کرنے چلے گئے۔ مریدوں کا یہ معمول تھا کہ وہ اُلفت بھرے انداز میں جتنا ممکنہ ہو سکے، سرکار کو آرام و سکون دینے کی خاطر انہیں دباتے تھے۔ جب صدیق بھائیؒ (سرکار بابا صاحبؒ کے ابتدائی مرید، ایک قریبی دوست، اور بااعتماد ساتھی، کالج کے زَمانے سے) سرکار کو دبا رہے تھے، تو اُنہوں نے باہر چند لوگوں کی آواز سُنی۔

So he came out and found some Jeeps parked there with about a couple dozen men milling around, some with rifles, as the bodyguards for the Government Officials assigned to the Dargah regarding the management of Awqaf (a Government Department that is responsible for looking after renowned Masajid, Shrines and other places of worship). Among them were also the Deputy Chief of Police with his Sentries, and Hazrat Izzat Ali Shah Sahib (ra).

چناچہ وہ باہر دیکھنے آئے اور دیکھا کہ کچھ جیپیں باہر کھڑی تھیں اور تقریباً ۲۵ لوگ، جن میں کچھ افراد بندوقوں کے ساتھ گھوم رہے تھے، اور وہ اوقاف (حکومتی اِدارہ، جو مقبول مساجِد، درگاہوں، اور باقی مذہبی عبادت گاہوں کی دیکھ بھال کرتا ہے) کی انتظامیہ کے سِلسلے میں درگاہ پر مامور سرکاری عہدے داروں کے لیے بطور محافظ کام کر رہے تھے۔ اُن میں حضرت عزت علی شاہ صاحبؒ کے ساتھ ساتھ پولیس کے ڈپٹی چیف بھی اپنے پولیس اہلکاروں کے ساتھ موجود تھے۔

The Official in charge approached Siddique Bhai (ra) and asked for Baba Saiiñ (an honorary Sindhi title for a Holy Sage),

آفیشل انچارج صاحب صدیق بھائیؒ کی طرف بڑھے اور بابا سائیں (بزرگانِ دین کے لیے ایک سندھی اعزازی لقب) کے بارے میں پوچھا،

"Is it possible to meet with Baba Saiiñ?"

"کیا بابا سائیں سے مُلاقات ہوسکتی ہے؟"

Siddique Bhai (ra) expressed his regrets that a meeting at that time was not possible because Sarkar Baba Sahib (ra) was resting. He would be up around Maghrib time. They were welcome to wait if they so wished.

صدیق بھائیؒ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سرکار بابا صاحبؒ آرام فرما رہے ہیں اس لیے ابھی ملاقات کرنا ممکن نہیں ہے۔ وہ مغرب کے وقت تک جاگ جائیں گے۔ اگر آپ انتظار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

They decided to wait until Sarkar was ready to meet with them. Upon meeting Sarkar Baba Sahib (ra), Hazrat Izzat Ali Shah Sahib (ra) kissed his Hand with great respect and apologized profusely, overcome with tears flowing down his cheeks. He expressed his profound apology from the bottom of his heart and explained,

انہوں نے فیصلہ کیا کہ جب تک سرکار ملاقات کے لیے تیار نہیں ہو جاتے، وہ انتظار کریں گے۔ جب سرکار بابا صاحبؒ سے ملاقات ہوئی تو دَورانِ مُلاقات، حضرت عزت علی شاہ صاحبؒ نے بڑے عزت و احترام کے ساتھ آپ کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور گالوں پر سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکتے ہوئے دریا دِلی سے معافی مانگی۔ انہوں نے دِل سے معذرت کا اظہار فرمایا اور وضاحت دی کہ،

“The Great Elder of our Silsila, who gets messages directly from Hazrat La’al Shahbaz Qalandar (ra), has reported that Qalandar Saiiñ (ra) is extremely upset with all of us. Qalandar Saiiñ (ra) was questioning:”

”ہمارے سِلسلہ کے عظیم بزرگ، جنہیں حضرت لعل شہباز قلندرؒ سے براہِ راست پیغامات موصول ہوتے ہیں، اُنہوں نے بتایا ہے کہ قلندر سائیںؒ ہم سب سے شدید ناراض ہیں۔ قلندر سائیںؒ اعتراض کر رہے تھے کہ“:

“How can you let Our Prince wait like that?

!! Prince(s), Wait For No One !!

As an admonishment for this misdemeanor,

Qalandar Saiiñ (ra) has ordered a halt to

Naubat Drumming for the next three days.”

”تم ہمارے شہزادے کو کیسے انتظار کروا سکتے ہو؟

!! شہزادے کسی کا انتظار نہیں کیا کرتے ہیں !!

اس سنگین جرم کی سزا کے طور پر، قلندر سائیںؒ

نے اگلے تین دن کے لِیے نوبت ڈھول بجانے سے

اجتنابی برتنے کا حکم دیا ہے۔“

This was the first time in recorded history that Naubat and Dhamaal (Daily Drumming) had to be postponed, unrelated to weather, political turmoil, or any other reason.

دستاویزی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ نوبت ڈھول اور دھمال کی رسم کسی موسمی خرابی، سیاسی سر گرمی، یا کسی اور وجہ سے ہٹ کر ملتوی کرنی پڑی۔

After this series of events, Hazrat Izzat Ali Shah Sahib (ra) became Sarkar Baba Sahib (ra)'s devoted friend, making sure that he paid several visits to attend to Sarkar Baba Sahib (ra) during each of his subsequent trips to Sehwan Shareef.

اِن سِلسلہ وار واقعات کے بعد، حضرت عزت علی شاہ صاحبؒ، سرکار بابا صاحبؒ کے بہت گہرے دوست بن گئے اور اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ سیہون شریف میں سرکار بابا صاحبؒ کے اگلے دَوروں میں متعدد بار سرکار بابا صاحبؒ سے مُلاقات کرنے آئیں۔

Sarkar Baba Sahib (ra) started to visit Sehwan Shareef at least once a year, if not twice or more. He allowed a sizable group of his Mureedeen to accompany him for some of these visits. Sarkar Aala Hazrat (ra) accompanied Sarkar Baba Sahib (ra) and a handful of his Mureedeen for one of these blessed occasions. On another occasion, Sarkar Aala Hazrat (ra) and his entire family accompanied Sarkar Baba Sahib (ra).

سرکار بابا صاحبؒ نے سال میں کم از کم ایک بار سیہون شریف جا کر حاضری پیش کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دَوروں کے دَوران، وہ اپنے مریدوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنے ساتھ آنے کی اجازت دیتے تھے۔ اِن مبارک دَوروں میں ایک مرتبہ سرکار اعلیٰ حضرتؒ، سرکار بابا صاحبؒ اور اُن کے چند مرِیدین کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ ایک اور

موقع پر، سرکار اعلیٰ حضرتؒ بمعہ اپنے پورے گھرانے کے سرکار بابا صاحبؒ کے ساتھ تشریف لے گئے۔

Each Sarkar Baba Sahib (ra)'s visit was a unique experience, filled with surprises and some delightful and spiritually significant occurrences. Such extraordinary phenomena have occurred wherever Sarkar has made Ziarat, including his visits to Thatta and Interior Sindh in Pakistan. Aside from these pilgrimages, he has also travelled to India, Iraq, Malaysia, Umrah to Saudi Arabia, and his migration to Canada and the United States of America. An overview of some of these visits will be found in other Chapters of this Book.

سرکار بابا صاحبؒ کا ہر دورہ ایک منفرد تجربہ ہوتا، جو کہ حیران کن، خوشگوار، اور روحانی طور سے بہت بامعنٰی ہوتا۔ جیسا کہ پاکستان میں ٹھٹھہ اور اندرونِ سندھ تشریف لے گئے۔ اسکے علاوہ آپ انڈیا، عراق، ملائیشیا بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے کینیڈا سے امریکہ ہجرت بھی کی، اور سَعُودی عرب، عمرہ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ غرض، ہر جگہ آپ سے حیرت انگیز واقعات رونما ہوئے۔ ان دوروں کے متعلق دیگر ابواب میں گفتگو بھی کی گئی ہے۔

21. Laying Foundations For the Astana

آستانے کی بُنیاد قائم کرنا

In those days, the people joined the Silsila in large numbers. It was felt that a gathering place was needed that would serve as an Astana. Akhtari Aapa and Muslim Bhai's household was the first to make an earnest request to Sarkar that their new house, which had not even been painted yet, be used as the Silsila Astana.

اُن دنوں جب لوگ جوق در جوق سِلسِلہ میں داخل ہوئے۔ تو اجتماع کے لیے ایک مرکز کی ضرورت در پیش آئی جو کہ بطور ایک آستانہ کام میں لایا جا سکے۔ ایک مخصوص گھرانے (مسلمؔ بھائی اور اختری آپا) نے سرکار بابا صاحبؒ سے پُر خلوص گزارش کرنے میں پہل کی کہ اُن کا نیا گھر جو ابھی رنگ و روغن بھی نہیں ہوا تھا، بطور سِلسِلہ کا آستانہ استعمال کیا جائے۔

Given their love and sincerity, Sarkar accepted their well-intended offer and genuine request. So the first Astana, named *"Taj Nagri,"* was inaugurated on March 15, 1980. There, people continued to join the Silsila in droves and received benevolent blessings. During this period which Sarkar Baba Sahib (ra) calls *"Jabri Bharti Ka Daur"* (Period of Forced Draft), the spiritual disposition of the Mureedeen was

similar to that of Sarkar. Everyone was in an extraordinary spiritual frame of mind and condition.

سرکار نے اُن کی محبت اور نیک نِیّتی کو دیکھتے ہوئے، اِس پُر خلوص گزارش کو قبول کر لیا۔ اِسی طرح، سِلسِلہ کا پہلا آستانہ، جِس کو "تاج نگری" کا نام دیا گیا، ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء کو قیام میں آیا۔ جہاں پر لوگ جوق در جوق سِلسِلہ میں داخل ہوتے گئے اور فیض پاتے گئے۔ اس دَور میں، جس کو سرکار "جَبری بھرتی کا دَور" کہتے ہیں، مرِیدوں کی روحانی کیفیات بھی سرکار کی عکاسی کرتی تھیں۔ ہر کوئی ذہنی، جذباتی، اور روحانی طور پر ایک عجیب و غریب کیفیت کا حامِل تھا۔

The period of *Taj Nagri* (1980 to 1986) was very special indeed. The Mureedeen of those days still relish the lasting memories of the good times enjoyed by one and all who visited there. Being the first Astana, there was much excitement to have a designated Gathering Place for the growing community of Mureeds. It quickly became a prominent place, with visitors and new people joining the Silsila daily. Best of all, Sarkar Baba Sahib (ra) was there a few days a week, available and accessible to all. This refuge was a great gift, as the central focal point for Spiritual Guidance from which all the Mureedeen benefited.

تاج نگری کا دَور (۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۶ء تک) در حقیقت بہت ہی خاص تھا۔ اُس دَور کے مریدین آج بھی اُن بہترین دنوں کی کبھی نا ختم ہونے والی یادوں سے محظوظ ہوتے ہیں، جو وہاں آنے والے سبھی لوگوں نے حاصل کی تھیں۔ بطور سب سے پہلا آستانہ، مریدوں کے بڑھتی ہوئی تعداد کے لیے ایک مخصوص اجتماعی جگہ کا ہونا سبھی کے لیے انتہائی خوشگوار احساس تھا۔ جلد ہی وہ آستانہ ایک نمایاں جگہ بن گیا، جس میں زائرین اور نئے لوگ روزانہ کی بنیاد پر سِلسِلہ میں شامل ہونے لگے۔ سب سے اچھی بات یہ تھی کہ سرکار بابا صاحبؒ ہفتے کے چند دن وہاں موجود ہوتے اور سبھی لوگ آپ تک آسانی سے رسائی حاصل کرتے تھے۔ روحانی رہنمائی کے لیے ایک نمایاں مرکز ہونے کے ناطے یہ ایک عظیم تحفہ تھا، جہاں سے سبھی مریدین مستفید ہو رہے تھے۔

In addition to the Mureeds, it was the place where countless contemporary Sufi Masters came to visit Sarkar Baba Sahib (ra). Many more came to attend the Mehfil-e-Sama to celebrate Urs Mubarak of the Sufi Saints related to the Yousufi Silsila. For such special occasions, Sarkar Baba Sahib (ra) would personally visit and invite the Sufi Elders to the various annual Urs Celebrations throughout the year and for the monthly Chabeeswaeen Shareef Celebrations.

مریدین کے علاوہ، یہ وہ مبارک جگہ تھی جہاں لا تعداد ہم عصر مشائخ سرکار بابا صاحبؒ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے تھے۔ مزید، یوسفی سِلسِلہ سے جڑے صوفی بزرگانِ دین کا عُرس منانے کے لیے بہت بڑی تعداد میں لوگ محفلِ سماع (قوالی کا مبارک اجتماع) میں شرکت کرتے تھے۔ اِن خاص تقریبات کے لیے، سرکار بابا صاحبؒ ذاتی طور پر سبھی صوفی بزرگان دین کے پاس جایا کرتے تھے اور انہیں مختلف سالانہ عُرس کی تقریبات کے ساتھ ساتھ ماہانہ منعقد ہونے والی چھبیسویں شریف میں شرکت کی دعوت بھی دیا کرتے تھے۔

Here, it is important to acknowledge that for all such travel needs, Sarkar Baba Sahib (ra) was always accompanied by his very close Mureed, Basheer Bhai (ra), a confidant and someone who was always on call to be of service. He took great pride in driving Sarkar Baba Sahib (ra) to various destinations throughout Karachi.

یہاں اس بات کو واضح کرنا اہم ہے کہ ایسی تمام سفری ضروریات کے لیے سرکار بابا صاحبؒ کے ساتھ ہمیشہ اُن کے بہت ہی قریبی مرید بشیر بھائیؒ ہوا کرتے تھے، جو کہ ایک قابلِ اعتبار مرید ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت گزار بھی تھے۔ وہ سرکار بابا صاحبؒ کو

کراچی بھر میں مختلف مقامات پر لے جانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

Like Sheikh Saadi (ra) says in his Literary Collection, *"Gulistan-e-Saadi"* (Saadi's Garden), which Sarkar often recites,

جِس طرح شیخ سعدیؒ اپنے ادبی مجموعہ "گُلستانِ سعدی" (سعدی کا باغ) میں فرماتے ہیں اور جو سرکار بھی اکثر پڑھا کرتے ہیں،

Farsi: *"Aey Kareemi Ke Az Khazana-e-Ghaib,*

Gabro Tarsa Wazeefa Khoor Daari,

Doostaañ Ra Kuja, Kuni Mehroom?

To Keh Ba Dushmanañ Nazar Daari."

فارسی: "اے کریمی کہ از خزانہِ غیب
گبرو تارسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کُجا کُنِی مِحروم؟
تو کہ با دُشمَناں نظر داری"

Meaning: *"O, Most Benevolent One,*

From Your Hidden Treasures,

You Distribute to the Wanting Needy Ones,

Regardless of Who They Are.

How Can Such Benevolence Be,

That Leaves Friends Disappointed?

Who Gazes at Even the Enemies With Mercy."

معنیٰ: "اے نہایت کرم کرنے والے،
اپنے غیب کے خزانے سے بانٹتا ہے
تو ترستے سِسکتے لوگوں کو، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔
ایسا بھلا کیسے وہ اپنے ہی دوستوں کو محروم کرے؟
جو اپنے دشمنوں کو بھی رحم کی نِگاہ سے دیکھتا ہے۔"

After *Taj Nagri*, several other Mureedeen offered their residences for the Special Gatherings. So the activities of the Silsila continued without interruption. Around the end of 1992, *Taj Nagri* was finally integrated into a more permanent location. The House of Quresha Aapa (ra) and Naseer Bhai (ra), which Sarkar Baba Sahib (ra) named *"Yousuf Nagar,"* in North Nazimabad, Karachi. *Yousuf Nagar* continues to be the current Blessed Astana, providing spiritual solace for one and all. Weekly Fatiha, Annual Urs and Monthly Chabbeesveen Shareef Celebrations, with Mehfil-e-Sama, continue to take place there regularly. Seekers of the Truth come to *Yousuf Nagar* to learn about the Sufi Spiritual Path; some join the Silsila and attend gatherings to be blessed there.

تاج نگری کے بعد، مریدین کی ایک بڑی تعداد نے خاص مجلسوں کے لیے اپنے اپنے گھروں کو پیش کیا۔ تاکہ، سِلسِلہ کی سرگرمیاں بغیر کسی رکاوٹوں کے جاری رہیں۔ سن ۱۹۹۲ء کے آخر میں، تاج نگری کو ایک

مزید مستقل رہائش میں ضم کر دیا گیا۔ نارتھ ناظم آباد کراچی میں
قُریشہ آپاؒ اور نصیر بھائیؒ کا گھر، جس کو سرکار بابا صاحبؒ نے "یوسف
نگر" کا نام دیا۔ تب سے یوسف نگر، موجودہ مقدس آستانہ کے طور پر
قائم ہے اور سبھی کے لیےِ روحانی سکون کی جگہ ہے۔ محفلِ سماع کے
ساتھ، ہفتہ وار فاتحہ، سالانہ عُرس، اور ماہانہ چھبیسویں شریف کی
تقریبات وہاں پر باقاعدگی سے منعقد ہوتی ہیں۔ طالبانِ حق یوسف نگر
میں صوفی راہِ طریقت کا علم حاصل کرنے آتے ہیں؛ جن میں سے کچھ
سِلسِلہ میں داخل ہو کر فیض پانے کے لیےِ اجتماعات میں شرکت کرتے
ہیں۔

For all the above achievements, we owe much gratitude to our dear devoted spiritual sisters and brothers, the early pioneers who helped establish *Taj Nagri*, and those individuals and families who continue to provide the much needed Spiritual Sanctuary for the Silsila to thrive at *Yousuf Nagar*. Their offer of selfless service has benefited one and all. The self-sacrifice of such exemplary and devoted people and the dedicated gathering places they care for greatly bless us all. May their legacy continue to flourish for all time through the Grace and Benevolence of Allah (SWT).

مندرجہ بالا کی تمام کامیابیوں کے لیےِ، ہم اپنے سبھی مخلص روحانی
بہنوں اور بھائیوں، تاج نگری کے قیام میں مدد کرنے والے رہبروں،

اور اُن افراد اور گھرانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو یوسف نگر میں سِلسِلہ کے فروغ کے لیۓ ایک انتہائی ضروری روحانی مقدّس مقام، مسلسل فراہم کر رہے ہیں۔ اُن سب کی بے لوث خدمات کے پیشِ نظر ہی سبھی لوگ مُستفید ہو رہے ہیں۔ ایسے مثالی اور مخلص لوگوں کا ایثار اور اُن کی اجتماع کے لیۓ وقف جگہوں کی دیکھ بھال، ہم سب کے لیۓ ایک نعمت ہے۔ دعا ہے کہ اُن کی یہ وراثت، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تا قیامت پھلتی پھولتی رہے۔

22. Stopover in Canada

کینیڈا میں عارضی قیام

The directive to go to America was given to Sarkar Baba Sahib (ra) a long time ago and was discussed with Hazrat Zaheen Shah Baba (ra). In 1986, however, Sarkar Baba Sahib (ra) received the definitive order to migrate to America. Sarkar Alaa Hazrat (ra) made the arrangements himself and Sarkar Baba Sahib (ra), with his family (meaning those few really close Mureedeen whom he considered as members of his household like Siddique Bhai (ra), Farida Aapa (ra) and their children), on November 17, 1986, traveled to New York City, and then over Buffalo, New York, USA.

سرکار بابا صاحبؒ کو امریکہ جانے کا اشارہ تو بہت زمانہ سے تھا جس کے بارے میں حضرت ذہین شاہ باباؒ کے ساتھ بھی گفتگو ہوئی تھی۔ تاہم، ۱۹۸۶ء میں، سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے بذاتِ خود اِنتظامات فرمائے اور سرکار بابا صاحبؒ بمعہ اپنے گھرانے (مطلب کے چند ایسے قریبی مریدین جن کو سرکار اپنا گھرانہ مانتے تھے، جیسا کے صدیق بھائیؒ، فریدہ آپاؒ، اور بچے) ۱۷ نومبر ۱۹۸۶ء کو نیو یارک امریکہ ہجرت کر گئے۔

The stay in Canada was short, only for a few months. There is, however, a really interesting story related to this stopover. When Sarkar went to the Canadian Embassy for a Canadian Visa in Islamabad, the Visa Officer refused the request. Sarkar Baba Sahib (ra), very politely, told him,

کینیڈا میں آپ کا قیام مُختصر اور چند ہی مہینوں پر مشتمل تھا۔ اس چند مہینوں کے مُختصر قیام کے ساتھ ایک بہت دِلچسپ واقعہ جُڑا ہے۔ جب سرکار کینیڈا کا ویزا لینے کے لیے اسلام آباد میں کینیڈین سفارت خانہ تشریف لے گئے، تو وہاں کے مُلازم نے ویزا فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ سرکار بابا صاحبؒ نے بڑے شائستہ انداز میں اس مُلازم کو فرمایا کہ،

"We had not come here to seek your permission but to inform you, instead, that we are going to Canada."

"ہم آپ سے اجازت لینے نہیں آئے، بلکہ صرف اطلاع دینے آئے ہیں، کہ ہم کینیڈا جا رہے ہیں۔"

Hearing this, the Visa Officer was truly annoyed. He had never heard anyone speak to him in such a definitive way. He said to Sarkar Baba Sahib (ra),

یہ بات سُن کر، وہ مُلازم بد مزاج ہو گیا۔ اُس کے ساتھ کبھی کسی نے اِس انداز میں بات نہیں کی تھی۔ اُس نے سرکار بابا صاحبؒ سے کہا کہ،

“I will see how you set foot on the ground there!”

”میں دیکھتا ہوں آپ کیسے وہاں کی
زمین پر قدم رکھتے ہیں۔“

Sarkar responded,

سرکار نے جواباً فرمایا کہ،

“We’re simply following the Official Directive (By Official or Sarkari, the Visa Officer understood Governmental business whereas Sarkar was referring to his own Nisbat).”

”ہم تو سرکاری حکم سے جارہے ہیں۔ (لفظ سرکاری سے، وہ مُلازم حکومتی معاملہ سمجھا لیکن سرکار اپنی نسبت کا حوالہ دے رہے تھے)۔“

Then Sarkar Baba Sahib (ra) made an utterly surprising promise,

پھر، سرکار بابا صاحبؒ نے اُس مُلازم کے ساتھ ایک حیرت اَنگیز وعدہ کَر لیا کہ،

“We will send you a postcard from there!”

”ہم تمہیں ضرور وہاں سے پوسٹ کارڈ بھیجیں گے!“

After saying this, Sarkar Baba Sahib (ra) left the Embassy, smiling.

یہ فرماتے ہی، سرکار بابا صاحبؒ سفارت خانے سے مُسکراتے ہوئے چلے آئے۔

Allah (SWT) fulfills all that Sarkar Baba Sahib (ra) says without a doubt.

بلاشُبہَ، اللہ تعالیٰ سرکار بابا صاحبؒ کی زُبان مُبارک سے نِکلی بات کو پورا کرتے ہیں۔

As a part of his North American Spiritual Work, Sarkar Baba Sahib (ra) first went to Canada, a neighboring country to the North of the United States to kickstart his work and to evaluate whether it was an appropriate venue for the needs of his Work. To assess the possibility, he met with some key people there, especially Dr. Mirza Qadeer Shah Baig (ra) who had played an important role, as his private vocation, in the introduction of Islam and specially the Sufi Path, to Canadians. From Buffalo, New York, Sarkar Baba Sahib (ra) called his Canadian Lawyer friend, Richard Boraks. The Lawyer made arrangements for Sarkar Baba Sahib (ra) and members of his Household to be taken across the border into Canada in the Lawyer’s car; some months had passed between the incident at the Embassy and this car trip to Canada.

نارتھ امریکہ میں اپنے روحانی کام کے فروغ کی خاطر، سرکار بابا صاحبؒ پہلے امریکہ کے شمال میں واقع ہمسایہ ملک کینیڈا گئے، تاکہ اپنے کام کا آغاز کریں اور یہ جائزہ بھی لیں کہ آیا یہ ان کے کام کی ضروریات کے لیے مناسب جگہ ہے، یا نہیں۔ ان امکانات کا جائزہ لینے کے لیے، آپ نے وہاں چند اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ جن میں بالخصوص ڈاکٹر مرزا قدیر شاہ بیگؒ شامل ہیں، جنھوں نے اپنے ذاتی شغلِ زندگی کے طور پر، اسلام اور بالخصوص راہِ طریقت کو کینیڈا کے مقامی لوگوں میں متعارف کروانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ بفیلو، نیو یارک سے سرکار بابا صاحبؒ نے اپنے کینیڈین وکیل دوست رچرڈ بوریکس کو بُلایا۔ اس وکیل نے سرکار بابا صاحبؒ اور اُن کے گھرانے کے افراد کو سرحد پار کر کے کینیڈا لے جانے کے انتظامات کیے۔ کینیڈا کی جانب، کار کا سفر اور سفارت خانے کے واقعے میں چند ماہ بِیت چُکے تھے۔

The Allah (SWT)'s Spiritual Order had set it up so that when the car stopped at the particular border checkpoint, Sarkar Baba Sahib (ra) encountered the same Visa Officer, after his demotion and transfer. That day, there was no hindrance to entering into Canada.

اللہ تعالیٰ کے نظامِ روحانیت کا ایسا کرنا ہوا کہ جب کار سرحد کے ایک مخصوص چیک پوائنٹ پر آ کر رُکی، تو وہاں سرکار بابا صاحبؒ کو وہی سفارت خانے والا مُلازم ملا، جس کی اب تنزُلی ہو گئی تھی۔ اُس

دِن، سرکار بابا صاحبؒ کو کینیڈا میں داخل ہونے پر کوئی روک ٹوک نہ ہوئی۔

There was a Gift Shop at that checkpoint. Sarkar Baba Sahib (ra) went in, bought a Christmas card, wrote a friendly greeting, *"Merry Christmas,"* signed and delivered it by hand to the said Visa Officer with this message,

اُسی چیک پوائنٹ پر ایک گِفٹ شاپ تھی۔ سرکار بابا صاحبؒ اُس گفٹ شاپ کے اندر گئے، ایک کرِسمس کارڈ خریدا، اُس کارڈ پر ایک دوستانہ جُملہ "میری کرِسمس" لکھا، اور دَستخط کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اُس مُلازم کو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ،

"We have fulfilled our promise."

"ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا۔"

As a response, the Visa Officer silently bowed his head and continued his work.

جس کے جواب میں وہ مُلازم خاموشی سے سَر جُھکاتے ہوئے اپنا کام کرنے لگ گیا۔

Having achieved his initial objective and after setting up a process for continuation of Fatiha and Urs Celebrations, he moved to New York and then to New Jersey. He became a Canadian Citizen in August 2000. He still holds dual

Citizenship of Canada and US, to continue his North American focus of bringing Spirituality to all possible.

اپنا ابتدائی مقصد حاصل کرنے اور فاتحہ اور عُرس کی مسلسل تقریبات کا عمل ترتیب دینے کے بعد، آپ نیو یارک اور پھر نیو جرسی کی طرف ہجرت کر گئے۔ آپ ۲۰۰۰ء میں کینیڈین شہری بن گئے۔ روحانیت کی تعلیم کو ہر ممکن شخص تک پہنچانے کے لیے نارتھ امریکہ میں اپنا کام جاری رکھنے میں آپ کے پاس ابھی بھی کینیڈا اور امریکہ کی دوہری شہریت حاصل ہے۔

Although Sarkar Baba Sahib (ra) has not visited Canada in recent years, he has maintained his close contact and relationship with his Mureeds who are still continuing with weekly Fatiha, Chabbeesveen Sharif and Annual Urs Celebrations. So Canada remains an ever active country that Sarkar Baba Sahib (ra) continues to pray for, thanks to his continued love, interest, and support.

اگرچہ حالیہ سالوں میں سرکار بابا صاحبؒ نے کینیڈا کا دَورہ نہیں فرمایا، لیکن آپ نے اپنے مریدین کے ساتھ قریبی رابطہ اور تعلق برقرار رکھا ہے، جو ابھی بھی ہفتہ وار فاتحہ، چھبیسویں شریف، اور سالانہ عُرس کی تقریبات مسلسل طور پر مناتے ہیں۔

23. Tempered State of Iztaghraq and Wajd

حالتِ اِستغراق وَ کفایتِ وَجدِ ثانی

After his seven-month visit to Pakistan in 1990, Sarkar Baba Sahib (ra) returned to America and settled in Parlin, New Jersey. It had been an emotionally demanding time for the family, as a whole, because they were grieving the loss of their Matriarch, Beloved Farida Aapa (ra), who had passed on to be with her Lord, on Eid-ul-Fitr, April 27, 1990. As time passed, things renormalized, as all family members tried to fulfill her wish and prayer to be happy and healthy as a united family, taking care of each other, with love and devotion, under the guidance of her Beloved Master, Sarkar Baba Sahib (ra).

سن ۱۹۹۰ء میں، آپ پاکستان میں سات مہینوں پر مشتمل قیام فرمانے کے بعد امریکہ واپس چلے آئے اور پارلن نیو جرسی میں مقیم ہوئے۔ یہ وقت جذباتی طور پر تمام گھرانے کے لیے کافی کٹھن تھا۔ سبھی کے لیے اپنی شاہ بیگم، فریدہ آپا سے بچھڑنے کا غم ابھی تازہ تھا، جو ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء کو عیدالفطر کے روز اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، حالات بھی معمول پر آتے گئے، اور تمام گھرانے کے افراد آپ کی آرزو اور دعا کو پورا کرنے کی کوشش میں

لگ گئے، جو یہ تھی کہ اپنے محبوب شیخ سرکار بابا صاحبؒ کی رہنمائی میں محبت اور خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے سبھی بطور ایک متحد گھرانا، خوش و خرم رہیں۔

The Propagation of the Silsila flourished in New Jersey as it has in many other places. Alongside this success, there was a significant transformation in his spiritual disposition. In August of 1992, Sarkar Baba Sahib (ra) again started becoming inclined toward a state of Istaghraq. The word *"again"* is used here specifically as a similar state was experienced by Sarkar Baba Sahib (ra) during his time in Punjab earlier in his service for the Silsila mentioned in an earlier chapter. Although, this time, his state of Istaghraq was completely under his control, and seemed very similar to those who had been with him since then.

جس طرح سلسلہ کی تبلیغ دیگر جگہوں پر پھلی اور پھولی تھی، بالکل اسی طرح نیو جرسی میں بھی اِس کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اِس کامیابی کے ساتھ ہی ساتھ، سرکار کے روحانی مزاج میں بھی کافی نمایاں تبدیلی پیش آئی۔ سن ۱۹۹۲ء کے اگست میں، سرکار بابا صاحبؒ دوبارہ سے حالتِ استغراق کی جانب مائل ہونا شروع ہو گئے۔ یہاں "دوبارہ" کا لفظ خاص طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ ایسا، اِس لیے،

کیونکہ پہلے بھی ایک اس سے ملتی جلتی کیفیت سرکار بابا صاحبؒ کو پنجاب میں اُن کی خدمتِ خلق کے دوران طاری ہوئی تھی، جس کا تذکرہ پچھلے باب میں کیا گیا ہے۔ اگرچہ، اس بار کی حالتِ استغراق پوری طرح اُن کے اختیار میں تھی، اور جو لوگ تب سے آپ کی صحبت میں تھے، اُن کو نہایت ملتی جُلتی لگی۔

Before, he would stay up for days and nights, with fervent conversations on the Ways and Means of Tasawwuf, the Sufi Spiritual Path. Now, increasingly, he adapted to being silent more and more unless someone asked him a question or engaged him in a conversation. He started to wear a Headscarf and a Jubba, which is somewhat like a full-length Robe.

پہلے، کیفیت یہ ہوتی تھی کہ آپ تصوف، صوفی راہِ طریقت کے طریقوں اور ذرائع کو تفصیل میں واضح کرنے کی خاطر دن و رات جاگتے اور دَرس دیتے رہتے۔ مگر اب، آپ زیادہ تر خاموش رہنا پسند کرتے جب تک کہ کوئی شخص آپ سے کوئی سوال نہ پوچھے یا آپ کو کسی گفتگو میں شامل نہ کرے۔ آپ نے عمامہ اور جُبّہ پہننا شروع کر دِیا جو کہ ایک طرح کا لمبا سا کرتا ہوتا ہے۔

During this period, an especially engaging occasion for Sarkar Baba Sahib (ra) was when Hazrat Achan Miañ Niazi

(ra) visited him. He was the Son of Hazrat Maulana Abdul Qadir Niazi (ra). The very same Hazrat Maulana Abdul Qadir Niazi (ra), who was a close friend of Sarkar Yousuf Shah Baba (ra) as well as his contemporary. Hazrat Achan Miañ Niazi (ra)'s father had presented him to Sarkar Yousuf Shah Baba (ra) to raise him as his own Mureed. At the time, Sarkar Aala Hazrat (ra) was also around Sarkar Yousuf Shah Baba (ra). So the two became very close friends. Sarkar Baba Sahib (ra) knew Hazrat Achan Miañ Niazi (ra) well and was very fond of him. Hence, his visit was special, a wonderful opportunity to reminisce and remember the earlier times.

اِس دَور میں، سرکار بابا صاحبؒ کے لیۓ ایک انتہائی خاص موقع تب پیش آیا جب حضرت اچھن مِیاں نیازیؒ آپ سے ملاقات کرنے تشریف لائے۔ حضرت اچھن مِیاں نیازیؒ، حضرت مولانا عبد القادر نیازیؒ کے فرزند تھے۔ وہی حضرت مولانا عبد القادر نیازیؒ، جو کہ سرکار یوسف شاہ باباؒ کے بہت قریبی دوست، اور ہمِ عَصر تھے۔ آپ کے والدِ محترم، حضرت مولانا عبدالقادر نیازیؒ نے آپ کو سرکار یوسف شاہ باباؒ کے ہاں پیش فرمایا، کہ سرکار یوسف شاہ باباؒ آپ کو اپنے مرُید کی طرح پالیں اور پرورش کریں۔ اُس وقت، سرکار اعلیٰ حضرتؒ بھی سرکار یوسف شاہ باباؒ کے ساتھ میں ہوا کرتے تھے۔

لہذا، وہ دونوں بہت اچھے دوست بن گئے تھے۔ سرکار بابا صاحبؒ بھی حضرت اچھن میاں نیازیؒ کو اچھی طرح جانتے تھے اور محبت بھی رکھتے تھے۔ لہذا، اُن کا یہ دَورہ، ماضی کی یادیں تازہ کرنے کا بہترین موقع ہونے کی بدولت، آپ کے لیے بہت خاص تھا۔

There is a very intriguing story about Hazrat Achan Miañ Niazi (ra). It is said that while visiting the United States, he asked one of his Mureedeen to take him for a drive. The Mureed was thrilled to have such an opportunity to serve his Sheikh, and so was his friend who accompanied them. During the drive, Hazrat Achan Miañ Niazi (ra) kept giving them directions to turn right, left, keep going straight, and so on, without specifying the destination. Thus, they drove all the way from New York City to Chicago, a distance of about 800 miles. Hazrat Achan Miañ Niazi (ra) then asked them to drive him around the City of Chicago and take him back to New York City.

حضرت اچھن میاں نیازیؒ کے متعلق ایک انتہائی دلچسپ واقعہ قارئین کی دلچسپی کے لیے پیشِ خدمت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہ امریکہ کا دَورہ کر رہے تھے، انہوں نے اپنے مریدین میں سے ایک مرید کو فرمایا کہ وہ اُن کو گاڑی میں گھمانے لے جائے۔ اُس مرید کو اپنے شیخ کی خدمت کرنے کا ایسا موقع پا کر بے انتہا خوشی ہوئی، اور جو دوست

اُن کے ہمراہ تھا، وہ بھی بہت خوش ہوا۔ سفر کرتے دَوران، حضرت اچھن میاں نیازیؒ، منزل کا بتائے بغیر انہیں راستے میں دائیں یا بائیں مڑنے یا پھر سیدھا چلتے جانے کی ہدایت دیتے رہے۔ اسی طرح، انہوں نے نیو یارک سے شکاگو تک کا لگ بھگ ۸۰۰ میل کا فاصلہ طے کیا۔ حضرت اچھن میاں نیازیؒ نے انہیں فرمایا کہ وہ انہیں شکاگو شہر کے ارد گرد سیر کرا کر واپس نیو یارک شہر لے جائیں۔

Why and how that trip happened? Only Allah Almighty knows best. Hazrat Achan Miañ Niazi (ra)'s entire visit to the United States may appear to be a random act, but it was most definitely a spiritually purposeful one. A clue to this fact is that, surprisingly, a few months after Hazrat Achan Miañ Niazi (ra) had returned to Pakistan, Sarkar Baba Sahib (ra) also visited the City of Chicago three times. These visits were during the height of his State of Iztaghraq. He stayed there for two to three weeks each time. Upon his return from his final Chicago visit of that era, he wrote the following Ghazal,

یہ سفر کیوں اور کیسے ہوا؟ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضرت اچھن میاں نیازیؒ کا امریکہ کا مکمل دَورہ بظاہر تو محض ایک بے مقصد فعل لگتا ہے، لیکن در حقیقت، یہ فعل روحانی طور پر با معنٰی تھا۔ ایک اشارہ تو اس حقیقت کی طرف جاتا ہے کہ، حیران کن طور پر، حضرت

اچھن میاں نیازیؒ کے پاکستان واپس لوٹ جانے کے کچھ مہینے بعد، سرکار بابا صاحبؒ نے بھی شکاگو کے شہر کا تین مرتبہ دَورہ فرمایا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب آپ کی حالتِ استغراق عروج پر تھی۔ آپ نے اپنے ہر دَورے کے دَوران، دو سے تین ہفتے تک وہاں قیام کیا۔ شکاگو میں اس علاقے کے آخری سفر سے واپسی پر، آپ نے مندرجہ ذیل غزل تحریر فرمائی۔

24. Immersion Into Poetry

مُستَغرِقِ کلام

Urdu to English Transliteration:

Apni Salaat Ishq Hei, Apna Salaam Aur Hei
Apni Sharab Hei Alag, Aur Apna Jaam Aur Hei

Jab Se Utha Hei Parda Toh, Raaz Yeh Ayaañ Hua
Zaat Ke Har Zahoor Par, Zaat Ka Naam Aur Hei

Manzilo Peh Ishq Ki, Khul Gaya Hei Aik Raaz
Ishq Ke Har Maqaam Par, Unka Payaam Aur Hei

Tann Hei Nayaam Mann Hei Tegh, Tumko Magar Khabar Nahi
Keh Zarb-e-Tegh Aur Hei, Zarb-e-Nayaam Aur Hei

Toor Toh Ek Jism Hei, Moosa Hei Misl-e-Rooh Magar
Tann Ki Zuban Aur Hei, Mann Ka Kalaam Aur Hei

Mehmood-e-Yousufi Suno, Rasm-e-Khirad Ko Chord Do
Ke Tumhari Subh Aur Hei, Tumhari Shaam Aur Hei

اردو:

اپنی صلاۃ عِشق ہے، اپنا سلام اور ہے
اپنی شراب ہے الگ، اور اپنا جام اور ہے

جب سے اُٹھا ہے پردہ تو، راز یہ عیاں ہوا
ذات کے ہر ظہور پر، ذات کا نام اور ہے

منزِلوں پہ عِشق کی، کُھل گیا ہے ایک راز
عِشق کے ہر مقام پر، اُن کا پیام اور ہے

تَن ہے نیام مَن ہے تیغ، تم کو مگر خبر نہیں
کہ ضربِ تیغ اور ہے، ضربِ نیام اور ہے

طور تو ایک جِسم ہے، موسیٰ ہے مثلِ روح مگر
تَن کی زُبان اور ہے، مَن کا کلام اور ہے

مِحمودِ یوسفی سُنو، رسمِ خِرد کو چھوڑ دو
کہ تمہاری صبح اور ہے، تمہاری شام اور ہے

English Translation:

Our worship (Salaat) is divine love (Ishq). Our greeting (Salaam) is distinct. Our wine (Sharab) is unique. And our wine glass (Jaam) is something different altogether.

Since the veil (Parda) has lifted, this hidden secret (Raaz) has emerged. With every revelation (Zahoor) of the essence (Zaat), its designation (Naam) is something different altogether.

At the stations (Manzil) of divine love (Ishq), the unraveling (Khul) of a mystery (Raaz) has occurred. At every stage (Maqaam) of divine love (Ishq), the divine message (Payaam) is something different altogether.

The body (Tann) is the sheath (Nayaam), and the soul (Mann) is the sword (Tegh), although you are unaware. That the strike of the sword (Zarb-e-Tegh) is one thing. The blow of the sheath (Zarb-e-Nayaam) is something different altogether.

Mount Sinai (Toor) is just a physical body. Moses is the personification of the soul (Misl-e-Rooh), however...The call of the body (Tann Ki Zuban) is one thing. The dialogue of the heart (Mann Ka Kalam) is something else altogether.

Most Praised of the Yousufi (Mehmood-e-Yousufi), listen! Let go of the ways of traditional rationale (Rasm-e-Khirad). For your dawn (Subh) is one of a kind, and your dusk (Shaam) is something else altogether.

This Ghazal may appear to be an extemporaneous poetic expression, but it has a much deeper possible significance. Generally, it has been a significantly common practice among Sufi Masters to use poetry to communicate their spiritual insights and experiences. This is because, in addition to the mind, the spiritually inspired poetry (Kalam) is felt more so by the Heart and appeals to the Soul of the serious Seekers. These poetic writings capture the essence of the divinely inspired revelations in an encapsulated manner, just like the Traditions of the Prophet (saw). The Holy Quran itself is the Divine poetic expression of the Truth. So, in the same manner, expressions of Truth by the way of poetry have been an eternal part of human nature since the dawn of time.

یہ غزل، بظاہر تو ایک برجستہ شاعرانہ تاثر پیش کرتی ہو گی، لیکن اس کا معنٰی اُس سے کئی گنا زیادہ گہرا ہے۔ عمومی طور پر، صوفی شیوخ کا اپنے روحانی وجدان اور تجربات کو شاعری کی صورت میں بیان کرنا ایک عام معمول رہا ہے۔ کیونکہ ذہن کے علاوہ، وہ شاعری (کلام) جو روحانی طور پر متاثر کن ہو، وہ دل کو زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہے، اور سنجیدہ طالبوں کی روح کو پر کشش لگتی ہے۔ یہ اشعار، حضرت محمد ﷺ کی احادیث کی طرح، مختصر انداز میں خدائی وحی کو اپنے اندر سموتے ہیں۔ جیسے قرآن مجید خود بھی حقیقت کا ایک الہیٰ

شاعرانہ اظہار ہے۔ اُس ہی طرز کے سبب، شاعرانہ انداز سے حقیقت بیان کرنا، ذاتِ انسانیت کی ایک بہت ہی قدیم صفت رہی ہے۔

There are innumerable examples of great Sufi Masters, like Hazrat Maulana Rumi (ra), Hafiz Shiraz (ra), Kabeer (ra), Attar (ra), Bulleh Shah (ra), Hallaj (ra), and Khusrau (ra), who have, in their native languages, produced voluminous poetic writings concerning the Divine Realities. What is different with Sarkar Baba Sahib (ra)'s poetry is that his native language is not Urdu. He comes from a family where Urdu wasn't spoken. Since childhood, he has been speaking English and hearing Burmese, Farsi, Bengali, and Urdu from the people around him. Here, he did not just write the Ghazal in Urdu but repeated the verses daily for weeks. He even composed its tune and would hum it often. So it had great meaning and significance for him.

حضرت مولانا رومیؒ، حضرت حافظِ شیرازؒ، حضرت کبیر داسؒ، حضرت فرید الدّین عطّارؒ، حضرت بابا بُلھے شاہؒ، حضرت منصور حلاجؒ، اور حضرت امیر خسروؒ جیسے بیشمار صوفی بزرگانِ دین کی مثالیں موجود ہیں جنھوں نے اپنی مادری زبانوں میں خدائی حقائق کے متعلق بڑی کثیر تعداد میں شاعرانہ تحریریں لکھ چھوڑی ہیں۔ جو فرق سرکار بابا صاحبؒ کی شاعری میں ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کی مادری زبان اُردو نہیں

ہے۔ آپ کا تعلق ایسے خاندان سے ہے جہاں اردو نہیں بولی جاتی تھی۔ بچپن سے ہی، آپ انگریزی بولتے آئے ہیں۔ اور اپنے ارد گرد کے لوگوں سے برمی، فارسی، بنگالی، اور اردو سنتے آئے ہیں۔ آپ نے یہ غزل محض اُردو میں لکھی ہی نہیں تھی، بلکہ آپ ان مصرعوں کو روزانہ کی بنیاد پر کئی دنوں تک دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ، آپ نے اِس کی دُھن بھی قائم کی اور اکثر اسے گنگناتے بھی تھے۔ لہذا، آپ کے لیے یہ بہت پر معنٰی اور اہمیت کی حامل تھی۔

This purposeful expression and preoccupation with the Ghazal became even more apparent when he met with his friend Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) a few months later in Karachi, Pakistan. Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) shared one of his own poems with him. Intriguingly, it had the identical *"Radeef"* (Aur Hei) ending to each stanza. After reciting his poem, Sarkar Baba Sahib (ra) requested Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) to recite aloud the above Ghazal. Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) was mesmerized while doing so.

غزل کے متعلق یہ پُر معنٰی اظہار اور استغراق اُس وقت اور مزید واضح ہوا تھا جب آپ کی ملاقات، کچھ ماہ بعد کراچی میں، آپ کے دوست حضرت گلِ بھائی وارثیؒ سے ہوئی۔ حضرت گلِ بھائی وارثیؒ نے اپنی ہی لکھی ہوئی ایک غزل آپ کو پیش کی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ

اس غزل کے ہر بند کے آخر میں بھی ایک جیسا ہی ردیف (اور ہے) تھا۔ جب انہوں نے اپنی غزل سرکار کو سنا دی، تو سرکار بابا صاحبؒ نے حضرت گلِ بھائی وارثیؒ سے مندرجہ بالا غزل اونچی آواز میں پڑھنے کی درخواست فرمائی۔ حضرت گلِ بھائی وارثیؒ اِسے پڑھتے دَوران بہت مسحور ہوئے۔

It seemed like a literary sharing of poems between two poet friends. But knowing that Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) had also been in the State of Iztaghraq, it is more than likely that it was also a meaningful spiritual exchange. The real significance is only known to them and not worth speculating.

ایسا لگتا ہے جیسے یہ دو شاعر دوستوں کے مابین غزلوں کا محض ایک ادبی اشتراک تھا۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ حضرت گلِ بھائی وارثیؒ بھی حالتِ استغراق میں تھے، تو یہ بھی کافی ممکن ہے کہ یہ بامعنی روحانی مبدل بھی تھا۔ حقیقی اہمیت سے تو وہ ہی واقف ہیں اور یہ بات اس قابل بھی نہیں کہ ہم قیاس آرائیاں کرتے پھریں۔

By 1993, Sarkar Baba Sahib (ra) had transitioned back from Istaghraq to Sulook (State of Spiritual Progress). Sarkar Aala Hazrat (ra) asked him to visit Pakistan on April 4, 1993. Sarkar Baba Sahib (ra) left immediately for Pakistan the same day

with his adopted son, Bhaijaan Yousufi, and stayed there until September 1993, when they returned to the United States.

سن ۱۹۹۳ء تک، سرکار بابا صاحبؒ استغراق سے واپس سُلوک (روحانی ارتقاء کی حالت) کی جانب لوٹ آئے تھے۔ سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے آپ کو ۴ اپریل ۱۹۹۳ء کو پاکستان کا دَورہ کرنے کا فرمایا۔ سرکار بابا صاحبؒ اُسی دن ہی اپنے مُتَبَنّٰی بیٹے، بھائی جان یوسفی، کے ساتھ پاکستان کے لیے روانہ ہو گئے، اور امریکہ واپسی سے قبل، ستمبر ۱۹۹۳ء تک وہی قیام فرمایا۔

It was during this memorable trip to Pakistan that the meeting mentioned above of Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) with Sarkar Baba Sahib (ra) took place. It was for the last time as Hazrat Gul Bhai Warsi (ra) passed onto the Hereafter Life to be with his Creator in July 1993. As Allah (SWT) had decreed, this was also the final farewell visit before Sarkar Aala Hazrat (ra) returned to his Heavenly Abode to be with his Creator on November 21, 1994.

پاکستان کے اِسی یادگار سفر کے دَوران ہی سرکار بابا صاحبؒ کی مندرجہ بالا میں ذکر کی گئی ملاقات حضرت گلِ بھائی وارثیؒ سے ہوئی۔ حضرت گلِ بھائی وارثیؒ کے ساتھ سرکار بابا صاحبؒ کی یہ آخری ملاقات تھی، اور حضرت گلِ بھائی وارثیؒ جولائی ۱۹۹۳ء میں

باقضا الہیٰ سے وفات پا گئے اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اور جیسی اللہ تعالٰی کی رضا تھی، سرکار بابا صاحبؒ کا سرکار اعلیٰ حضرتؒ کے پاس بھی یہ ایک الوداعی دَورہ تھا، اور سرکار اعلیٰ حضرتؒ ۲۱ نومبر ۱۹۹۴ء کو اس فانی دنیا سے رخصت کر گئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

25. Guruji (ra)'s Bond With Silsila-e-Tajiyah

گروجیؒ کی سِلسِلہ تاجِیہ سے نِسبت

In April 1987, Sarkar Baba Sahib (ra) moved back from Canada to New York City to live permanently in the United States of America. It was a challenging period of considerable adjustment for him. The transition was aided considerably by the varied cross-cultural experiences he had acquired through his travels to different places, including his stay in Iran and his periodic visits to England. The language was not a problem for him because he was already fluent in English since early childhood.

اپریل ۱۹۸۷ء میں، سرکار بابا صاحبؒ مستقِل طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں رہنے کے اِرادے سے کینیڈا سے نیو یارک شہر واپس مُنتقل ہو گئے۔ آپ کے لیے یہ دَور، کافی معاملات کو ترتیب میں لانے کی وجہ سے دُشوار تھا۔ آپ کی اِس منتقلی میں، آپ کے مختلف ثقافتی تجربات نے کافی مدد کی جو آپ نے مختلف مقامات پر جا کر حاصل کیے، جس میں آپ کا ایران میں قیام اور انگلستان کے وقتاً فوقتاً دَورے شامل تھے۔ چونکہ انگریزی زُبان پر آپ بچپن سے ہی

عبور رکھتے تھے، تو آپ کو انگریزی بولنے اور سمجھنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں تھا۔

However, starting in a brand new place was challenging, to put it mildly. Sarkar Baba Sahib (ra) had to start from scratch to settle residential and transportation matters while adapting to the ways and means of his adopted Homeland. By the Grace and Guidance of Allah (SWT), he found ways to survive and thrive to a successful transition. Once he got the essentials in place, he accelerated his efforts to Propagate the Silsila, which was his Primary Objective for emigrating to the USA.

تاہم، اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک بالکل نئ جگہ سے آغاز کرنا مشکل تھا۔ آپ کو رہائشی، اور ذرائع نقل و حمل کے معاملات طے کرنے اور اپنی منتخب کردہ سر زمین کے طور طریقوں کو اپنانے کے لیے بالکل شروع سے ہی آغاز کرنا پڑا۔ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم اور رہنُمائی سے، آپ نے محض گزارا ہی نہیں، بلکہ سر سبز ہونے کے طریقے بھی دریافت کیے اور ایک کامیاب نقل مکانی فرمائی۔ اور جب آپ نے ضروری اشیاء کو ترتیب میں پا لِیا، تو آپ نے سِلسِلہ کی تبلیغ کے لیے اپنی جدوجہد کو تیز کیا، جو کہ آپ کا امریکہ میں ہجرت کرنے کا بُنیادی مقصد تھا۔

Within a few years, hundreds of Americans and Canadians became inclined toward Tasawwuf, the Sufi Spiritual Path. They learned the concepts, principles, and practices related to Tasawwuf, the Traditions of the Holy Prophet Muhammad (saw), and the concept of Tauheed (Singularity of God). Many chose to Revert to the same Deen as Sarkar Baba Sahib (ra), although it was not a requirement. They took Bay'at into the Yousufi Silsila, became Mureedeen, and regarded Sarkar Baba Sahib (ra) as their Sheikh (Sufi Guide). These Mureeds, in turn, started introducing family and friends to Sarkar, so the numbers started growing considerably.

محض کچھ ہی سالوں میں، سینکڑوں امریکی اور کینیڈین شہری تصوف، صوفی راہِ طریقت کی جانب مائل ہوئے۔ انہوں نے تصوف سے جُڑی مشقیں، نظریات، اصول، حضرت محمد ﷺ کی روایات، اور توحید (واحدانیت) کے نظریہ کو سیکھا۔ کئی لوگوں نے اُسی دین کی جانب لوٹنے کا فیصلہ کیا جو سرکار بابا صاحبؒ کا تھا، جبکہ یہ کوئی لازم نہیں تھا۔ انہوں نے یوسفی سِلسِلہ میں بیعت کی اور مرِید بن گئے اور سرکار بابا صاحبؒ کو بطور اپنا شیخ مانا۔ بدلے میں، اِن مریدین نے اپنے خاندان اور دوستوں کو سرکار بابا صاحبؒ سے متعارف کروانا شروع کر دیا جس سے لوگوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا تھا۔

In 1988, Sarkar Baba Sahib (ra)'s close friend and Mureed, Ranjit Bhai, introduced Sarkar Baba Sahib (ra) to Dr. Ramamurti S. Mishra, popularly known as Guruji (ra). At the time, Guruji (ra) was the Spiritual Head of Ananda Ashram in Monroe, New York. As such, he taught his followers Sanskrit, Meditation, and Yoga Practices.

سن ۱۹۸۸ء میں، سرکار بابا صاحبؒ کے قریبی دوست اور مرید، رنجیت بھائی نے سرکار بابا صاحبؒ کو ڈاکٹر راما مورتی ایس مشرا سے متعارف کروایا، جو کہ گروجیؒ کے نام سے معروف تھے۔ اُس وقت، گروجیؒ منرو، نیو یارک میں آنندا آشرم کے روحانی سربراہ تھے۔ اِسی طرح، وہ اپنے پیروکاروں کو سنسکرت، مراقبہ، اور یوگا کی مشقوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

The introduction of Guruji (ra) to Sarkar Baba Sahib (ra) blossomed into a long-lasting friendship, with frequent meetings and exchanges of ideas of mutual spiritual interests. One day, Guruji (ra) requested Sarkar Baba Sahib (ra) to lead the gathering of his disciples with *"Param Yogi Mantra,"* a Sanskrit phrase that means *"Supreme Mystic Chant."* Sarkar graciously accepted his request. He started with a brief extemporaneous discourse on Wahdat-al-Wujood (Unity of Existence). He explained this complex and elusive concept in such an understandable manner to an

English Speaking American audience that they became truly engaged, receptive, and eager to learn more.

گرُوجیؒ کا سرکار بابا صاحبؒ سے تعارُف ایک طویل دوستی میں تبدیل ہو گیا، اور متواتر ملاقاتوں اور باہمی روحانی مفادات کے متعلق نظریات کے تبادلے کا سِلسِلہ جاری ہوا۔ ایک روز، گرُوجیؒ نے سرکار بابا صاحبؒ سے درخواست فرمائی کہ وہ اُنکے بھگتوں کے اجتماع کی "پَرم یوگی منترہ" پر قیادت فرمائیں، جو کہ ایک سَنسکرت جملہ ہے، جس کا معنٰی ہے "عظیم بہشتی ورد"۔ سرکار نے شفقت آمیز طریقے سے گرُوجیؒ کی درخواست کو قبول فرمایا۔ سرکار نے وحدت الوجود کے بارے میں برجستہ طور پر ایک مختصر گفتگو کا آغاز کیا۔ آپ نے اِس جیسے پیچیدہ اور سمجھ سے بالا تر نظریے کو انگریزی بولنے والے اجتماع کے سامنے ایسے آسان اور با اثر طریقے سے پیش کیا کہ وہ سب متوجہ رہے اور مزید جاننے کے لیے بیتاب ہو گئے۔

After the presentation, it was now time for the chanting of the *"Param Yogi Mantra,"* for which Sarkar chose *"La Ilaaha Illallah,"* which roughly means *"There's No God But Allah."* The literal translation, however, does not do justice to the real meaning of the phrase. The phrase is the first half of *"Kalima-e-Taiyyaba"*, (There is No God But Allah; Muhammad is the Messenger of Allah). Sarkar Baba Sahib (ra) has

explained that the real meaning of *"La Ilaaha Illallah"* is *"There's Nothing But Allah."* The ultimate reality of Wahdat-al-Wujood, (Unity of Existence) is that nothing exists other than Allah (SWT), the Creator of All Existence. To illustrate this point clearly, the Sages that follow the path of Wahdat-al-Wujood frequently recite *"La Ilaaha Illallah, La Maujood Illallah,"* which approximately translates to *"There is No God But Allah, There is Nothing in Existence But Allah."*

جب سرکار بابا صاحبؒ نے اپنی گفتگو ختم کر لی، تو اب "پَرم یوگی منترہ" پڑھنے کا وقت تھا، جس کے لیے سرکار نے "لا اِلہٰ اِلا اللہ" کا انتخاب کیا جس کا لفظی معنیٰ ہے "اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں ہے"۔ تاہم، لفظی ترجُمہ جملہ کے حقیقی معنیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔ یہ جملہ "کلمہِ طیّبہ کا پہلا نصف حصہ ہے" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؛ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)۔ سرکار بابا صاحب نے سمجھایا کہ "لا اِلہٰ اِلا اللہ" کا حقیقی معنیٰ یہ ہے کہ "اللہ کے سِوا کچھ بھی نہیں ہے"۔ در حقیقت، کسی بھی چیز کا کوئی وجود ہی نہیں ہے ماسِوا اللہ کے، جو تمام ہستی کا خالق ہے۔ اِس ہی معنیٰ کی وضاحت کے لیے، وحدت الوجود کے پیروکار بزرگانِ دین، اکثر "لا اِلہٰ اِلا اللہ، لاموجود اِلا اللہ" پڑھا کرتے تھے۔

Before long, a crowd of about two-hundred people gleefully chanted, *“La Ilaaha Illallah.”* Some were completely mesmerized into an ecstatic state. Guruji (ra), himself, was moved to tears. At the conclusion of the chanting experience, Guruji (ra) earnestly invited Sarkar Baba Sahib (ra) to lead the second half of the chant *(Muhammad-ur-Rasool’Ullah)* at the next opportunity.

کچھ ہی دیر بعد، تقریباً دو سو لوگوں کا مجمع خوش دِلی سے ”لا اِلہٰ اِلا اللہ“ کا ذِکر کر رہا تھا۔ کچھ لوگ تو مکمل طور پر ایک وجدانی کیفیت میں مدہوش تھے۔ خود گروجیؒ کو بھی رِقّت طاری تھی۔ اِس ورد کے اختتام پر، گروجیؒ نے بڑے پُر خلوص انداز میں سرکار بابا صاحبؒ سے التجا کی کہ وہ اگلے موقع پر ورد شریف کے دوسرے نصف (محمد الرّسُول اللہ) پر بھی قیادت فرمائیں۔

A few weeks after the above event, Guruji (ra) disclosed that he was a disciple of his Guru, Hazrat Baba Bhagwandas (ra), who had been appointed to spiritually look after the City of Bombay (now Mumbai) by none other than Hazrat Baba Tajuddin (ra). Then Guruji (ra) opened, in front of Sarkar Baba Sahib (ra), his small metal trunk that he always kept with him wherever he went. In it, at the top of all else, was a picture frame of Hazrat Baba Tajuddin (ra). He took it out reverently, kissed it, held it to his forehead, and expressed

his heartfelt love, respect, and devotion for Hazrat Baba Tajuddin(ra). As a matter of fact, Baba Tajuddin (ra) was his ultimate Spiritual Guide, who had reached him through Hazrat Baba Bhagwandas (ra).

مندرجہ بالا واقعہ کے کچھ ہی ہفتوں بعد، گروجیؒ نے انکشاف فرمایا کہ وہ اپنے گرو، حضرت بابا بھگوان داسؒ کے بھگت تھے، جنہیں روحانی طور پر بمبئی (موجودہ ممبئی) شہر کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اور کسی نے نہیں، بلکہ حضرت بابا تاج الدینؒ نے ہی مقرر کیا تھا۔ پھر گروجیؒ نے سرکار بابا صاحبؒ کے سامنے لوہے کا صندوق کھولا جو وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے، چاہے وہ جہاں کہیں بھی گئے۔ اِس صندوق میں سب سے اوپر، حضرت بابا تاج الدینؒ کی شبیہ لگی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے بڑے ادب کے ساتھ اُس تصویر کو نِکالا، بوسہ دیا، ماتھے پر رکھا، اور حضرت بابا تاج الدینؒ کے ساتھ اپنی گہری محبت، عزت، اور عقیدت کا اظہار کیا۔ در حقیقت، بابا تاج الدینؒ اُن کے روحانی رہنما تھے جو حضرت بابا بھگوان داسؒ کے ذریعے سے اُن تک پہنچے تھے۔

Thus the bond of friendship and shared spiritual fellowship deepened considerably and lasted until Guruji (ra) left this world on September 19, 1994, to meet his Creator. Sarkar Aala Hazrat (ra) had passed on his Salaam to Guruji (ra) through Sarkar Baba Sahib (ra) just a couple of weeks before

Guruji (ra)'s passing. Guruji (ra) left behind a Testimonial of the Outreach of Hazrat Baba Tajuddin (ra) in ways that were indirect and not declared. Guruji (ra) proved that Hazrat Baba Tajuddin (ra)'s universal blessings had reached multitudes, through various religions, castes, and creeds, all over the place. That is still the case today, judging by the throngs of visitors of various faiths and ethnicities at his Blessed Shrine, in Nagpur, India.

لہذا، اِسی طرح دوستی کا اور باہمی روحانی صُحبت کا رِشتہ انتہائی گہرا ہو گیا اور یہ رشتہ اُس وقت تک قائم رہا جب ۱۹ ستمبر ۱۹۹۴ء کو گروجیؒ اِس فانی دُنیا سے کوچ کر گئے۔ گروجیؒ کا پردہ ہونے سے صرف دو ہفتے قبل، سرکار اعلی حضرتؒ نے سرکار بابا صاحبؒ کے ذریعے سے گروجیؒ کو سلام بھجوایا تھا۔ گروجیؒ نے جاتے جاتے کچھ ایسے طریقوں میں حضرت باباتاج الدینؒ تک رسائی کی شہادت چھوڑی جو کہ مخفی تھی اور غیر اعلانیہ تھی۔ گروجیؒ نے ثابت کیا کہ حضرت باباتاج الدینؒ کی آفاقی برکات، مختلف مذاہب، ذات پات، اور عقائد کے ذریعے سے بے شمار لوگوں تک ہر جگہ پُہنچیں۔ اگر ہم مختلف عقائد اور نسلوں کے ذائرین کو ناگپور انڈیا میں اُن کے مبارک مزارِ اقدس پر سلام پیش کرتا دیکھ کر فیصلہ کرتے ہیں، تو معاملہ آج بھی وہی ہے۔

26. Foundations in America

امریکہ میں بُنیاد

Sarkar Baba Sahib (ra) continued to practice the same approach in the USA to promote peace, love, and harmony for One and All. He helped people learn the fundamental spiritual truths he had learned from his Sheikh and a host of other Sages with whom he had come in contact. As these efforts reached fruition, the Foundation of the Silsila Albeyli Yousufi became well-established in New York State. So, Sarkar Baba Sahib (ra), in 2005, decided to move to Houston, Texas, to continue his Lifelong Mission. He announced to all his American Mureeds,

سرکار بابا صاحبؒ نے امریکہ میں سب کے لیے امن، محبت، اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے بالکل اُسی طرز عمل کو جاری رکھتے ہوئے کام کیا۔ انہوں نے لوگوں کی وہ بنیادی روحانی سچائیاں سیکھنے میں مدد کی جو آپ نے اپنے شیخ، اور دیگر بزرگانِ دین سے سیکھیں، جن جن سے آپ کی نِسبت اور وابستگی ہوئی۔ جیسے ہی یہ کوششیں ثمر آور ہوئیں، سِلسِلہ اَلبیلی یوسفی کی بُنیادیں، نیو یارک شہر میں اچھی خاصی مستحکم ہو گئی تھیں۔ لہذا، ۲۰۰۵ء میں، سرکار بابا صاحبؒ نے ہوسٹن، ٹیکساس ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ وہاں سے اپنی زندگی

کا مقصد جاری رکھ سکیں۔ اُنہوں نے اپنے تمام امریکی مرِیدین کو اعلان فرمایا،

“We are going to Houston.
Whoever can come, may do so.”

”ہم تو ہوسٹن چلے۔
جو آسکتا ہے، تو آجائے۔“

After this invitation, most of the Mureedeen moved to live near the Astana of Sarkar Baba Sahib (ra). This Astana is also his Blessed Home. He spends most of his time there, while in years past, he moved around every two to three years and spent time in different places within America and abroad. Weekly Fatiha, Annual Urs Celebrations of many Auliya and Hazrat Baba Tajuddin (ra)'s Monthly Chabeesveen Shareef Celebrations are observed and continue under his guidance. Both the people present in person and those online continue to be blessed.

اس اعلان کے بعد، زیادہ تر مرِیدین سرکار بابا صاحبؒ کے آستانے کے اطراف میں آ کر بسنے لگے۔ یہ آستانہ ان کا مُبارک گھر بھی ہے۔ سرکار بابا صاحبؒ اپنا زِیادہ تر وقت یہی گزارتے ہیں۔ ورنہ گزشتہ سالوں میں، آپ ہر دو سے تین سالوں بعد امریکہ میں مُختلف

جگہوں کی طرف ہجرت کرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ اور بیرونِ ملکۂ کا سفر بھی کرتے رہتے تھے۔ ہفتہ وار فاتحہ، متعدد اولیاء کے سالانہ عُرس کی تقریبات اور ماہانہ چھبیسویں شریف کی تقریبات آپ کی نگرانی میں جاری و ساری ہیں۔ وہ لوگ جو وہاں موجود ہیں اور وہ جو آن لائن شرکت کرتے ہیں، سبھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔

In Silsila Tajiyah, there is no lack of miracles by the Benevolence of Prophet Muhammad-e-Mustafa (saw). Some have been mentioned in this biographical account. However, since the time of Hazrat Yousuf Shah Baba (ra) right up to today, the Mureedeen have been taught specifically about Love and Nisbat. It has been repeatedly emphasized to help us understand that the spiritual wonders are merely the means to strengthen the Faith and the Nisbat of the Mureeds. Not Hocus-Pocus! As far as Love is concerned, the blessings of Sarkar Baba Sahib (ra)'s lifelong service to humanity continue to benefit tens of thousands. It is a result of his unconditional, selfless love for His Sheikh, His Silsila, His Prophet (saw), and His Lord Almighty, Allah (SWT). It is the Noor-e-Mubeen (Clear, Pure, and Undeniable Divine Light) that is constantly shining brightly in His Heart, illuminating all of Humanity and Creation at large.

سِلسِلہ تاجِیہ میں، معجزاتِ حضرتِ مُحمدِ مُصطفیٰﷺ کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن حضرت یوسف شاہ باباؒ کے دَور سے لے کر آج تک، مریدوں کو خاص طور پر محبت اور نِسبت کے متعلق تعلیمات دی گئی ہیں۔ اور اس بات کو سمجھانے پر بھی بار بار زور دیا گیا ہے کہ روحانی کرامات تو محض ایمان اور نِسبت کو مضبوط تر کرنے کا سبب ہیں، نہ کہ شعبدہ بازی کا سبب۔ اور جہاں تک محبت کی بات ہے، تو سرکار بابا صاحبؒ کی پوری زندگی میں خلقِ خُدا کی خدمات کے فیوض سے ہزاروں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اُس بے لوث اور غیر مشروط محبت کا جو آپ کو اپنے شیخ، اپنے سِلسِلہ، اپنے نبیﷺ، اور اپنے ربِّ تعالیٰ سے ہے۔ یہ وہ نورِ مبینؑ (شفاف، پاک، اور نا قابلِ تردِید روشنی) ہے، جو آپ کے دِل میں مسلسل چمک دَمک رہا ہے، اور نتیجے میں تمام بنی نوع انسان اور تخلیقِ خُدا کو روشن کر رہا ہے۔

Someone posed a question to Sarkar Baba Sahib (ra),

سرکار بابا صاحبؒ سے کسی نے سوال کیا کہ،

"What can we do to make you happy?
What would make you content with your Mureeds?"

”ہم کیا کر سکتے ہیں جس سے آپ خوش ہوجائیں؟ وہ کیا چیز ہے جس سے آپ اپنے مریدوں سے راضی ہو جائیں۔“

Sarkar responded succinctly to these questions,

اِس کے جواب میں، سرکار بابا صاحبؒ مختصراً فرماتے ہیں،

"Become the Source of Good and Benevolence for One and All!"

”ایسے ہوجاؤ، کے تم سے ہو،
سب کا بھلا، اور سب کی خیر!“

Today, from the presence of this magnificent Silsila Aaliyah, Albeyliyah, Yousufiyah, Tajiyah, the whole Creation is benefiting through the Love and Benevolence of the Holy Prophet (saw) and will, Insha'Allah, continue to do so forevermore. Ameen, Ya Rabbul Alameen!

آج، اس عظیم سِلسلہ عالیہ اَلبیلیہ یُوسفیہ تاجِیہ کے وجود سے، خلقِ خُدا، عشقِ مصطفٰیﷺ و معرفتِ مصطفٰیﷺ کی خیرات پا رہی ہے اور اِنشاءاللہ ہمیشہ پاتی رہے گی۔ آمین، یا رب العالمین!

About the Author:

Some of you may be wondering who the Author is and how he has acquired the knowledge he is sharing with us. Is he a credible, authentic source? Such questions may become even more relevant for the readers in the future who may not have had the opportunity to get to know, personally, Bhaijaan Yousufi.

تعارُفِ مصنف:

آپ میں سے کچھ لوگ یہ گمان کر رہے ہونگے کے اس کتاب کے مصنف کون ہیں اور جو معلومات وہ ہمیں فراہم کر رہے ہیں وہ اُنہیں کہاں سے ملی ہیں؟ کیا وہ ایک قابلِ اعتبار اور مستند ذریعہ ہیں؟ ایسے سَوالات شاید مستقبل میں اُن قارئین کے لیے اور بھی زیادہ اہم ہو سکتے ہیں جنہیں بھائی جان یوسفی کو ذاتی طور پر جاننے کا موقع نہیں ملا ہو۔

To help answer these questions, I (Tariq Mehmoodi Yousufi) am sharing this brief introductory note about Bhaijaan Yousufi, who has been graced by this name by Aala Hazrat (ra), according to Sarkar Baba Sahib (ra).

اِس سوال کا جواب دینے کے لیے، میں (طارق محمودی یوسفی) آپ کے ساتھ بھائی جان یوسفی، جنہیں یہ نام سرکار بابا صاحبؒ کے مطابق سرکار اعلیٰ حضرتؒ نے دِیا، کے بارے میں ایک مختصر سا تحریری تعارف پیش کرتا ہوں۔

I have known Bhaijaan and his family since 1994. Over nearly three decades since then, we have enjoyed many opportunities to spend time together in the blessed company of Sarkar Baba Sahib (ra). We have learned together from Sarkar about his spiritual journey, his heritage, Tasawwuf, and the historical events and development of the Silsila.

میں بھائی جان اور اُن کے گھرانے کو ۱۹۹۴ء سے جانتا ہوں۔ تب سے لے کر اب تک تقریباً تین دہائیوں کے دَوران، ہمیں سرکار بابا صاحبؒ کی بابرکت صحبت میں اکٹھے رہنے اور وقت گزارنے کے متعدد مواقع نصیب ہوئے۔ ہم دونوں نے ایک ساتھ ہی سرکار کے راہِ طریقت کے سفر، اُن کا ورثہ، اور تصوف کے ساتھ ساتھ سِلسِلہ کے تاریخی واقعات اور ارتقاء کے بارے میں جانا اور سیکھا۔

Bhaijaan Yousufi's spiritual education and development are rooted in his family becoming the first Mureedeen of Sarkar Baba Sahib (ra), in Karachi, in 1979, upon Sarkar Baba Sahib (ra)'s return from Iran.

بھائی جان یوسفی کی روحانی تعلیم اور ارتقاء کی جڑیں آپ کے گھرانہ کے ساتھ جُڑی ہیں۔ آپ کا گھرانہ ۱۹۷۹ء میں، سرکار بابا صاحبؒ کی ایران سے واپسی پر، سرکار بابا صاحبؒ کا مرید ہونے والا پہلا گھرانہ تھا۔

Bhaijaan was a young boy then and had not even started attending school when this family and Sarkar Baba Sahib (ra) started living together as *"One-Family."* So when it was time for Sarkar Baba Sahib (ra) to emigrate to the United States of America, the whole family wound up all their affairs in Karachi and emigrated with Sarkar to the USA, continuing to live together as One Family ever since.

اُس وقت، بھائی جان ایک نوجوان لڑکے تھے اور ابھی اسکول کا آغاز بھی نہیں کیا تھا جب یہ اہلِ خانہ اور سرکار بابا صاحبؒ اکٹھے رہنے لگے بطور "ایک-گھرانہ۔" لہذا، جب سرکار بابا صاحبؒ کا ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف ہجرت کرنے کا وقت آیا، تو اِس گھرانے نے کراچی میں اپنے تمام معاملات کو نپٹایا اور سرکار کے ساتھ امریکہ ہجرت کر گئے، تب سے آپ بطور ایک خاندان سرکار کے ساتھ اکٹھے رہتے ہیں۔

So needless to point out that Bhaijaan Yousufi has had, since his childhood, first-hand experience of receiving all his Spiritual and Life training directly from Sarkar Baba Sahib (ra) himself.

لہذا، اس بات پر تبصرہ کرنے کی بالکل ضرورت نہیں کہ بھائی جان یوسفی نے اپنے بچپن سے ہی اپنی تمام روحانی اور حیاتی تربیت خود سرکار بابا صاحبؒ سے براہ راست حاصل کی۔

At the time of passing on to her Heavenly Abode, his Beloved Mother, Farida Aapa (ra) requested Sarkar Baba Sahib (ra) to take Bhaijaan under his care as his own. To fulfill her wish, Aala Hazrat, Sarkar Albeyle Shah Yousufi (ra) not only recommended that Sarkar Baba Sahib (ra) care for young Bhaijaan as his own Son but to officially adopt him, a legal process that Sarkar Baba Sahib (ra) completed in 1994.

جب آپ کی پیاری والدہ ماجدہ (فریدہ آپاؒ) کی روح پرواز کرنے کا وقت آیا، تو انھوں نے درخواست فرمائی کہ سرکار بابا صاحبؒ اُن کے فرزند (بھائی جان) کو بیٹا بنا کر اپنی نگرانی میں رکھیں۔ آپ کی اِس خواہش کو پورا کرنے کی خاطر، اعلیٰ حضرت، سرکار البیلے شاہ یوسفیؒ نے سرکار بابا صاحبؒ کو صلاح دی کے وہ بھائی جان کی بطور اپنا بیٹا محض پرورش ہی نہیں کریں، بلکہ کاغذی طور پر اُن کو بطور فرزند گود لے لیں۔ یہ ایک قانونی کاروائی تھی جو سرکار بابا صاحبؒ نے ۱۹۹۴ء میں پوری کی۔

Bhaijaan has now, with the help of many others, established a website (https://silsilayousufi.com) as per Sarkar Baba Sahib (ra)'s directive to share his directly acquired

knowledge and wisdom from Sarkar Baba Sahib (ra) with the growing Worldwide Community of the Mureedeen of Silsila Yousufi. In this work, he has adopted a teamwork approach and involved many others in authenticating his knowledge of the facts and reviewing the accuracy and completeness, including any translations.

بھائی جان نے، دیگر احباب کی مدد سے اور سرکار بابا صاحبؒ کی ہدایت پر، ایک ویب سائٹ (https://silsilayousufi.com) اِس مقصد کے ساتھ قائم کی ہے، تاکہ دنیا بھر میں یوسفی سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مریدین کی جماعت کے ساتھ وہ علم اور حکمت بانٹ سکیں جو انہوں نے براہِ راست سرکار بابا صاحبؒ سے حاصل کی ہے۔ اس مقصد کے لیے، انہوں نے ایک اتحاد عملی کا طریقہ اپنایا اور متعدد لوگوں کو حقائق کی تصدیق، اور تراجم سمیت درستگی اور تکمیل کا جائزہ لینے میں ملوث کیا۔

Of course, he is fortunate to have an open and direct access to Sarkar Baba Sahib (ra) to get the necessary approvals for all his undertakings and final products. So he continues to be guided by Baba Sahib (ra) as and when needed.

بلاشُبہ، انہیں سرکار بابا صاحبؒ تک، اپنے تمام اقدامات اور حتمی کاموں کی ضروری منظوری لینے کے لیے، براہ راست رسائی حاصل

ہے۔ لہذا، جب بھی کوئی ضرورت در پیش آئے، انہیں سرکار بابا صاحبؒ کی رہنمائی مسلسل حاصل ہوتی ہے۔

May Allah Almighty continue to Bless and Grant Bhaijaan increasing success in his continued efforts to serve the Great Cause of propagating the Divine Message and help his Brothers and Sisters in the Silsila, as well as the community of Spiritual Seekers at large, to the best of his abilities. May Allah Almighty grant him increasing capability and capacity to fulfill His very worthwhile efforts.

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، الٰہی پیغام کی تبلیغ جیسے عظیم کام کو سر انجام دینے، سِلسِلہ کے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ساتھ روحانی طالبوں کی جماعت کو، اپنی صلاحیت کے مطابق مدد کرنے کی مسلسل کوششوں میں بھائی جان پر اپنی رحمتوں کی برسات فرماتے رہیں اور اس کام میں کامیابیاں عطاء کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قابل قدر کوششوں کو پورا کرنے کی صلاحیت اور قابلیت میں اضافہ فرمائے۔

Tariq Mehmoodi Yousufi
(Dr. Tariq Bhatti, Ph.D.)
March 2023

طارق محمودی یوسفی
(ڈاکٹر طارق بھٹی، پی۔ایچ۔ڈی)
مارچ ۲۰۲۳ء

Special Appreciation by the Author:

I would like to take a moment to express my deepest appreciation to:

مصنف کی جانب سے خاص خراجِ تحسین:

میں دل کی گہرائیوں سے یہاں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہوں گا:

Tariq Mehmoodi Yousufi (Dr. Tariq Bhatti, Ph.D.) for his editorial and proofreading assistance with the English content.

طارق محمودی یوسفی (ڈاکٹر طارق بھٹی، پی۔ایچ۔ڈی) کو، جنہوں نے انگریزی مواد کی تصحیح اور ایڈیٹوریل میں معاونت فرمائی۔

And numerous others who remain behind the scene for Urdu content, coordination, logistics, the printing of materials, fact-checking, and other services, as required.

اور دیگر احباب کو جنہوں نے پسِ پردہ رہ کر اُردو مواد، ربط ضبط، نقل و حمل، کتاب کی چھپائی، حقائق کی تصدیق، اور دیگر ضروری خدمات میں مدد فراہم کی ہے۔

Peace, Love, and Blessings to One and All,

تمام لوگوں کے لیے سَلامتی، پیار، اور رحمتیں،

Khadim Bhaijaan Yousufi
March 2023

خادم بھائی جان یوسفی
مارچ ۲۰۲۳ء

Prayer:

"Oh, Allah! May this Book be a guiding light that illuminates a correct understanding of the pertinent aspects of the Life of His Eminence, Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi (ra). May the blessings of this Book rain down, unconditionally, on all those in the Silsila that have passed before us, those that are our contemporaries, and those that have yet to come under the auspices of the Yousufi Silsila. May the ever-present Saaya (a blessed spiritual blend of Protection, Guidance and Help) of Sarkar Baba Sahib (ra) continue to cover us and remain over us and the generations yet to come in perpetuity. Ameen, Ya Rabb-ul-Aalameen!"

دعا:

”یا باری تعالیٰ! یہ کتاب ایک رہبری کی روشنی ہو، جو عِزت مآب، حضرَت بابا شاہ محمود یوسفیؒ کی حیات کے اہم پہلوؤں کی صحیح سمجھ کو روشن کرے۔ اس کتاب کی برکات کا اثر، بغیر کسی شرائط کے، ان تمام لوگوں پر برسے جنہوں نے سلسلہ یوسفی میں ہم سے پہلے سفر کیا، جو ہمارے ہم عصر ہیں، اور وہ جنہیں ابھی تک یوسفی سلسلے کی چھاؤں میں آنا باقی ہے۔ دعا ہے کہ سرکار بابا صاحبؒ کا دائمی سایہ (حفاظت، رہنمائی، اور مدد کا ایک بافیض روحانی مرکب) ہم پر چھایہ رہے اور ابد تک ہم پر اور آنے والی نسلوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ آمین، یا رب العالمین!“

This biography is <u>*the first written account*</u> *of His Eminence,* ***Hazrat Baba Shah Mehmood Yousufi****, and hopefully the first of many to come. The discussions about his life and teachings have occurred frequently amongst our community, but unfortunately, the passing of Siddique Bhai Yousufi (RA) meant that a great opportunity to learn from his wealth of knowledge about Sarkar was lost. However, as the saying goes,*

"it is better to start late, than to never start at all."

In addition to providing insight into Sarkar Baba Sahib's life, this biography also sheds light on the people who were a part of the Silsila-e-Yousufiyah, giving readers a better understanding of the individuals within the group and their interaction with Sarkar. The book covers a wide range of topics, from Sarkar Baba Sahib's family lineage to his spiritual connection to Hazrat Syedna Muhammad Rasool'Allah (SAW), and various events of his life. May this effort benefit all those who read it.